بانی ومہتمم :مفتی محمد رضا قادری نقشبندی مصباحی خلیفہ حضور شیخ العالم وسربراہ اعلیٰ علما کونسل نیپال بفیض روحانی : مجمع الفضائل والبرکات،مظہر کمالات امام ربانی حضور شیخ العالم مولانا شاہ احمد رضا نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ قیادت :قائد ملت نیپال حضرت مولاناالحاج سید غلام حسین مظہری مرکزی صدر علما کونسل نیپال

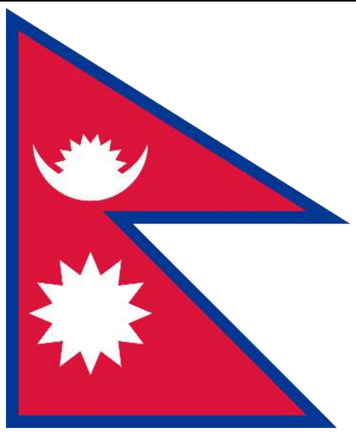

نیپال اردو ٹائمز

Weekly
The NEPAL URDU TIMES

جلد نمبر ١
VOL:(1)

چیف ایڈیٹر: عبدالجبار علیمی نظامی
weeklynepalurtutimes@gamil.com

11 صفحات

۲۵/دسمبر ۲۰۲۵ مطابق ۴/رجب المرجب ۱۴۴۷ھ/۱۰ اگتے پوش ۲۰۸۲ بروز جمعرات

شمارہ نمبر ٦٩
ISSUE (69)

وزیر اعظم سوشیلا کارکی نے اپنی حکومت کے 100 دن مکمل کئے

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

کاٹھمانڈو: وزیر اعظم سوشیلا کارکی نے اپنی حکومت کے 100 دن مکمل ہونے پر کہا کہ ان کی حکومت نے گڈ گورننس اور انتخابات کو اپنی اولین ترجیح بنایا ہے اور آئندہ انتخابات ہی استحکام اور جمہوری نشاۃ ثانیہ کا واحد قابل عمل راستہ ہیں۔ زین جی تحریک کے بعد قائم ہونے والی حکومت کے 100 دن مکمل ہونے پر قوم سے اپنے خطاب میں وزیر اعظم کارکی نے کہا کہ حکومت 5 مارچ 2026 کو ایوان نمائندگان کے انتخابات آزادانہ اور منصفانہ ماحول میں کرانے کے لیے پر عزم ہے۔ انہوں نے کہا زین زی تحریک کے جذبے سے متاثر ہو کر اس حکومت نے گڈ گورننس اور انتخابات کو اپنا واحد مقصد بنایا ہے۔ انتخابات میں کون جیتا یا ہارتا ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہماری جمہوریت اور قومی سالمیت مضبوط رہے۔ قومی اتحاد کا مطالبہ کرتے ہوئے، وزیر اعظم کارکی نے شہریوں پر زور دیا کہ وہ آئندہ انتخابات کو ایک قومی رسم کے طور پر دیکھیں جو تبدیلی کا دروازہ کھولے گی۔ انہوں نے کہا، قومی اتحاد کے دھاگے سے متحد ہو کر ہمیں ملک کو ایک نئی سمت میں

آگے بڑھانا چاہیے۔ یہ انتخاب نیپال کی سیاست میں ایک نئے، صاف اور سنہری باب کا آغاز کرے گا۔ انہوں نے تاخیر یا منسوخی کی افواہوں کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا کہ حکومت انتخابات کے شیڈول کے مطابق کرانے کے اپنے عزم میں چٹان سے ٹھوس ہے۔ جین زی تحریک کے بعد ہونے والے تشدد کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ 8 اور 9 ستمبر کے المناک واقعات کے بعد ملک امن کی راہ پر لوٹ آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپنی جانیں گنوانے والوں کو شہید قرار دیا گیا ہے، زخمیوں کے علاج اور روزی روٹی کی امداد کا عمل جاری ہے، اور تباہ شدہ ڈھانچوں کی تعمیر نو کا کام فزیکل انفراسٹرکچر کے ذریعے شروع کر دیا گیا ہے۔ انتخابی تیاریوں کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ایک مربوط انتخابی سیکورٹی پلان کی منظوری دی گئی ہے اور نیپالی فوج کی تعیناتی کو یقینی بنایا گیا ہے۔ بدامنی کے دوران لوٹے گئے 1342 ہتھیاروں میں سے زیادہ تر برآمد کر لیے گئے ہیں جبکہ پولیس نے مزید 32 غیر قانونی ہتھیار بھی قبضے میں لیے ہیں۔ 465 تباہ شدہ پولیس دفاتر کو بحال کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن کے لیے 673 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں، اور ووٹر رجسٹریشن قانون میں ترامیم کے بعد انتخابی تاریخ کے اعلان کے بعد سے 837,000 نئے نوجوان ووٹروں کو شامل کیا گیا ہے۔ اب 18.1 ملین سے زیادہ ووٹرز ووٹ ڈالنے کے اہل ہیں، اور 114 سیاسی جماعتیں انتخابی عمل میں حصہ لے رہی ہیں۔ نوجوان ووٹروں سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر اعظم نے زور دے کر کہا کہ انتخابات جیت یا ہار کا معاملہ نہیں، بلکہ جمہوریت اور گڈ گورننس کو مضبوط کرنے کا ذریعہ ہیں۔ انہوں نے کہا، سڑکوں پر ہونے والے احتجاج سے سوالات اٹھتے ہیں، لیکن بیلٹ پیپر حل فراہم کرتا ہے، اور یقین دلایا کہ ریاست ہر ووٹ کی حفاظت کو یقینی بنائے گی۔ گزشتہ 100 دنوں میں کی گئی گورننس اصلاحات پر روشنی ڈالتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ قانون نافذ کرنے والے اور انسداد بدعنوانی کے ادارے اب مکمل پیشہ ورانہ آزادی کے ساتھ کام کر رہے ہیں، چاہے وہ کسی بھی عہدے یا اثر و رسوخ کے ہوں۔ حکومت ملی بھگت کے ٹھیکوں، ریاستی وسائل کے غلط استعمال اور رکے ہوئے ترقیاتی منصوبوں کے خلاف سخت کارروائی کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا، افراتفری کسی کو خوشی نہیں دیتی؛ صرف امن اور استحکام ہی خوشحالی کے دروازے کھولتے ہیں اور شہریوں سے 5 مارچ 2026 کے انتخابات کو قومی نشاۃ ثانیہ میں ایک تاریخی سنگ میل بنانے کی اپیل کی

جمہوریت میں مقابلہ ایک فطری اور ضروری عمل ہے: سابق صدر بھنڈاری

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

سابق صدر بدیا دیوی بھنڈاری نے کہا ہے کہ سی پی این (یو ایم ایل) کی نئی قیادت کا انتخاب 11ویں قومی کنونشن میں جمہوری مقابلے کے ذریعے کیا گیا تھا۔ سابق صدر بھنڈاری نے فیس بک پر ایک اسٹیٹس لکھتے ہوئے کہا کہ یو ایم ایل نے جمہوری مقابلے کے ذریعے پارٹی قیادت کا انتخاب کیا۔ انہوں نے اسے یو ایم ایل کی تنظیمی پختگی اور عوامی کثیر الجماعتی جمہوریت کا ایک متحرک عمل قرار دیا۔ بھنڈاری نے منتخب عہدیداروں اور مرکزی ارکان کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور کہا کہ جمہوریت میں مقابلہ ایک فطری اور ضروری عمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے تنظیم مزید مضبوط اور مستحکم ہو گی۔ مجھے یقین ہے کہ اس جنرل کنونشن کے ذریعے منتخب ہونے والی نئی قیادت پارٹی کے 'عوام کی کثیر الجماعتی جمہوریت' کے اختیار کردہ اصول کے تحت اندرونی جمہوریت، اجتماعی قیادت اور تنظیمی اتحاد کو مزید مضبوط کر کے پارٹی کو آگے لے جائے گی۔ بات چیت کے دوران، اس نے سابق بادشاہ کو بتایا کہ وہ نیپال کے بادشاہ پرتھوی نارائن شاہ، شاہی خاندان کے ایک سینئر رکن، اتحاد کے رہنما، اور قوم کے بانی کی اولاد کے طور پر بھی ان کا احترام کرتی ہیں۔ بھنڈاری نے مزید کہا، 'اگر ملک بدستور غیر مستحکم رہتا ہے، اور پارٹیاں اس کا احترام کرنے میں ناکام رہتی ہیں، تو پھر کسی نہ کسی کو کمان سنبھالنی ہوگی۔ نیپال میں طاقت کے مختلف مراکز میں سے ایک طاقت کا مرکز سابق بادشاہت ہے۔ ہفتہ کو بھنڈاری کا دیا گیا یہ انٹرویو سیاسی حلقوں میں اس وقت ٹاک آف دی ٹاؤن ہے۔ ان کا یہ بیان اس لیے بھی خبروں میں ہے کہ وہ بادشاہت کے خاتمے کے بعد قائم ہونے والے جمہوریہ نیپال کے دوسرے صدر ہیں اور وہ بھی دو بار۔ بھنڈاری نے ایک انٹرویو کا حوالہ دیتے ہوئے کہا، میں جس طرح سے اس نے استعفیٰ دیا اس کا احترام کرتا ہوں۔ وہ ایک محب وطن ہیں۔ وہ ملک کا پاور ہاؤس ہے۔ اگر سیاست رواں رہی تو وہ آ سکتے ہیں۔ ہمیں کسی کی کمان سنبھالنے کی ضرورت ہے۔

سابق وزیر داخلہ روی لامیچھانے کی ضمانت منظور، رہا کرنے کا حکم

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
تلسی پور

بٹوال تلسی پور ہائی کورٹ کی بٹوال بنچ نے نیشنل انڈیپنڈنٹ پارٹی کے صدر روی لامیچھانے کو ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا ہے۔ جمعرات کو جسٹس باسودیو آچاریہ اور تیج نارائن پوڈیل کی بنچ نے رابی لامیچھانے کی طرف سے دائر درخواست کے مطابق ضمانت کی رقم ادا کرنے کے بعد انہیں رہا کرنے کا حکم دیا۔ عدالت کے رجسٹرار امیت اوپریتی نے سیٹوپتی کو بتایا، حکم ضمانت کو قبول کرنے کا تھا جسے جمع کرانے کے لیے کہا گیا تھا۔ اسے 27.4 ملین رکھنے کو کہا گیا تھا اور اسے اس شرط پر رہا کیا جائے گا کہ وہ ضلعی عدالت کی طرف سے مقرر کردہ اضافی 10 ملین رکھیں گے۔ اب اسے اپنی رہائی کے لیے روپانڈیہی ڈسٹرکٹ کورٹ میں دوبارہ درخواست دینا ہوگی۔ اس درخواست کے ذریعے ضمانت کے بعد ہی اسے رہا کیا گیا۔ لامیچھانے کے حامی للت پور میں نکھو جیل کے باہر جمع ہوئے، عدالت کے حکم کے بعد جمعہ کو ان کی رہائی کی توقع کر رہے تھے۔ لامیچھانے اور چھبیلال جوشی کی سماعت، جسے ججوں کے سماعت میں شرکت سے قاصر ہونے کی وجہ سے کئی بار ملتوی کیا گیا تھا، جمعرات کو جسٹس واسودیو آچاریہ اور تیج نارائن پوڈیل کی بنچ کے سامنے منعقد ہوئی۔ عدالت کے انفارمیشن آفیسر رام بہادر کنور کے مطابق ہائی کورٹ نے بٹوال ڈسٹرکٹ کورٹ کی طرف سے انہیں ضمانت پر رہا کرنے کے حکم کو برقرار رکھا۔ انہوں نے کہا، راوی لامچھانے کے معاملے میں، ضلعی عدالت کی طرف سے مانگی گئی ضمانت کو برقرار رکھنے اور اسے تاریخ پر رہا کرنے کا حکم جاری کیا گیا۔ چھبیلال جوشی کے معاملے میں، اسے ضلع سے رہا کرنے کا حکم جاری کیا گیا۔ یہ کہتے ہوئے کہ محفوظ کرنے والوں اور سرمایہ کاروں کے فنڈز کو یقینی بنانا بنیادی ترجیح ہے، عدالت نے روی لامیچھانے کی رہائی کا حکم دیا، اس نے پہلے ہی جمع کرائی گئی بینک گارنٹی کو قبول کرتے ہوئے اسے ضمانت پر رہا کرنے کا کہا۔

اگر ہمیں گرفتار کیا گیا تو ہم حکومت گرا دیں گے، اولی نے وزیر اعظم کارکی کو کیا خبردار!

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

نیپال کمیونسٹ پارٹی این سی پی کے چیئرمین کے پی شرما اولی نے عبوری وزیر اعظم سشیلا کارکی کو خبردار کیا ہے کہ اگر انہوں نے پارٹی قیادت پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تو ملک کو ٹھپ کر دیا جائے گا۔ کے پی شرما اولی نے یہ بھی کہا کہ اگر اسے گرفتار کیا گیا تو حکومت گرا دی جائے گی۔ کنونشن میں نو منتخب عہدیداروں کی حلف برداری کے فوراً بعد آج پارٹی کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے، منتخب صدر اولی نے پارٹی کارکنوں کو تحریک کے لیے تیار رہنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے سشیلا کارکی کی قیادت والی حکومت کو گرانے کی ضرورت پر زور دیا اور پورے ملک کو اس کے لیے تیار رہنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے خبردار کیا کہ سی پی این یو ایم ایل قیادت پر حملہ دنیا کا سب سے مہنگا عمل ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ کمیشن تحقیقات کرتا ہے۔ یہ وہ شخص ہے جو پہلے ہی ایک نتیجہ لے کر آ چکا ہے۔ موجودہ وزیر اعظم اور کمیشن کے چیئرمین نے کہا تھا کہ فلاں فلاں کو میرا نام لے کر ایسا کرنا چاہیے۔ جب وہ اپنا نتیجہ پہلے ہی دے چکے ہیں تو میں بیان کیوں دوں؟ کیا میں اعتماد کے ساتھ دوں گا؟ اگر نتائج بغیر تحقیقات کے جاری ہوئے ہیں تو میں تحقیقات کے لیے کیوں جاؤں؟ اولی نے انہیں بیان نہ دینے پر گولی مارنے کا چیلنج بھی دیا۔ ایسا جرم کرنے والے بیان نہیں دیں گے۔ نتائج آ چکے ہیں، جو ایسا جرم کریں گے انہیں گولی نہیں چلائی جائے گی۔ ان کے پاس بندوق ہے، کیا وہ بکواس کر رہے ہیں؟ بیان نہ دینے پر عمر قید ہو جائے گی۔ اولی نے کہا کہ اگر کمیشن کے اہلکار ان کے گھر آئے تو وہ ان کا استقبال کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ جب بھی مجھے جانا ہوتا ہے میں جاتا ہوں۔ کیا مجھے کسی غیر آئینی حکومت سے اپنے آئینی حقوق کا استعمال کرنے کے لئے کہنا پڑے گا؟ میں کاورے سے الیکشن لڑوں گا؟ میں رامیچھپ سے، پربت سے، اپنے ہی حلقے سے الیکشن لڑوں گا

وزیر اعظم کی روی لامیچھانے سے راج دربار میں ہوئی ملاقات

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

نیشنل انڈیپنڈنٹ پارٹی (این آئی ایس پی) کے صدر روی لامیچھانے نے وزیر اعظم سوشیلا کارکی سے ملاقات کی ہے۔ جمعہ کو، کوآپریٹو بچتوں کے غبن کے معاملے میں لامیچھانے کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ پہلی بار رہا کے بعد وزیر اعظم سشیلا کارکی نے ان سے ملاقات کی۔ وزیر مواصلات اور انفارمیشن ٹکنالوجی جگدیش کھرل، جنہوں نے میٹنگ میں شرکت کی، نے بتایا کہ اتوار کو بالواتار میں وزیر اعظم کی رہائش گاہ پر ہونے والی میٹنگ کے دوران، انہوں نے انتخابی مرکوز مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ میٹنگ کے بعد میڈیا کے نمائندوں کو بریفنگ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے صدر روی لامیچھانے سمیت عہدیداروں کے ساتھ مثبت بات چیت ہوئی ہے۔ وزیر کھرل جو کہ حکومتی ترجمان بھی ہیں، نے کہا، بات چیت میں خاص طور پر الیکشن پر توجہ مرکوز کی گئی، اس بات پر خصوصی بات چیت ہوئی کہ الیکشن کس طرح طے شدہ تاریخ پر آزادانہ، منصفانہ اور دھاندلی سے پاک طریقے سے کرائے جا سکتے ہیں، اور ہم نے انہیں حکومت کی جانب سے کی جانے والی تیاریوں، الیکشن کمیشن کی جانب سے کیے جانے والے کام، اور سیکیورٹی اداروں کی صورتحال سے آگاہ کیا۔ وزیر کھرل نے کہا کہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے صدر لامیچھانے سمیت عہدیداروں نے واضح طور پر کہا ہے کہ انتخابات 5 مارچ کو ہونے چاہئیں، انتخابات منصفانہ، آزادانہ اور دھاندلی سے پاک ہونے چاہئیں، اور آر ایس ایس انتخابات میں حصہ لے گی۔

للت پور میں بھارتی انجینئر کے قتل کا ڈیڑھ ماہ بعد انکشاف

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
للت پور

دارالحکومت کاٹھمانڈو کے للت پور کے دھولی خیل میں ایک ہندوستانی انجینئر کا قتل کیا گیا ہے۔ یہ بات سامنے آئی ہے کہ 46 سالہ بھارتی انجینئر دیو کمار کو ڈیڑھ ماہ قبل قتل کر دیا گیا تھا۔ تاہم قتل کو ڈیڑھ ماہ گزرنے کے بعد بھی کیس معمہ بنا ہوا ہے۔ واقعے میں ملوث کسی کو گرفتار نہیں کیا گیا اور نہ ہی قتل کی وجہ معلوم ہو سکی ہے۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ تفتیش جاری ہے تاہم سرکاری طور پر کوئی تفصیلات جاری کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ قتل کا واقعہ دھایا خیل میں زیر تعمیر کالونی میں پیش آیا۔ دیو کمار مبینہ طور پر چودھری گروپ کی طرف سے بنائی جانے والی کالونی کے ڈیزائن کا کام کرنے نیپال آیا تھا۔ تفتیشی حکام کے مطابق اسے زیر تعمیر کالونی کے باتھ روم میں بے دردی سے قتل کیا گیا۔ اس کی لاش ہاتھ پاؤں اور منہ کپڑے سے بندھے ہوئے ملی۔ پولیس کے مطابق اسے ہاتھ پاؤں اور منہ باندھ کر اور سر پر تیز دھار ہتھیار سے وار کر کے قتل کیا گیا۔ کیس کی تحقیقات للت پور ڈسٹرکٹ پولیس اسٹیشن کے ساتھ ساتھ کاٹھمانڈو ویلی کرائم انویسٹی گیشن آفس کی ایک ٹیم کر رہی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ واقعے کے سلسلے میں اسی کالونی میں کام کرنے والے مزدوروں پر نگرانی بڑھا دی گئی ہے۔ پولیس نے کہا کہ ابھی تک یہ واضح نہیں ہے کہ یہ قتل گینگ حملہ تھا یا غلط سمت میں کیا گیا، اور تحقیقات جاری ہیں۔

وہاٹشپ نمبرات برائے رابطہ
+918795979383
+9779817619786
+91 7398 208 053

بدعنوانی کا کوئی علاج نہیں، اسے یوگا اور مراقبہ کے ذریعے ختم کیا جاسکتا ہے: وزیر تعلیم

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

کاٹھمانڈو: عبوری حکومت کے وزیر برائے تعلیم، سائنس اور ٹیکنالوجی مہابیر پن نے کہا کہ اگر معاشرے میں یوگا اور مراقبہ کو پھیلایا جائے تو بدعنوانی کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ عالمی یوم مراقبہ کے موقع پر منعقدہ ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے ذہن کو پاک کرنا وقت کی اہم ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یوگا اور مراقبہ وہ چیزیں ہیں جو ذہن کو پاک کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ذہن صاف نہ ہو تو لالچ، ہوس اور غرور جنم لے گا اور کرپشن پروان چڑھے گی۔ انہوں نے کہا کہ بدعنوانی کو ختم کرنے کی کوئی دوا نہیں ہے لیکن یوگا چونکہ ذہن کو

پاک کرتا ہے اس لیے بدعنوانی کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ یوگا اور مراقبہ نہیں سکھایا جاتا بلکہ اس کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اور اسکولوں میں جمعہ کو پڑھانے کی بجائے غیر نصابی سرگرمیوں کے دن کے طور پر فروغ دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ذہن کو پاک کرنے کی بہت ضرورت ہے، اگر ذہن پاک نہ ہو تو ذہن میں کئی طرح کے لالچ، ہوس اور غرور بڑھ جاتے ہیں۔ اگر یہ بڑھ جائیں تو یہ بدعنوانی کے پنپنے کا ایک اچھا ذریعہ بن جاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ جتنے بھی کرپٹ لوگ ہوں ان کے دماغ خراب ہوتے ہیں اور پاکیزہ نہیں ہوتے، ان میں غرور، حرص اور

ہوس ہوتی ہے، دیکھا گیا ہے کہ ایسی حرص، ہوس، غرور اور بددیانتی کو دور کرنے کے لیے دوائی نہیں دی جا سکتی، اس کی کوئی دوا نہیں۔ لیکن ہمیں اپنے معاشرے میں اس کی دوا کے طور پر پھیلانا چاہیے اور مجھے اس قابل بنانا چاہیے۔ اس لیے انہوں نے کہا کہ اگر یوگا کو ہر حلقے تک پہنچایا جائے تو بدعنوانی کے خاتمے کا امکان ہے۔ انہوں نے کہا، "یوگا کوئی ایسا مضمون نہیں ہے جسے پڑھایا جائے، بلکہ اسے انجام دینے کے لیے بنایا جائے۔ میں نے اسے اسکولوں میں جمعہ کو نہ پڑھانے کا مسئلہ اٹھایا ہے، بلکہ اسے ایک غیر نصابی سرگرمی کے طور پر فروغ دیا ہے۔ وزیر پن نے کہا کہ مراقبہ اور یوگا کی مشق کرنا ذہنی سکون اور پاکیزگی کے بارے میں ہے

صدر پوڈیل، وزیراعظم کارکی اور تینوں جماعتوں کے اعلیٰ رہنماؤں کے درمیان اہم ملاقات ہوئی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

5 مارچ کو ہونے والے انتخابات کے لیے ماحول بنانے کو لیے معاہدہ طے پاگیا ہے۔ یہ معاہدہ وزیراعظم سشیلا کارکی، نیپالی کانگریس کے صدر اور سابق وزیر اعظم شیر بہادر دیوبا، سی پی این-یو ایم ایل کے چیئرمین اور سابق وزیر اعظم کے پی شرما اولی، اور نیپالی کمیونسٹ پارٹی (این سی پی) کے کوآرڈینیٹر اور سابق وزیر اعظم پشپ کمل دہال کے ساتھ صدارتی محل شیتل نواس میں منگل کی سہ پہر کو ہونے والی بات چیت کے دوران طے پایا۔ کانگریس کے صدر شیر بہادر دیوبا، یو ایم ایل کے چیئرمین کے پی شرما اولی، اور این سی پی کوآرڈینیٹر پشپ کمل دہال

پرچنڈ پارٹیوں کی طرف سے بحث میں حصہ لے رہے ہیں۔ صدر پوڈیل نے خود اس بحث کو بلایا۔ تینوں جماعتوں کے سرکردہ لیڈران بشمول سابق وزرائے اعظم دیوبا، اولی اور دہال نے بحث میں حصہ لیا۔ جین زی موومنٹ کے بعد سابق چیف جسٹس کارکی کی قیادت میں حکومت بنی۔ اس کے بعد صدر اور وزیراعظم نے پہلی بار بڑی جماعتوں کے سرکردہ رہنماؤں سے مشترکہ ڈائیلاگ

کیا۔ پوکھرل کے مطابق بالوتار میں تفصیلی بات چیت کے لیے ایک معاہدہ طے پا گیا ہے تاکہ الیکشن کا ماحول بنایا جا سکے۔ ملک کی سنگین اور حساس صورتحال کا حل فراہم کرنے کے لیے انتخابات کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس سنجیدگی کو ذہن میں رکھتے ہوئے، انتخابات کو کامیاب بنانا ہم سب کی واحد ذمہ داری ہے۔ پریس ایڈوائزر پوکھرل نے کہا کہ ملاقات کے دوران وزیراعظم کارکی

نے کہا کہ تمام جماعتوں کو مشکل حالات میں انتخابات کے بروقت انعقاد کے لیے تعاون کرنا چاہیے۔ ان کے بقول انتخابات کے لیے ماحول بنانے کے لیے بالوتار میں تفصیلی بات چیت کے لیے معاہدہ طے پاگیا ہے۔ صدر پوڈیل نے گفتگو میں کہا کہ ملک کی سنگین اور حساس صورتحال کا حل فراہم کرنے کے لیے الیکشن کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس سنگینی کو مدنظر رکھتے ہوئے، یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم الیکشن کو کامیاب بنائیں۔ صدر پوڈیل نے وزیر اعظم سمیت تین اہم سیاسی جماعتوں کے سرکردہ رہنماؤں پر زور دیا تھا کہ وہ آئندہ 5 مارچ کو ہونے والے ایوان نمائندگان کے انتخابات کو کامیاب بنائیں، یہ کہتے ہوئے کہ ملک کی موجودہ پیچیدہ صورتحال کو حل کرنے کے لیے انتخابات ایک مناسب آپشن ہیں

تحقیقاتی کمیشن اگلے ہفتے اولی اور لیکھک کے بیانات کو ریکارڈ کرے گا ۔ جین زی تحریک

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

8 اور 9 ستمبر کو والی تباہی اور انسانی ہلاکتوں کی تحقیقات کے لیے تشکیل دیا گیا تحقیقاتی کمیشن اگلے ہفتے سینئر سیاسی رہنماؤں کے بیانات ریکارڈ کرنے کے لیے تیار ہے۔ کمیشن کی میعاد ختم ہونے کے قریب، کمیشن کے عہدیداروں نے بدھ کو وزیر اعظم سوشیلا کارکی سے ملاقات کی اور آخری تاریخ میں توسیع کی درخواست کی۔ میٹنگ کے دوران کمیشن کی سربراہ گوری بہادر کارکی نے کہا کہ سابق وزیر اعظم کے پی شرما اولی اور

گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کمیشن پہلے ہی سیکیورٹی اداروں کے سربراہوں کے بیانات ریکارڈ کر چکا ہے اور اب وہ سیاسی رہنماؤں سے پوچھ گچھ کرنے کی تیاری کر رہا ہے جو اس وقت اقتدار میں تھے۔ کمیشن کی پیشرفت پر بریفنگ دیتے ہوئے، کارکی نے کہا کہ انتظامی اور سیکورٹی شعبوں کی نمائندگی کرنے والے تمام عہدیداروں کے بیانات مکمل ہو چکے ہیں۔ کمیشن اب سینئر سیاسی رہنماؤں کے بیانات ریکارڈ کرنے پر توجہ دے گا اور رپورٹ کا مسودہ تیار کرے گا۔ کارکی کے مطابق اتوار سے سیاسی رہنماؤں کو بیانات کے لیے طلب کرنے کی تیاریاں جاری ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کمیشن کو اپنے نظرثانی شدہ ٹرمز آف ریفرنس کے تحت اضافی وقت درکار ہوگا کیونکہ بقیہ وقت اولی، لیکھک اور دیگر کے بیانات ریکارڈ کرنے کے بعد رپورٹ مکمل کرنے کے لیے ناکافی ہوگا۔ کارکی نے وزیر اعظم کو بتایا کہ جنزل زیڈ گروپ کے ساتھ معاہدے کے مطابق دائرہ اختیار سے متعلق مسائل پر مزید کام کی ضرورت ہے، جس کے لیے ڈیڈلائن میں توسیع ضروری ہے۔

ہم سیاست کرنے نہیں، ملک بہتر بنانے آئے ہیں: کلمان گھیسنگ

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

کاٹھمانڈو: اجایا پارٹی نیپال کے سرپرست کلمان گھیسنگ نے کہا ہے کہ وہ یہاں سیاست کرنے نہیں آئے ہیں۔ ہفتہ کو چتوان میں ضلعی سطح کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ سیاست کرنے نہیں بلکہ ملک کو بدلنے آئے ہیں۔ یہ بتاتے ہوئے کہ سیاست اور قیادت الگ چیزیں ہیں، انہوں نے کہا کہ ملک کو بدلنا ضروری ہے۔ انہوں نے اصرار کیا کہ وہ نیپال میں سیاسی پارٹی کھول کر اس قسم کی سیاست کرنے نہیں آئے تھے جو ملک میں موجود ہے، بلکہ انہوں نے محض راستہ اختیار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ملک میں تبدیلی نہ آئے، ملک میں گڈ گورننس نہ ہو اور ملک خوشحال نہ ہو تو

ملک کبھی آگے نہیں بڑھ سکے گا۔ انہوں نے کہا، 'ہم سیاست کرنے نہیں آئے۔ ہم سیاست کرنے نہیں ملک بدلنے آئے ہیں۔ سیاست اور قیادت الگ الگ چیزیں ہیں۔ ہم ملک کو بدلنے آئے ہیں۔ ہم نیپال میں جس طرح کی سیاست ہے اس طرح کی سیاست کرنے نہیں آئے ہیں، ہم نے صرف وہ راستہ اختیار کیا ہے۔ ہمیں یہ راستہ اختیار کرنا چاہیے

اور ملک کو بدلنا چاہیے۔ ملک نہ بدلے، ملک میں گڈ گورننس نہ ہو، ملک خوشحال نہ ہو تو ملک کبھی آگے نہیں بڑھ سکے گا۔ ہم ملک کو بدلنے کے لیے قیادت فراہم کرنے آئے ہیں۔ ہم ملک کے حکمران بننے نہیں آئے۔ ہم عام نیپالی عوام کے خادم بننے آئے ہیں۔ وزیر گھیسنگ کا کہنا ہے کہ وہ تقریریں نہیں بلکہ نتائج دیں گے۔ اس نے کہا کہ وہ حق میں ہے

اگر پانچ مارچ کے انتخابات کو ملتوی کیا گیا تو ہم سڑکوں پر آئیں گے: پرچنڈ

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

سابق وزیراعظم پشپ کمل دہال نے ہفتے کے روز خبردار کیا کہ اگر پانچ مارچ کو ہونے والے عام انتخابات کسی بھی وجہ سے ملتوی ہوئے تو ان کی پارٹی سڑکوں پر آئے گی۔ دہل نے کہا کہ انتخابات کی تاریخ کو ملتوی کرنے کی کوششیں کسی بھی صورت میں ناقابل قبول ہیں۔ انہوں نے اصرار کیا کہ پانچ مارچ کو ہونے والے انتخابات اسی دن ہونے چاہئیں۔ دہال کاٹھمانڈو کے بھریکوٹی منڈپ علاقے میں ایک عوامی ریلی سے خطاب کر رہے تھے۔ اس دوران انہوں نے حکومت کو خبردار کیا کہ کسی بھی بہانے انتخابات کو ملتوی کرنے کی کوشش کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ نیپالی کمیونسٹ پارٹی (این سی پی)

سابق وزیراعظم پرچنڈ

نے انتخابات کے اعلان کے بعد سے مسلسل ملک بھر میں عوامی جلسوں کے ذریعے بروقت انتخابات کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ اگر انتخابات ملتوی ہوتے ہیں تو این سی پی سڑکوں پر آنے سے دریغ نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ عام انتخابات اس وقت ہمارا قومی ایجنڈا بن چکے ہیں، اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ انتخابات ملتوی کرنے سے آئین پٹری سے اتر جائے گا، اس لیے وہ سب سے اپیل کرتے ہیں کہ انتخابات

وقت پر کرانے کے لیے متحد ہو جائیں۔ تاہم انہوں نے انتخابات کو ملتوی کرنے کی کوششوں کے ذمہ دار کسی فرد یا جماعت کا نام نہیں لیا۔ واضح رہے کہ سی پی این (ماؤسٹ سینٹر) اور سی پی این (یونیفائیڈ سوشلسٹ) سمیت 10 بائیں بازو کی جماعتوں نے 5 مارچ کو ہونے والے عام انتخابات سے کئی ماہ قبل 5 نومبر کو نیپالی کمیونسٹ پارٹی (این سی پی) تشکیل دی تھی۔ دریں اثنا، وزیر اعظم کے طور پر اپنے 100 دن مکمل ہونے کے موقع پر ایک خصوصی خطاب میں، سوشیلا کارکی نے کہا، "میں آپ کو یقین دلانا چاہتی ہوں کہ انتخابات کو ملتوی کرنے یا منسوخ کرنے کی افواہیں مکمل طور پر بے بنیاد اور گمراہ کن ہیں۔ یہ حکومت وقت پر، منصفانہ اور خوف زدہ ماحول میں انتخابات کرانے کے لیے پوری طرح پر عزم ہے۔

مجھے اپنے لیے نہیں بلکہ ملک کے انصاف کے لیے لڑنا ہے: روی لامیچھانے

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
بھیرہوا

راسٹریہ سواتنتر پارٹی کے صدر روی لامیچھانے کو 37.484 کروڑ روپے کی ادائیگی کے بعد رہا کر دیا گیا ہے۔ جمعہ کو، انہیں بھیرہوا کی روپانڈیہی ڈسٹرکٹ کورٹ میں 37.484 کروڑ روپے کی بینک ضمانت پوسٹ کرنے کے بعد رہا کیا گیا۔ ضمانت پر رہا ہونے کے بعد انہوں نے کارکنوں اور خیر خواہوں سے کہا کہ انصاف کی لڑائی ابھی لڑنی ہے۔ انصاف کے لیے یہ لڑائی اب بھی میری ہے،" انہوں نے کہا۔ "مجھے لڑنے کے لیے اور بھی بہت کچھ ہے۔ مجھے اپنے لیے نہیں بلکہ آپ کے اور اس ملک کے لیے انصاف کے لیے لڑنا ہے۔ انھوں نے میرے ساتھ جو ناانصافی کی ہے وہ اس ملک کے ساتھ کی گئی ناانصافی کے مقابلے میں کچھ نہیں ہے۔ اس سب کا حساب ہونا چاہیے۔ انہوں نے کچھ دیر صبر کرنے کو کہا ہے کیونکہ ابھی بولنے کا وقت باقی ہے۔ میرے پاس بولنے کا وقت ہے۔ پلیز تھوڑی دیر صبر کریں۔" اس

نے کہا۔ "مجھے بہت کچھ کہنا ہے۔ جمعرات کو، تلسی پور ہائی کورٹ، بٹوال کے جسٹس واسودیو آچاریہ اور تیج نارائن پاؤڈیل کی بینچ نے روی لامیچھانے کو رہا کرنے کا حکم دیا۔ بینچ نے ان کی رہائی کا حکم دیتے ہوئے ایک شرط بھی عائد کی۔ عدالت سے رہائی کے لیے اپنی درخواست میں روی لامیچھانے نے کہا تھا کہ وہ اپنے حصہ کے طور پر 27.484 کروڑ روپے کے برابر رقم ادا کریں گے۔ ہائی کورٹ نے رقم قبول کرتے ہوئے روی کی رہائی کا حکم دیا۔ اس سے قبل 13 ماہ کو ڈسٹرکٹ کورٹ روپانڈیہی کے جج پرہلاد کمار یوگی کی بینچ نے روی کو 10 ملین روپے کی ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا تھا۔ ہائی کورٹ نے ایک کروڑ روپے کے محکلے ادا کرنے کا بھی حکم دیا ہے

پارٹی کے امیدواروں کو انتخابی مہم میں 10 سے زیادہ جھنڈے استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ الیکشن کمیشن

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

الیکشن کمیشن نے ایک نیا نظام تجویز کیا ہے جس کا مقصد انتخابی مہم کے دوران بہت زیادہ جھنڈوں کے استعمال کو کم کرنا ہے۔ کمیشن نے 5 مارچ کو ہونے والے آئندہ ایوان نمائندگان کے انتخابات کے لیے مجوزہ ضابطہ اخلاق میں جھنڈوں کے استعمال کے حوالے سے ایک نئی شق تجویز کی ہے۔ کمیشن کے مطابق عوامی جلسوں، ریلیوں، کارنر میٹنگز یا کسی بھی سیاسی جماعت کی طرف سے گھر گھر جاکر منعقد ہونے والی تقریبات میں صرف 10 جھنڈے استعمال کرنے کی اجازت ہوگی۔ کمیشن نے پارٹی پرچم کو ضرورت سے زیادہ استعمال کرکے غلط استعمال ہونے سے روکنے کے ارادے سے اس طرح کے انتظام کی تجویز دی

ہے۔ کمیشن نے کہا ہے کہ کسی امیدوار یا پارٹی کے دفتر میں کپڑے سے بنا ایک سائن بورڈ اور تین بائی چار فٹ کا پارٹی جھنڈا اور اسی سائز کا انتخابی نشان لگانے کے علاوہ پارٹی کی تشہیر کے مقصد سے کوئی ڈیجیٹل بورڈ، فلیکس یا گلو سائن بورڈ، آڈیو میٹریل یا آڈیو ویژول مواد نہیں لگایا جانا چاہیے۔ مجوزہ ضابطہ اخلاق میں تجویز کیا گیا ہے کہ 10 جھنڈے اور انتخابی نشانات استعمال کیے جاسکیں گے اور سیاسی جماعت اور امیدوار کے نام اور نشان کے ساتھ

صرف ایک بینر یا فلیکس آویزاں کیا جاسکے گا۔ اسی طرح انتخابی مہم کے دوران امیدواروں، تجویز کنندگان اور حامیوں سمیت 25 سے زائد افراد کو گھر گھر مارچ کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے انتظامات کیے جا رہے ہیں کہ انتخابی مہم کے دوران کسی کو موسیقی کے آلات یا ٹیبلوز لے جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ آن لائن، ویب پیج، ٹی وی، سکرولنگ، شاپنگ مالز میں ڈسپلے، کال سینٹر آپریٹنز، بینک اے ٹی ایم، جوابی پیغامات، یا اسٹریٹ ڈرامے

وغیرہ کے ذریعے پارٹی یا امیدوار کے بارے میں کسی قسم کے پروپیگنڈے کی اجازت نہیں ہے۔ تاہم، سیاسی جماعت یا امیدوار کے لیے زیادہ سے زیادہ ایک نجی اور سرکاری ویب پیج پر ایسا پروپیگنڈہ مواد لگانے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ اور کسی بھی قسم کی گاڑی بشمول فور ویلر، موٹر سائیکل، سائیکل، بیل گاڑی، رکشہ، گاڑیاں اور دیگر گاڑیوں کا استعمال کرتے ہوئے ریلیاں منعقد کرنے یا اس کی تشہیر کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ کمیشن نے کہا ہے کہ انتخابات کو صاف، پرامن اور باوقار بنانے کے لیے ضابطہ اخلاق تجویز کیا گیا ہے۔

شائع کردہ
علما فاؤنڈیشن نیپال

۲۵/دسمبر ۲۰۲۵ مطابق ۴/رجب المرجب ۱۴۴۷ھ/۱۰/اگتے پوش ۲۰۸۲ بروز جمعرات

اقوام متحدہ نے بنگلہ دیش میں ہندو شخص کے قتل کی مذمت

اقوام متحدہ:(ایجنسیاں) اقوامِ متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے بنگلہ دیش میں ایک ہندو شخص کے قتل اور دیگر پر تشدد واقعات پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ سیکریٹری جنرل کے ترجمان اسٹیفن دوجارک نے روزانہ کی پریس بریفنگ میں کہا، "جی ہاں، بنگلہ دیش میں جو تشدد ہم نے دیکھا ہے اس پر ہمیں شدید تشویش ہے۔وہ بنگلہ دیش میں اقلیتوں پر حملوں، خصوصاً گزشتہ چند دنوں میں ہندوؤں کی پیٹ پیٹ کر ہلاکت کے واقعات پر سیکریٹری جنرل کے ردِ عمل سے متعلق ایک سوال کا جواب دے رہے تھے۔ انہوں نے کہا، چاہے بنگلہ دیش ہو یا کوئی اور ملک، یہ ضروری ہے کہ وہ لوگ جو 'اکثریتی' طبقے سے باہر ہیں، خود کو محفوظ محسوس کریں، اور تمام بنگلہ دیشی شہری بھی محفوظ محسوس کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ حکومت ہر بنگلہ دیشی کی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرے گی۔

گزشتہ ہفتے بالوکا میں توہینِ مذہب کے الزام میں ایک کپڑا فیکٹری میں کام کرنے والے مزدور دیپو چندر داس (25) کو ہجوم نے پیٹ پیٹ کر قتل کر دیا تھا اور بعد ازاں اس کی لاش کو آگ لگا دی گئی تھی۔ داس کے قتل کے سلسلے میں اتوار کو مزید دو افراد کو گرفتار کیا گیا۔اخبار 'ڈیلی اسٹار' نے پولیس اور ریپڈ ایکشن بٹالین (آر اے بی) کے ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ ان گرفتاریوں کے ساتھ اب تک قتل میں مبینہ طور پر ملوث ہونے کے الزام میں 12 افراد کو حراست میں لیا جا چکا ہے۔ ادھر، اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کے سربراہ وولکر ٹرک نے کہاہے کہ وہ بنگلہ دیش میں گزشتہ سال ہونے والے احتجاجی مظاہروں کے رہنما شریف عثمان بن ہادی کے قتل پر نہایت تشویش میں مبتلا ہیں۔ ہادی کو چند روز قبل بدمعاشوں نے گولی مار دی تھی، جس سے وہ شدید زخمی ہو گئے تھے اور بعد میں ان کا انتقال ہو گیا۔ٹرک نے امن برقرار رکھنے اور سبھی سے تشدد سے دور رہنے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا، انتقام صرف تقسیم کو مزید گہرا کرے گا اور سب کے حقوق کو کمزور کرے گا۔انہوں نے مزید کہا، میں حکام سے اپیل کرتا ہوں کہ ہادی کی موت کا سبب بننے والے حملے کی فوری، غیر جانبدار، جامع اور شفاف طریقے سے تحقیقات کی جائیں اور واقعے کے ذمہ دار افراد کے لیے مناسب قانونی عمل اور جوابدہی کو یقینی بنایا جائے۔ ملک میں فروری میں پارلیمانی انتخابات مجوزہ ہیں، ایسے میں ٹرک نے کہا کہ ایسا ماحول یقینی بنانا انتہائی اہم ہے جس میں تمام افراد پرامن طور پر حصہ لے سکیں اور آزادانہ طور پر ووٹ ڈال سکیں۔ انہوں نے کہا، میں حکام سے اپیل کرتا ہوں کہ اس نازک وقت میں اظہارِ رائے کی آزادی، پرامن اجتماع اور صحافیوں کے تحفظ کے حقوق کو برقرار رکھا جائے اور کسی بھی قسم کے تشدد کو روکا جائے۔

چین نیوکلیئر ہتھیاروں کی دوڑ میں شامل نہیں

بیجنگ: (ایجنسیاں) چین کی وزارت خارجہ نے منگل کو امریکی وزارت دفاع پینٹگان کی ایک مسودہ رپورٹ پر رد عمل دیتے ہوئے کہا ہیکہ چین کسی کے ساتھ نیوکلیئر اسلحہ کی دوڑ میں شامل نہیں اور امریکہ کو چاہیے کہ وہ نیوکلیئر ہتھیاروں کے خاتمہ سے متعلق اپنی ذمہ داریاں پوری کرے۔یہ رد عمل پینٹگان کی اس رپورٹ کے بعد سامنے آیا ہے جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ چین نے مختلف لانچ سائٹس پر 100 بین البر اعظمی بیلسٹک میزائل نصب کر رکھے ہیں اور وہ واشنگٹن کی نیوکلیئر تخفیف اسلحہ کی کوششوں میں دلچسپی نہیں رکھتا۔ چینی وزارت خارجہ کے ترجمان لین جیان نے معمول کی پریس بریفنگ کے دوران کہا کہ امریکہ کو ایسے حالات پیدا کرنے چاہئیں جن کے تحت نیوکلیئر ہتھیار رکھنے والے دیگر ممالک تخفیف اسلحہ کے عمل میں شامل ہو سکیں۔انہوں نے واضح کیا کہ چین کسی بھی ملک کے ساتھ نیوکلیئر اسلحہ کی دوڑ میں شریک نہیں ہے۔پینٹاگان کی رپورٹ میں چین کی بڑھتی ہوئی عسکری صلاحیتوں کو نمایاں کرتے کہا گیا ہیکہ بیجنگ نے ممکنہ طور پر اپنی حالیہ تین نئی لانچ سائٹس میں 100 سے زائد بین البر اعظمی بیلسٹک میزائل نصب کیے ہیں اور وہ اسلحہ کی حد بندی سے متعلق بات چیت کیلئے آمادہ نہیں۔چین کا مؤقف ہے کہ وہ دفاعی نوعیت کی نیوکلیئر حکمت عملی پر کاربند ہے اور نیوکلیئر ہتھیار پہلے استعمال نہ کرنے کی پالیسی پر عمل کرتا ہے۔دوسری جانب امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے امریکہ میں نیوکلیئر ہتھیاروں کے تجربات دوبارہ شروع کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا تاہم اس حوالے سے عملی شکل اب تک واضح نہیں ہو سکی۔ چین اس وقت اپنی عسکری صلاحیتوں کو جدید بنانے اور ان کے دائرہ کار کو وسعت دینے کے عمل میں مصروف ہے جو دیگر نیوکلیئر طاقتوں کے مقابلے میں کہیں تیز رفتار ہے۔ بیجنگ نے اپنی عسکری صلاحیتوں میں اضافہ سے متعلق رپورٹس کو اپنی ساکھ کو نقصان پہنچانے اور عالمی برادری کو جان بوجھ کر گمراہ کرنے کی کوشش قرار دیا ہے۔گذشتہ ماہ ٹرمپ نے کہا تھا کہ وہ چین اور روس کے ساتھ نیوکلیئر اسلحہ کے خاتمہ کے منصوبہ پر کام کر سکتے ہیں۔ تاہم پینٹگان کی وہ مسودہ رپورٹ جس تک خبر رساں ادارے رائٹرز کی رسائی ہوئی، اس میں کہا گیا کہ بیجنگ اس معاملے میں دلچسپی ظاہر نہیں کرتا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہیکہ چین نے ممکنہ طور پر 'ڈی ایف 31' قسم کے ٹھوس ایندھن سے چلنے والے 100 سے زائد بین البر اعظمی بیلسٹک میزائل منگولیا سے متصل سرحد کے قریب میزائل ذخیرہ کرنے کی تنصیبات میں تعینات کیے ہیں۔ یہ تنصیبات ان متعدد مراکز کا حصہ ہیں جو چین میزائل ذخیرہ کرنے کیلئے تعمیر کر رہا ہے۔پینٹاگان ماضی میں بھی ان تنصیبات کی نشاندہی کر چکا ہے تاہم اس وقت میزائلوں کی تعداد ظاہر نہیں کی گئی تھی۔پینٹاگان نے رپورٹ پر تبصرہ کرنے سے گریز کیا جبکہ واشنگٹن میں چینی سفارتخانے نے بھی رائٹرز کی جانب سے موقف طلب کرنے پر تاحال کوئی جواب نہیں دیا۔رپورٹ میں ان میزائلوں کے ممکنہ اہداف کی نشاندہی نہیں کی گئی اور امریکی حکام کا کہنا ہے کہ یہ رپورٹ قانون سازوں کو پیش کیے جانے سے قبل ترمیم سے گزر سکتی ہے۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بیجنگ کی جانب سے اس قسم کے اقدامات یا اسلحہ کی حد بندی پر جامع بات چیت میں شامل ہونے کی کوئی خواہش اب تک نظر نہیں آتی

لبنانی فوج پر حزب اللہ کیساتھ تعاون کرنے اسرائیل کا الزام

تل ابیب:(ایجنسیاں) اسرائیلی فوج نے کہاہے کہ وہ لبنانی فوج اور حزب اللہ کے درمیان مبینہ تعاون کو "انتہائی خطرناک"قرار دیتی ہے۔اس نے دعویٰ کیا ہے کہ صیدا شہر پر ہونے والی فضائی بمباری میں مارا جانے والا شخص لبنانی انٹیلیجنس ادارے سے وابستہ تھا۔اسرائیلی فوج نے لبنانی فوج پر حزب اللہ کے ساتھ تعاون کا الزام بھی عائد کیا۔ اسرائیلی فوج کے ترجمان اویخائی ادرعی نے آج منگل کے روز ایکس پر ایک ٹویٹ میں اعلان کیا کہ ان کی افواج نے جنوبی لبنان میں ''درست نشانہ بنانے کی کارروائیاں'' جاری رکھیں، جس کے نتیجے میں حزب اللہ کے تین ارکان ہلاک ہوئے جنہیں انہوں نے "دہشت گرد"قرار دیا۔ ترجمان کے مطابق ہلاک ہونے والوں میں ایک ایسا شخص شامل ہے جو لبنانی فوج کے انٹیلیجنس یونٹ میں خدمات انجام دے رہا تھا، جبکہ ایک اور شخص صیدا کے علاقے میں فضائی دفاعی یونٹ میں کام کر رہا تھا۔حزب اللہ کے دو ارکان کی ہلاکت بیان میں واضح کیا گیا کہ ان فضائی حملوں میں ان ارکان کو نشانہ بنایا گیا جنہوں نے اسرائیلی افواج کے خلاف "دہشت گردانہ منصوبوں"کو آگے بڑھایا اور وہ جنوبی لبنان کے علاقے صیدا میں "فوجی ڈھانچے کی دوبارہ تعمیر" کی کوششوں میں مصروف تھے۔مزید برآں یہ بتایا گیا کہ ابتدائی تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حزب اللہ کا ایک رکن لبنانی فوج کے انٹیلی جنس یونٹ میں بھی فرائض انجام دے رہا تھا، جبکہ دوسرا رکن صیدا سیکٹر میں حزب اللہ کے فضائی دفاعی یونٹ سے وابستہ تھا۔اسرائیلی فوج نے اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ وہ اسرائیل کے شہریوں کے خلاف کسی بھی خطرے کو ختم کرنے کیلئے کارروائیاں جاری رکھے گی۔اس نے زور دے کر کہا کہ فوجی ڈھانچے کی دوبارہ تعمیر کیلئے حزب اللہ کی سرگرمیاں اسرائیل اور لبنان کے درمیان موجودہ مفاہمت کی سنگین خلاف ورزی''ہیں

اسرائیل کی نئی خلاف ورزی، خان یونس میں شدید فائرنگ

غزہ:(ایجنسیاں) اسرائیل کی جانب سے غزہ پٹی کے مختلف علاقوں میں گولہ باری، فائرنگ اور شہریوں کے گھروں کو دھماکوں سے اڑانے کے ذریعہ جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اس دوران العربیہ کے نمائندے نے اطلاع دی ہے کہ اسرائیلی فوج نے خان یونس کے مشرق میں بڑے پیمانے پر مکانات کو دھماکے سے اڑا دیا، جس کے ساتھ ہی شہر کے جنوب میں شدید فائرنگ بھی کی گئی۔ نمائندے نے مزید بتایا کہ غزہ کی پٹی کے وسط میں واقع البریج کیمپ کے جنوب مشرق میں توپ خانے سے گولہ باری اور فائرنگ کی گئی، جبکہ دیر البلح کے مشرقی علاقوں پر فضائی حملے بھی کیے گئے۔سیاسی محاذ پر غزہ معاہدے کے دوسرے مرحلے کی طرف منتقلی سے متعلق مشاورت کے حوالے سے اسرائیلی نشریاتی ادارے نے باخبر ذرائع کے حوالے سے بتایاہے کہ اسرائیل کو غزہ میں حماس اور فلسطینی اتھارٹی سے پاک ''ٹیکنو کریٹ حکومت'' کی تشکیل پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔''العربیہ'' کے ذرائع کے مطابق، اسرائیلی رد عمل ایسے وقت سامنے آیا ہے جب ثالثوں نے اسرائیل کو غزہ کی پٹی کے انتظامات سنبھالنے کیلئے نامزد ٹیکنوکریٹ باڈی کی تشکیل کی فہرست پیش کی۔ ذرائع نے یہ بھی بتایا کہ بین الاقوامی فورس کی تشکیل کے اعلان کیلئے امریکہ اور ثالثوں کے درمیان گہرے رابطے جاری ہیں۔ اس سلسلے میں اشارہ دیا گیا ہے کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ اور اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو کی فلوریڈا میں ہونے والی ملاقات غزہ معاہدے کے دوسرے مرحلے کے اقدامات کا حتمی فیصلہ کرے گی

ثناء وقار یوتھ رائٹر اور کاؤنسلنگ سائیکالوجسٹ کو آل انڈیا سیرت النبی ﷺ تقریری مقابلے میں اول انعام

پریس ریلیز نیپال اردو ٹائمز

اورنگ آباد: جشن میلاد النبی ﷺ کے موقع پر منعقدہ نیشنل سطح آن لائن تقریری و نعت خوانی مقابلہ 2025 میں نواب پورہ، اورنگ آباد مہاراشٹر کی باصلاحیت طالبہ ثناء وقار نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اول انعام اپنے نام کیا۔

انہیں اس کامیابی پر 10 ہزار روپے نقد، ٹرافی، کتاب حیاتِ طیبہ ﷺ اور سرٹیفکیٹ سے نوازا گیا۔

اس مقابلے میں 19 ریاستوں سے 1500 سے زائد امیدواروں نے حصہ لیا، جن میں مہاراشٹر، آندھرا پردیش، کیرالہ، اتر پردیش اور کرناٹک نمایاں ہیں۔ مقابلے کا کامیاب انعقاد نور جہاں و عبدالحفیظ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ، حیدر آباد نے کیا۔

سرپرستِ اعلیٰ ڈاکٹر محمد قطب الدین ابو شجاع (امریکہ کے ممتاز ماہرِ نفسیات)، کنوینر احمد ارشد حسین (سی ای او نوبل انفوٹیک، U.S.A)، جوائنٹ کنوینر حافظ محمد تقی (صحافی)، مولانا مرزا عبدالقیوم ندوی اور دیگر ممبران نے اس پروگرام کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔

یہ مقابلے بچوں اور نوجوانوں کو قرآن اور سیرت النبی ﷺ کے مطالعہ، فہم اور اس پر عمل کرنے کی طرف راغب کرنے کا بہترین ذریعہ ہے

ثناء، وقار احمد صاحب (کیروسین ڈیلر) کی دختر اور مرحوم ہیڈ ماسٹر عبدالمجید عبدالحمید صاحب کی پوتی ہے.

انہوں نے ابتدائی تعلیم علامہ شبلی اردو ہائی اسکول نواب پورہ سے حاصل کی، جبکہ اعلیٰ تعلیم ڈاکٹر رفیق زکریا کیمپس، مولانا آزاد کالج میں مکمل کی۔

فی الحال وہ ایم جی ایم یونیورسٹی اورنگ آباد کے شعبۂ نفسیات میں زیر تعلیم ہے.

ثناء وقار کی اس فقید المثال کامیابی پر والدہ محترمہ، بھائی، بہن، رشتے دار، اساتذہ اور دیگر محبین نے مبارکباد پیش کی اور نیک تمناؤں کے ساتھ دعا گو ہے۔

غزہ کی تعمیر نو کیلئے امریکہ کا بین الاقوامی کانفرنس کے انعقاد پر غور

واشنگٹن:(ایجنسیاں) امریکہ اپنے اتحادیوں کے ساتھ مل کر غزہ کی پٹی کی تعمیر نو کیلئے ایک بین الاقوامی کانفرنس کے انعقاد پر غور کر رہا ہے۔ بلومبرگ کے مطابق یہ قدم اسرائیل اور حماس کے درمیان مذاکرات میں حالیہ تعطل کے بعد جنگ بندی کی کوششوں کو نئی زندگی دینے کیلئے اٹھایا جا رہا ہے۔ذرائع نے نام ظاہر نہ کرنے کی درخواست پر بتایا کہ امریکی دار الحکومت واشنگٹن کو اس کانفرنس کیلئے ایک ممکنہ مقام کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ کانفرنس آئندہ ماہ جنوری 2026 کے اوائل میں منعقد ہو سکتی ہے۔اس مشاورت میں مصر سمیت کئی عرب اور علاقائی ممالک شریک ہیں۔ مصر اس عمل میں ایک بنیادی شراکت دار کے طور پر کلیدی کردار ادا کر رہا ہے، جو کہ امن کی کوششوں، تعمیر نو اور فریقین کے درمیان رابطوں کو آسان بنانے میں مصروف ہے۔ذرائع کے مطابق اس اقدام کا مقصد ڈونالڈ ٹرمپ کی انتظامیہ کے اس منصوبے کے ''دوسرے مرحلے'' کو فعال کرنا ہے جو جنگ کے خاتمے کے بعد غزہ کی پٹی کی بحالی اور تباہ شدہ ڈھانچے کی دوبارہ تعمیر پر مرکوز ہے۔ یہ پیش رفت دوحہ میں ہونے والی ان حالیہ بات چیت کے ساتھ ہو رہی ہے جس میں غزہ کی پٹی میں ایک ''بین الاقوامی استحکام فورس'' کی تعیناتی پر غور کیا گیا۔ اس کا مقصد وہاں ایک محفوظ سیکیورٹی ماحول پیدا کرنا، امداد کی ترسیل ممکن بنانا اور بنیادی ڈھانچے کے منصوبے شروع کرنا ہے۔ذرائع نے یہ بھی بتایا کہ ٹرمپ کی جانب سے تجویز کردہ ''امن کونسل'' تعمیرِ نو کے فنڈز اور ٹھیکوں کی نگرانی کر سکتی ہے، جس میں عالمی ٹیکنالوجی اور لوجسٹکس کمپنیوں کو شامل کرنے پر توجہ دی جائے گی۔ یہ تمام کوششیں ایک ایسے وقت میں ہو رہی ہیں جب گذشتہ اکتوبر سے جاری جنگ بندی کو مسلسل خطرات لاحق ہیں اور عبوری دور میں غزہ کی پٹی کے انتظام کے حوالے سے بھی اختلافات برقرار ہیں۔ٹرمپ انتظامیہ کا ماننا ہے کہ تعمیرِ نو اور روزگار کے مواقع ایک ''اقتصادی محرک'' ثابت ہوں گے جو فریقین کو طویل مدتی امن کی طرف راغب کریں گے۔ اس وژن کا مقصد غزہ کو ایک سرمایہ کاری اور سیاحتی مرکز بنانا ہے، جسے بعض بیانات میں ''مشرقِ وسطیٰ کا رویرا'' بھی کہا گیا ہے۔

آسٹریلیا کی اسرائیل کے صدر کو دورہ کی دعوت

کینبرا:(ایجنسیاں) آسٹریلیا کے وزیرِ اعظم اینتھونی البانیز نے منگل کو بونڈائی بیچ حملے پر صدمے اور مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے کہاہے کہ انہوں نے اسرائیلی صدر اسحاق ہرتصوغ کو فون کیا اور انہیں آسٹریلیا کے دورے کی دعوت دی ہے۔ ہرتصوغ نے جواباً کہا ہے کہ وہ دعوت قبول کریں گے اور بتایا ہے کہ زوئینسٹ فیڈریشن آف آسٹریلیا کے صدر نے بھی انہیں ایک سرکاری دعوت نامہ بھیجا ہے جس میں ان کے دورے کی خواہش ظاہر کی گئی ہے اور وہ دورہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، البانیز نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا

سوڈانی حکومت کی بین الاقوامی اور علاقائی نگرانی میں مکمل جنگ بندی کی تجویز

خرطوم:(ایجنسیاں)

سوڈان کے وزیر اعظم کامل ادریس نے ایک امن منصوبے کا اعلان کیا ہے جس میں بین الاقوامی اور علاقائی نگرانی کے تحت مکمل جنگ بندی کی تجویز دی گئی ہے۔ پیر کے روز اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے خطاب کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ حالیہ جاری تنازع کی وجہ سے سوڈان کو بھاری قیمت چکانا پڑی ہے۔کامل ادریس کے مطابق اس منصوبے میں اقوام متحدہ، افریقی یونین اور عرب لیگ کی نگرانی میں مکمل جنگ بندی اور باغی ملیشیاؤں کو غیر مسلح بنانا شامل ہے۔انہوں نے کہا کہ غیر سزا یافتہ جنگجوؤں کے لیے اسلحہ چھوڑنے، فوجی زندگی سے علیحدگی اور معاشرے میں دوبارہ شمولیت کے پروگرام نافذ کیے جائیں گے تاکہ وہ شہری زندگی کی طرف لوٹ سکیں۔ان کا کہنا تھا کہ احتساب کے بغیر امن ممکن نہیں.

غزہ میں دواؤں کی خطرناک حد تک قلت

غزہ:(نیوزایجنسی)

غزہ میں دواؤں کی خطرناک حد تک قلت پیدا ہو گئی جس کے باعث اسپتالوں میں زیر علاج ہزاروں مریضوں کی زندگیوں کو خطرات لاحق ہو گئے۔ غزہ کی محکمہ صحت کا کہنا ہے کہ دواؤں کی شدید قلت کے باعث مریضوں کے علاج میں شدید دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جبکہ لیبارٹری ٹسٹ اور بلڈ بینک کے سامان کی قلت کی شرح 59 فیصد تک پہنچ گئی۔ غزہ کے ہاسپٹلس میں کام کرنے والے ڈاکٹرز کا کہنا ہے انہیں مریضوں کی جان بچانے میں شدید مشکلات کا سامنا ہے کیونکہ مریضوں کی تندرستی اور صحتیابی کیلئے جن ادویات کی اشد ضرورت ہے وہ تمام دوائیں مکمل طور پر ختم ہو چکی ہیں۔ غزہ میں جنگ بندی کے باوجود انسانی امداد کی رسائی ضرورت کے مطابق نہیں ہو رہی

غزہ کے فیلڈ ہاسپٹل میں پیچیدہ سرجری کامیاب

غزہ:(ایجنسیاں)

جنوبی غزہ میں قائم کیے گئے اردنی فیلڈ ہاسپٹل نے رواں ہفتے ایک مریض کی انتہائی پیچیدہ اور مشکل نوعیت کی سرجری کا اہتمام کیا ہے۔ یہ فلسطینی مریض غزہ کا رہائشی 21 سالہ مریض تھا۔ جو تھلیسیمیا کی وجہ سے انتہائی خراب صورت حال کا شکار تھا۔ جس کی ایک سرجری کی ضرورت تھی۔ فیلڈ ہاسپٹل کے کمانڈر کے مطابق اس سرجری میں ہاسپٹل کے خصوصی مہارت کے حامل سرجنز نے حصہ لیا۔ سرجری سے قبل ماہر ڈاکٹر نے انستھیزیا دیا اور تب مریض کو آپریشن روم میں لے جایا گیا۔ فیلڈ ہاسپٹل کا آپریشن تھیٹر غزہ کے مریضوں کو خصوصی توجہ کے ساتھ علاج معالجے کی شہرت کا حامل ہے۔ تاکہ ان کی سرجری کے دوران چیلنجنگ پوزیشن سے بھی بہترین انداز سے عہدہ برآ ہوا جا سکے

قاضی نیپال فاؤنڈیشن کی مشاورتی میٹنگ

دوحہ قطر: قاضی نیپال فاؤنڈیشن کی اہم مشاورتی میٹنگ نہایت ہی کامیاب رہی میٹنگ کی سرپرستی علامہ عبدالقادر اویسی صاحب نے کہ جب کہ صدارت حضرت مولانا سلامت علی رضوی نے فرمائی اس مشاورتی میٹنگ میں دینی وملی امور پر تبادلہ خیال ہوں جس میں شرکا نے تنظیم کے مشن کو مزید رفتار دینے پر زور دیا، جس پر ہر ایک نے اس پیش رفت کا خیر مقدم کیا۔

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

تیرہ سال کی عمر میں عزیزم محمد اشرف رضا نے حفظ قرآن مکمل کیا

مہوتری۔ بنوٹا، مہوتری، نیپال کے عالی جناب محمد نظام الدین انصاری ابن عبد القیوم ابن جی بچھ انصاری کے صاحبزادے عزیزم محمد اشرف رضا سلمہ نے محض تیرہ سال کی چھوٹی سی عمر میں قرآن پاک کا مکمل حفظ کرلیا ہے، یقیناً یہ والدین اور جملہ خانوادے واساتذہ کے لئے باعث مسرت وشادمانی ہے کہ جس کا بچہ حافظ قرآن ہو جاتا ہے، اللہ تعالی اسے اور اس حافظ سے تعلق ومحبت ونسبت رکھنے والوں کی کل روز محشر بہتر بدلہ عطا فرمائے گا۔

18/دسمبر 2025ء بروز جمعرات، اقراء مدرسۃ البنات، سرپلو، مہوتری، نیپال سے وہاں کے ماہرین اساتذہ کی نگرانی میں حفظ قرآن مکمل کیا ہے۔ لائق مبارک باد ہے وہاں کے مدرس حضرت حافظ و قاری محمد اصغر علی صاحب قبلہ، اور استاذ القرا والحفاظ، شاعر خوش الحان حضرت حافظ و قاری محمد چمن رضا غزالی بانی ومتہم مدرسہ، جنہوں نے اپنی محنت وشفقت سے چند ہی سالوں میں کئی طالبان علوم نبویہ کو بہترین حافظ قرآن بنادیا ہے، انہیں فیض یافتگان میں سے ایک عزیزم محمد اشرف رضا غزالی بھی ہے۔

18/دسمبر 2025 کی صبح میں تکمیل حفظ قرآن کی مناسبت سے محفل پاک کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اس جشن تکمیل حفظ قرآن میں حضرت مفتی جابر حسین مصباحی صاحب نے قرآن پاک کی عظمت اور علم دین کی اہمیت پہ بہت ہی عمدہ خطاب فرمایا، آپ نے فرمایا کہ قرآن پاک رسول اللہ ﷺ کا ایک بڑا اعجاز ہے کہ مسلمان کے بچوں کے سینے میں محفوظ ہے، ورنہ تو اللہ اگر قرآن کو پہاڑ پہ اتارتا تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے، اور بھی دیگر علمائے کرام نے علم دین کی فضیلت پہ اچھا بیان دیا۔

اس مبارک و مسعود موقع سے بہت سے علاقائی علما، فضلا، عوام وخواص نے شرکت فرمائی۔

ان میں بالخصوص حضرت مفتی جابر مصباحی، مولانا اسرائیل رضوی، مفتی زاہد منظری، مولانا گلاب رضا مصباحی، بانی ومتہم قاری چمن رضا غزالی، حافظ اصغر علی رضوی، مولانا امتیاز عالم فیضی بنوٹا، مولانا سکندر علی بنوٹا۔ عالی جناب ماسٹر ایوب انصاری صاحب بنوٹا، مسلم صاحب بنوٹا، یونس صاحب بنوٹا، افسر رضا، افضل رضا، دلشاد، امجد رضا، ارشد رضا وغیرہ۔

یہ ساری جانکاری مولانا امتیاز رضا فیضی نے نیپال اردو ٹائمز کے نائب ایڈیٹر مفتی کلام الدین نعمانی مصباحی امجدی کی دی۔

بدنما عناصر اور مجرموں کے لیے ایوان کے دروازے بند: الیکشن کمیشن

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

نیپال کے انتخابی کمیشن نے آئندہ 5 مارچ کو ہونے والے ایوان نمائندگان کے انتخابات کے لیے امیدواروں کی اہلیت اور نااہلیت سے متعلق سخت، واضح اور جامع قانونی دفعات جاری کر دی ہیں۔ ان اقدامات کا مقصد انتخابی نظام کو شفاف، باوقار اور عوامی اعتماد کے تقاضوں کے مطابق بنانا بتایا گیا ہے۔ کمیشن کے مطابق وہ تمام افراد جو سرکاری خزانے سے تنخواہ، مشاہرہ یا کسی بھی نوعیت کی مراعات حاصل کرتے ہیں، یا ایسی تنظیموں واداروں میں خدمات انجام دے رہے ہیں جنہیں حکومتی گرانٹ یا مالی تعاون ملتا ہے، اگر کسی سیاسی جماعت کی متناسب انتخابی فہرست میں شامل پائے گئے تو وہ خود بخود نااہل قرار دیے جائیں گے۔ 275 رکنی ایوان نمائندگان میں 165 ارکان براہ راست جبکہ 110 ارکان متناسب انتخابی نظام کے تحت منتخب کیے جائیں گے۔ انتخابی کمیشن نے آبادی کے تناسب سے متناسب نمائندگی کے فیصد بھی پہلے ہی طے کر دیے ہیں۔ ایوان نمائندگان متناسب انتخابی ہدایات 2082 کی پہلی ترمیم کے تحت سنگین نوعیت کے فوجداری جرائم میں ملوث افراد کے لیے امیدوار بننے پر مکمل پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ بدعنوانی، جبری جنسی زیادتی، انسانی اسمگلنگ، منشیات کا کاروبار، منی لانڈرنگ، پاسپورٹ کے ناجائز استعمال اور اغوا جیسے جرائم میں سزا یافتہ افراد انتخابی مقابلے میں حصہ نہیں لے سکیں گے۔ اسی طرح وہ افراد بھی نااہل قرار پائیں گے جنہیں اخلاقی پستی پر مبنی فوجداری جرائم میں سزا ہو چکی ہو، یا جنہیں عمر قید یا بیس سال سے زائد قید کی سزا سنائی جا چکی ہو اور فیصلہ حتمی ہو چکا ہو۔

قانونی دفعات کے مطابق منظم جرائم یا قتل کے مقدمات میں بیس سال سے کم سزا پانے والے افراد، سزا مکمل ہونے کے بعد چھ سال پورے ہونے تک امیدوار بننے کے اہل نہیں ہوں گے۔ جبکہ ذات پات کی بنیاد پر امتیاز، چھوا چھوت، اور تعدد ازدواج جیسے سماجی جرائم میں سزا یافتہ افراد کے لیے سزا مکمل ہونے کے تین سال بعد ہی امیدوار بننے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، موجودہ قوانین کے تحت بلیک لسٹ میں شامل افراد، سزا کاٹ رہے قیدی، ذہنی توازن سے محروم اشخاص اور غیر ملکی مستقل رہائشی اجازت نامہ رکھنے والے افراد کو بھی نااہل قرار دیا گیا ہے۔ امیدوار بننے کے لیے لازمی شرائط میں نیپالی شہریت کا حامل ہونا، کسی بھی دیہی یا شہری بلدیہ کی حتمی ووٹر فہرست میں نام کا اندراج اور 25 سال عمر مکمل ہونا شامل ہے۔ نیز امیدوار کسی بھی فائدے کے عہدے پر فائز نہ ہو اور وفاقی قانون کے تحت نااہل نہ ٹھہرایا گیا ہو۔ انتخابی کمیشن کے یہ دوٹوک اور اصولی فیصلے اس عزم کی ترجمانی کرتے ہیں کہ پارلیمان کو بدعنوانی اور جرائم سے پاک رکھ کر ہی جمہوریت کو مضبوط، شفاف اور باوقار بنایا جا سکتا ہے۔

ہم انتخابات کے ذریعے منتخب حکومت کو اقتدار سونپنے کے لیے بے چین ہیں - وزیر اعظم کارکی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

عبوری وزیر اعظم سوشیلا کارکی نے کہا ہے کہ وہ ایک نئی حکومت کو اقتدار سونپنے کے لیے بے چین ہیں جو انتخابات کے ذریعے ظاہر کیے گئے عوامی جذبات کے مطابق ہو۔ للت پور کے 107ویں یوم تاسیس کے موقع پر منعقدہ ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 8 اور 9 ستمبر کو جین زی یوتھ مومنٹ کے بعد ملک میں ایک نئی صورتحال پیدا ہوئی ہے اور کہا کہ گڈ گورننس اور انتخابات ان کا بنیادی ایجنڈا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ تیاریاں پہلے سے کر لی گئی ہیں، 5 مارچ کو شیڈول آنے والے ایوان نمائندگان کے انتخابات کے انعقاد کے لیے ایک واضح وژن کے ساتھ دن رات کام کر رہے ہیں۔ ہم ایک ایسی حکومت کو اقتدار سونپنے کے لیے بے چین ہیں جو انتخابات کے ذریعے ظاہر کیے گئے نئے عوامی جذبات کے مطابق ہو۔ اس لیے میں سب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے مقامات پر انتخابات کو کم لاگت، صاف، منصفانہ اور خوف وہراس سے پاک ماحول میں کرانے کے لیے تعاون کریں۔ ہمارے سامنے واحد آپشن ہے کہ ملک کو بحفاظت آئینیت، جمہوری طریقہ کار اور گڈ گورننس کے ساتھ مل کر انتخابات میں ہاتھ ڈالیں۔ "وزیر اعظم کارکی نے کہا کہ معاشرے میں کسی بھی قسم کی انارکی کی کوئی جگہ نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سیکورٹی انتظامیہ افراتفری اور مجرمانہ سرگرمیوں جیسے کہ امن میں خلل ڈالنے اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کے لیے قابل اور فعال ہے۔ انہوں نے کہا کہ برے عناصر کے خلاف مزاحمت میں کمیونٹی کا کردار بھی اتنا ہی اہم ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت چھ ماہ کے اندر ایک مستحکم حکومت فراہم کرنے کے وعدے کے ساتھ انتخابات کے لیے ماحول بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ وزیر اعظم کارکی نے کہا، اس کے لیے، سیاسی بات چیت اور سلامتی کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے کام تسلی بخش انداز میں آگے بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے ہر کسی سے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ وہ ایک نئے نیپال کے روشن مستقبل کی تعمیر کے لیے متحد ہو جائیں، مایوسی اور تاریکی کو کسی بھی وہم میں پڑے بغیر ختم کریں۔ انہوں نے کہا کہ، آیئے ہم امن، خوشحالی اور اچھی حکمرانی کی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے قومی عزم کے ساتھ آگے بڑھیں۔

کاٹھمانڈو: گیسٹ ہاؤسز اور ہوٹلوں سے 8 لڑکیاں بازیاب، 5 افراد گرفتار

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

کاٹھمانڈو نیپال پولیس نے کاٹھمانڈو کے اسپاس اور ہوٹلوں سے آٹھ لڑکیوں کو چھاپہ مار کر بازیاب کرایا ہے۔ پولیس کے ہیومن ٹریفکنگ انویسٹی گیشن بیورو کے مطابق اس سلسلے میں پولیس نے ایک لڑکی کو جنسی سرگرمیوں میں ملوث کرنے کے الزام میں پانچ افراد کو گرفتار کیا ہے۔ بیورو کے ترجمان سپرنٹنڈنٹ آف پولیس بشوراج کھڑکا نے کہا کہ تفتیش کے دوران نابالغوں کو زبردستی جسم فروشی میں ملوث پائے جانے کے بعد پولیس نے انہیں گرفتار کیا۔ ان کے مطابق گرفتار کیے گئے افراد میں کاٹھمانڈو کے بودھانیلکنٹھا میونسپلٹی-13 کے 32 سالہ ہیمنتا شریستھا، دھولی میونسپلٹی-12، سندھولی کی 40 سالہ گیتا کماری آچاریہ، کماکھ دیہی میونسپلٹی-4 کے 45 سالہ گووندا بدھتھوکی، سلیان، ہری بھکتا گری، ہری بھکتا گری، 45 سالہ بجھنگ، اور گوری گنگا میونسپلٹی-6، کیلالی کے 49 سالہ بھیم بہادر ساؤنڈ۔ ترجمان کھڑکا نے یہ بھی کہا کہ پولیس نے کاٹھمانڈو کے تھامیل میں گولڈن سپا، چابہیل میں فائر لاؤنج اور کلب، بدھا میں لکی سپا، دوست نگر میں سدرپا سچیم کھجاگھر اور کھپتاد کے سدرپا سچیم گیسٹ ہاؤس سے لڑکیوں کو بچایا۔ انہوں نے کہا کہ کاٹھمانڈو کی ضلعی عدالت سے ان کے ریمانڈ میں توسیع کی اجازت ملنے کے بعد ان کے خلاف مزید تفتیش کی جارہی ہے۔

سوشیلا کارکی کی حکومت کے خلاف جین زی گروپ کا احتجاج

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

وزیر اعظم سووشیلا کارکی کی حکومت کے خلاف جین زی گروپ کا احتجاج منگل کو دوسرے دن بھی جاری رہا۔ 8 اور 9 ستمبر کو ہونے والی بغاوت کے بعد قائم ہونے والی سابق چیف جسٹس سوشیلا کارکی کی قیادت والی عبوری حکومت پر مکمل طور پر ناکام ہونے کا الزام لگاتے ہوئے مظاہرین کل سے سراپا احتجاج ہیں۔ احتجاج فی الحال میتی گھر میں جاری ہے، جہاں میراج ڈھنگانہ اور نکولس بھوسال سمیت

مظاہرین پولیس بیریکیڈ کے اندر رہ کر احتجاج کر رہے ہیں۔

مشتعل گروپ نے عبوری انتظامیہ کے تئیں اپنا عدم اطمینان دہراتے ہوئے عندیہ دیا ہے کہ جب تک اس کے مطالبات پورے نہیں ہوتے، تب تک دباؤ بنانے کے لئے تحریک جاری رہے گی۔ احتجاج کی قیادت کر رہے میراج ڈھنگانہ نے کہا کہ جین زی کے جذبات کے برعکس حکومت آگے بڑھنے کی کوشش کر رہی ہے، اس لیے وزیر اعظم سوشیلا کارکی کو مستعفی ہو جانا چاہیے۔ یہ مطالبہ کرتے ہوئے جین زی مظاہرین نے منگل کو بھی کاٹھمانڈو کے میتی گھر میں احتجاج کیا۔ مظاہرین نے پلے کارڈز "اٹھا رکھے تھے جن پر جین" زی کے مطالبات پورے 11 کرو، جین زی کا مطالبہ الیکشن نہیں، اچھی حکمرانی ہے جیسے نعرے درج تھے۔ انتظامیہ کی اجازت کے بغیر احتجاج ہونے کی وجہ سے پولیس نے انہیں روکنے کی کوشش کی تاہم اس کے باوجود مظاہرین نے احتجاج جاری رکھا۔

کاٹھمانڈو میں کل جماعتی حکومت کے قیام کا مطالبہ کرنے والے جین جی مظاہرین کو پولیس نے حراست میں لیا۔

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

معراج ڈھنگانہ سمیت نوجوانوں نے کاٹھمانڈو کے میتیگھر میں کل جماعتی حکومت کی تشکیل کا مطالبہ کرتے ہوئے ایک مظاہرہ کیا۔ مظاہرے میں روی

کرن ہمال، نکولس بھوسال اور دیگر نوجوانوں نے بھی شرکت کی۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ آل پارٹیز حکومت کے قیام کے بعد ہی انتخابات کرائے جائیں۔ انہوں نے پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے جن پر لکھا تھا جنرل اسمبلی کا مطالبہ انتخابات نہیں بلکہ گڈ گورننس ہے۔ دریں اثناء پولیس نے روی کرن ہمال سمیت پانچ مظاہرین کو میتیگھر منڈلا کے علاقے سے حراست میں لے لیا۔ مظاہرین نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ان کا بنیادی مطالبہ آل پارٹیز حکومت کی تشکیل ہے اور اس کے بغیر انتخابات قابل قبول نہیں ہوں گے۔ جین جی گروپس نے اتوار کو ایک پریس کانفرنس کی تھی اور پیر سے سشیلا کارکی حکومت کے خلاف باقاعدہ احتجاج کا اعلان کیا تھا

بریکنگ نیوز

کاٹھمنڈو مہانگر پالیکا کے میئر بالین شاہ سے آج سابق وزیر داخلہ ربی لامی چھانے نے ملاقات کی ہے۔ بالین شاہ ان دنوں نئی سیاسی پارٹی بنانے کی تیاری میں ہیں اور مختلف نیتاؤں سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری ہے۔

مورنگ ضلع کے جوئے خانوں سے ہندوستانی ادھار کارڈز کا ذخیرہ برآمد ہوا، سیکورٹی کو سنگین خطرہ لاحق

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
مورنگ:

اتوار کی رات دیر گئے کوسی صوبے کے دارالحکومت اور مورنگ ضلع کے ہیڈ کوارٹر براٹ نگر کے ایک جوئے خانے پر پولیس کے چھاپے کے دوران بڑی تعداد میں ہندوستانی آدھار کارڈ برآمد ہونے کے بعد سیکورٹی ایجنسیوں نے اس ریکیٹ کی تحقیقات شروع کردی ہیں۔ نیپال میں زین جی تحریک کے بعد سے ہندوستان نیپال سرحد پر سیکورٹی سخت کر دی گئی ہے۔ بین الاقوامی سرحد پر سیکورٹی کے سنگین خدشات مسلسل سامنے آرہے ہیں۔ جبکہ زین جی تحریک کے بعد فرار ہونے والے قیدی کی وجہ سے سرحد پار جرائم کا امکان بڑھ گیا ہے۔ نیپال پولیس کی طرف سے اتوار کی رات دیر گئے ایک چھاپے میں ایک نیپالی شہری کے زیر استعمال ہندوستانی آدھار کارڈز کا ذخیرہ برآمد ہوا۔ بتایا جاتا ہے کہ بھارتی سیکورٹی اداروں نے بھی واقعے کا نوٹس لے لیا ہے۔ مورنگ کے چیف ڈسٹرکٹ آفیسر یووراج پٹیل کی ہدایت پر اسسٹنٹ چیف ڈسٹرکٹ آفیسر سروج کوئرالا اور مورنگ کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کوویت کٹووال کی قیادت میں ایک ٹیم نے شہر کے بگ ہوٹل اور رتنا ہوٹل میں جوئے بازی کے اڈوں پر چھاپہ مارا کوئرالا کے مطابق چھاپے کے دوران ایک نیپالی شہری نے براٹ نگر کے جوئے خانے میں داخل ہونے کے لیے ہندوستانی آدھار کارڈ پیش کیا تاہم اس کے اے ٹی ایم کارڈ اور ڈرائیونگ لائسنس کی مزید تصدیق کے بعد اس کا فراڈ بے نقاب ہو گیا۔ انہوں نے بتایا کہ اس کارروائی میں 20 نیپالی شہریوں کو گرفتار کیا گیا۔ گرفتار نیپالی شہریوں سے جعلی ہندوستانی آدھار کارڈ برآمد ہوئے ہیں۔ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ آفیسر سروج کوئرالا نے کہا کہ نیپالی شہریوں کے پاس ہندوستانی شناختی کارڈ آدھار کارڈ ملنا ایک سنگین معاملہ ہے۔ ماہرین کے مطابق جوئے بازی کے اڈوں پر ہندوستانی صارفین کو راغب کرنے کے لیے کیسینو چلانے والوں نے جوگبانی فوربس، گنج اررِیہ، پورنیہ میں درجنوں لوگوں کو ایجنٹ کے طور پر ملازم رکھا ہے۔ انہیں موبائل نمبر فراہم کرکے اور کسینو میں کام کرنے والی لڑکیوں سے ویڈیو کال پر بات کرنے کا لالچ دیا جاتا ہے۔۔

وزیر اعظم کارکی سے چینی سفیر کی ملاقات، اہم امور پر تبادلہ خیال

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

نیپال میں چین کے سفیر چن سونگ نے وزیر اعظم سوشیلا کارکی سے ملاقات کی ہے۔ چن سونگ، جو بدھ کو اپنی مدت پوری کرنے کے بعد وطن واپس آرہے ہیں، سنگھا دربار پہنچے اور وزیر اعظم سوشیلہ کارکی سے الوداعی ملاقات کی۔ سفیر چن سونگ نے نیپال کی ترقی اور خوشحالی کی حمایت جاری رکھنے کے لیے چین کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان تاریخی تعلقات کو نئی بلندیوں تک لے جایا جائے گا۔ یہ ملاقات بدھ کو سنگھا دربار میں وزیر اعظم اور وزراء کونسل کے دفتر میں ہوئی۔ ملاقات کے دوران دونوں فریقوں نے نیپال اور چین کے درمیان دوستانہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ اس موقع پر سفیر سونگ نے کہا کہ چین نیپال کے قریبی دوست کی حیثیت سے نیپال کی ترقی اور تعمیر کے ہر شعبے میں مدد کرتا رہا ہے اور یہ سلسلہ مستقبل میں بھی جاری رہے گا۔ وزیر اعظم نے سفیر سونگ کو ان کی مدت ملازمت کی کامیابی سے تکمیل پر مبارکباد دی اور ان کے کامیاب سفر کی خواہش کی۔ انہوں نے یہ بھی یقین دلایا کہ نیپال ون چائنا پالیسی پر کاربند رہے گا اور نیپالی سرزمین سے چین کے قومی مفادات کے خلاف کسی بھی سرگرمی کی اجازت نہیں دے گا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ چین ہمیشہ کی طرح نیپال کی ترقی اور تعمیر میں مدد، تعاون اور مدد فراہم کرتا رہے گا۔

دارالحکومت کاٹھمانڈو میں این سی پی کی ریلی اور اتحاد کا پیغام

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

نیپالی کمیونسٹ پارٹی (این سی پی) ہفتہ کو کاٹھمانڈو میں اتحاد کے پیغام کی ریلی نکالی گئی۔ این سی پی نے کہا ہے کہ اتحاد کا پیغام ریلی ہفتہ کو دوپہر کاٹھمانڈو کے بھریکوٹی منڈپ سے شروع ہوئی۔ باگمتی صوبائی کمیٹی، اور خصوصی صوبائی کمیٹی پروگرام کے منتظمین ہیں۔ این سی پی، جو پہلے ہی دھن گڑھی، ڈانگ، پوکھرا، اور برات نگر میں ریلیاں کر چکی ہے، جلسے میں صوبے بھر سے ہزاروں سے زائد رہنماؤں اور کارکنوں کی شرکت ہوئی۔ اتحاد پیغام اسمبلی سے پہلے کاٹھمانڈو کے مختلف مقامات سے ایک ریلی کے ساتھ رہنما اور کارکن بھرکوٹی منڈپ پہنچیں گے۔ پیغام میٹنگ سے پہلے رتنا پارک، ترپوریشور، میتی گھر اور دیگر مقامات سے جلوس نکالے گئے۔ اس کے بعد شروع ہونے والی میٹنگ سے این سی پی کوآرڈینیٹر پشپ کمل دہل 'پرچنڈ'، کوآرڈینیٹر مادھو کمار نیپال، جھلناتھ کھنال، بام دیو گوتم، نارائن کاجی شریستھا، اور دیگر لیڈران خطاب کئے۔ نیپالی کمیونسٹ پارٹی کے کوآرڈینیٹر پشپ کمل دہال نے کہا ہے کہ یوایم ایل کے علاوہ دیگر صوبوں میں بھی مساوات کی جانی چاہیے۔ این سی پی کی تشکیل کے بعد، پارٹی نے ساتوں صوبوں میں اتحاد کے پیغام کی ریلیاں نکالیں۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ مدھیش میں کانگریس، نیپالی کمیونسٹ پارٹی اور مدھیش پر مبنی پارٹیوں کے درمیان ایک مساوات بنا کر ایک نئی مساوات قائم ہوگئی ہے اور اب دیگر صوبوں میں بھی ایسی ہی مساوات شروع ہو جائے گی۔ یہ بتاتے ہوئے کہ کمیونسٹوں کے درمیان اتحاد کا عمل جاری رہے گا، دہال نے یوایم ایل سے وابستہ رہنماؤں سے بھی اتحاد میں حصہ لینے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا، یہ اتحاد کا عمل سی پی این-یو ایم ایل، مسال کے زمانے سے ایک منصوبہ ہے اور میں ان محب وطن کمیونسٹوں سے جو ابھی تک یوایم ایل پارٹی میں ہیں، سی پی این میں شامل ہونے کا مطالبہ کرنا چاہتا ہوں۔ این سی پی نے مغرب بعید میں، لمبینی، گنڈکی، کوشی، کرنالی اور مدھیش میں اتحاد کا پیغام ریلیاں نکالیں گ

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

Weekly The
NEPAL URDU TIMES
ہفت روزہ نیپال اردو ٹائمز
۲۵/دسمبر ۲۰۲۵ مطابق ۴/رجب المرجب ۱۴۴۷ھ/۱۰/اگتے پوش ۲۰۸۲ بروز جمعرات

2025: زخموں سے بھرا ہوا عالمی منظر نامہ

ایڈیٹر کے قلم سے۔۔۔۔۔

سال 2025 تاریخِ انسانی کا وہ دردناک باب بن کر اختتام پذیر ہو رہا ہے جسے نہ آسانی سے فراموش کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی نظر انداز کیا جانا چاہیے۔

یہ سال تضادات، آزمائشوں اور مختلف سانحوں کا ایسا مجموعہ ثابت ہوا جس میں کہیں وقتی خوشیوں کے چند لمحات میسر آئے، تو کہیں انسانیت غم، خوف اور بے بسی کے ملبے تلے دبی ہوئی نظر آئی۔ سال کی ابتدا سے لے کر اس کے آخری مرحلے تک عالمی منظر نامہ جنگ و امن کی کشمکش، ظلم و جبر کی داستانوں اور عالمی ضمیر کی خاموشی کا عکاس رہا۔ کہیں آنکھیں اشکبار ہوئیں تو کہیں دل و دماغ اضطراب اور خلجان میں مبتلا رہے۔

بلاشبہ 2025 نے انسان کو مسکرانے کے چند مواقع بھی دیے، مگر اس سال کی پہچان مجموعی طور پر خون، آنسو اور آہوں سے جڑی رہی۔

اس عالمی المیے کی جڑیں 7 اکتوبر 2023 سے شروع ہونے والی اسرائیل و حماس جنگ میں پیوست دکھائی دیتی ہیں، جس کے تباہ کن اثرات 2025 تک پوری شدت کے ساتھ محسوس کیے جاتے رہے۔ غزہ کی سرزمین، جو کبھی زندگی، امید اور جدوجہد کی علامت تھی، کھنڈرات میں بدل دی گئی۔ ہزاروں فلسطینی شہید کر دیے گئے، بھوک اور پیاس سے نڈھال ننھے بچوں نے سسک سسک کر دن گزارے، اور ملبے کے نیچے سے اٹھتی ہوئی بچوں کی چیخیں پوری انسانیت کے ضمیر کو جھنجھوڑتی رہیں۔ اپنی ہی زمین فلسطینیوں کے لیے تنگ کر دی گئی اور حماس کے نام پر اسرائیل نے مسلم بچوں، بیٹیوں اور نوجوانوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا۔

دنیا نے وہ ہولناک منظر بھی دیکھا جب جوابی کارروائی کے نام پر ظلم و ستم کی نئی تاریخ رقم کی گئی۔ کھانا اور پانی بند کر دیا گیا، عمارتیں ملبے کے ڈھیر میں بدل گئیں اور فلسطینی عوام پر ظلم کی ڈکشنری کا ہر ہتھیار آزمایا گیا۔ اگرچہ بین الاقوامی دباؤ کے نتیجے میں وقتی طور پر جنگ بندی اور امن معاہدے کی بات سامنے آئی، لیکن حقیقت یہ ہے کہ فلسطین کا زخم آج بھی تازہ ہے اور اس جنگ نے عالمی ضمیر کو ایک بار پھر کٹہرے میں لا کھڑا کیا۔

فلسطین کے زخم ابھی بھرے بھی نہ تھے کہ سوڈان کی سرزمین پر انسانیت کو شرمسار کرنے والے مناظر سامنے آئے۔ قتل و غارت گری کا ایسا خوفناک سلسلہ شروع ہوا کہ لاشوں کے انبار لگ گئے اور قبروں کے لیے زمین کم پڑ گئی۔ پڑوسی پڑوسی کے خون کا پیاسا بن گیا، کہیں پوری بستیاں بارود اور بم سے اڑا دی گئیں تو کہیں باپ کو بیٹے کے سامنے شہید کر دیا گیا۔ چھوٹے اور ننھے بچوں کو گاڑیوں تلے کچلے جانے کے مناظر نے پوری انسانیت کے دل کو چیر کر رکھ دیا۔

یہ آگ یہیں نہیں رکی۔ اس کے شعلے آسٹریلیا تک پہنچے، جہاں یہودیوں پر فائرنگ کے واقعات سامنے آئے، اور پھر یہی آگ مشرقِ وسطیٰ سے یورپ کی سرزمین تک پھیلتی چلی گئی۔ حالات کسی حد تک سنبھلے تو جنوبی ایشیا ایک بار پھر عدم استحکام کی لپیٹ میں آ گیا۔

ہندوستان کی سرزمین، جہاں گزشتہ ایک دہائی سے اقلیتوں خصوصاً مسلمانوں کے خلاف نفرت اور ظلم کی داستانیں رقم کی جا رہی ہیں، وہاں کہیں ماب لنچنگ کے واقعات پیش آئے، کہیں اسلامی قوانین کی کھلی خلاف ورزیاں ہوئیں، کہیں "اللہ اکبر" اور "یارسول اللہ ﷺ" جیسے مقدس نعروں پر لاٹھیوں کی بارش کی گئی، اور کہیں انکاؤنٹر کے نام پر مسلمانوں کو شہید کیا گیا۔

اسی سیاسی و سماجی بے چینی کی لپیٹ بنگلہ دیش تک جا پہنچی، جہاں سنگین بحران کے نتیجے میں وزیر اعظم شیخ حسینہ کو اقتدار سے دستبردار ہو کر ملک چھوڑنا پڑا۔ یہ آگ ابھی بجھی بھی نہ تھی کہ اس کی لپٹیں نیپال تک محسوس کی گئیں۔ زین جی مظاہروں نے پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، لوٹ مار اور بدامنی نے ریاستی ڈھانچے کو ہلا کر رکھ دیا، جس کے نتیجے میں وزیر اعظم کے پی شرما اولی کو استعفیٰ دینا پڑا اور ملک میں نئی حکومت کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ تمام واقعات اس تلخ حقیقت کی گواہی دیتے ہیں کہ 2025 محض ایک کیلنڈر سال نہیں بلکہ انسانیت کے لیے ایک کڑا امتحان تھا۔ سوال یہ ہے کہ کیا عالمی طاقتیں، بین الاقوامی ادارے اور مہذب دنیا ان زخموں سے کوئی سبق سیکھ پائیں گی؟ یا آنے والے برس بھی اسی طرح جنگ، ظلم اور خاموشی کے نوحے دہراتے رہیں گے؟ 2025۔۔۔ زخموں سے بھرا ہوا یہ عالمی منظر نامہ۔۔۔ تاریخ کے اوراق میں ہمیشہ زندہ رہے گا، بطور ایک ایسے سال کے جب انسانیت نے فریاد کی، مگر عالمی ضمیر اکثر خاموش رہا۔

ہفت روزہ نیپال اردو ٹائمز یہ واضح موقف رکھتا ہے کہ دنیا کو 2025 کے ان خونی اور المناک تجربات سے سبق سیکھتے ہوئے ظلم کے ہر نظام کے خلاف کھڑا ہونا ہوگا۔ امن، انصاف اور انسانی وقار کے تحفظ کے بغیر عالمی استحکام ممکن نہیں، اور اگر عالمی ضمیر نے اب بھی خاموشی اختیار کی تو تاریخ اسے معاف نہیں کرے گی۔

سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کے کچھ اہم ملفوظات وارشادات

از: محمد شمیم احمد نوری مصباحی: خادم: دار العلوم انوار مصطفیٰ سہلاؤ شریف (راجستھان)

بزرگان دین کے ملفوظات، ارشادات وفرمودات ہمارے لیے ایک ایسی وراثت ہیں جن میں ہماری تہذیب و ثقافت علمی و دینی تعلیمات اور ہماری تاریخ پوشیدہ ہے۔ مشائخ شریعت و طریقت اور صوفیائے کرام اپنے مریدین و متوسلین کی اصلاح و تربیت کے لئے جو دینی، اخلاقی اور اصلاحی و روحانی باتیں بتاتے تھے انہیں ملفوظات کہا جاتا ہے۔

اولیاء اللہ کے دلنشین ملفوظات وفرمودات اصلاح حال کا سب سے موثر ذریعہ ثابت ہوئے ہیں- بزرگوں کے اقوال وارشادات بکھرے ہوئے شہ پاروں کی مانند ہوتے ہیں-ان میں دینی و فکری باتیں، ان کی تعلیمات و نظریات، پندونصائح اور علمی جواہر پارے ہوتے ہیں۔

یقیناً ان کے اقوال وفرمودات دل و دماغ پر گہرے اور دور رس اثرات مرتب کرتے ہیں، ان سے ایمان میں تازگی اور روح میں حرارت پیدا ہوتی ہے، عبادتوں میں دل جمعی اور سکون پیدا ہوتا ہے، دنیا کی ناپائیداری اور بے ثباتی کا احساس، موت کا خوف اور آخرت کی فکر دامن گیر ہوتی ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ بزرگوں کے ملفوظات میں صبر ورضا، خشیت الٰہی، ذکر و فکر اور نبی کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے والہانہ عشق و محبت کا پیغام بھی ہوتا ہے- حضرت شیخ فرید الدین عطار کے بقول "قرآن و حدیث کے بعد کوئی کلام مشائخِ طریقت کے کلام سے بلند و بالا نہیں، کیونکہ ان کا کلام عمل و حال کا نتیجہ ہوتا ہے، محض یاداشت اور قیل و قال کا ثمرہ نہیں ہوتا"- یہی وجہ ہے کہ انسانی قلوب و اذہان کو متاثر کرنے میں لمبی چوڑی تقریریں اس قدر اثر انداز نہیں ہوتیں جس قدر کسی ولی کامل کا ایک مختصر اور سادہ جملہ اثر انگیز ہوتا ہے ۔ بزرگانِ دین و صوفیائے کرام کے ارشادات سیدھے دل پر اثر انداز ہوتے ہیں اور لمحوں میں دل کی دنیا بدل جاتی ہے۔

بزرگانِ دین کے ملفوظات وارشادات کی یہ اثر انگیزی صرف ان کی مجالسِ ارشاد وہدایت کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ ان ملفوظات کے بزرگوں کے ملفوظات کی اثرپذیری نے ہزاروں گم گشتگانِ راہِ منزل کو منزل آشنا کیا اور ان کے ایک ایک انمول فقرے اور جملے نے نہ جانے کتنے انسانوں کی قسمت بدل ڈالیں، حاصل کلام یہ ہے کہ بزرگان دین کے اقوال وارشادات اور مکتوبات و ملفوظات کو ہر دور میں امتیازی حیثیت حاصل رہی ہے۔

لوگ آج بھی صوفیائے کرام کی تصانیف، ان کے ملفوظات اور اقوال وارشادات کا مطالعہ اور اس پر عمل کر کے اصلاح و ہدایت، تزکیۂ نفس اور تطہیر باطن کا سامان مہیا کر کے اپنی دنیا و آخرت کو سجا اور سنوار سکتے ہیں- یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ عالم اسلام کی تقریباً نصف آبادی برصغیر کے تین بڑے ممالک ہندوپاک اور بنگلہ دیش میں آباد ہے۔

ان تین ممالک کے ہزاروں شہروں اور لاکھوں دیہاتوں میں آج جو اسلام کا غلغلہ بلند ہے وہ بلاشبہ مرہونِ منّت ہے ان اولیائے کاملین کا جو اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے برصغیر کے کونے کونے میں پہنچے اور آج وہیں کے خاک میں محو خواب ہیں۔

ان مبلغینِ کرام میں ایک بہت بڑا حصہ بزرگانِ چشت اہل بہشت کا ہے جن کے سرخیل و سرتاج سلطان الہند، خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ والرّضوان ہیں، جو اسی مقصد کے لئے ہندوستان آئے اور اپنے مقصد میں بڑی حد تک کامیاب بھی ہوئے۔

اگر اس سلسلے کی خدمات کا آغاز حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمہ سے ہوتا ہے تو اسے بامِ عروج پر پہنچانے والے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمہ ہیں-

سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز کا مشن اور مقصد ہی اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور دین حق کی روشنی پھیلانا اور گمشتہ راہِ ہدایت افراد کو صراط مستقیم کی دعوت دینا نیز اسلام کے اصولوں سے لوگوں کو متعارف کرانا اور طالبانِ معرفت کو سلوک و تصوف کے منازل طے کرا کر دلوں کے زنگ دور کرنا اور تزکیۂ نفس کی تلقین فرمانا تھا، چناں چہ آپ کی مجالس میں رشد و ہدایت، تزکیہ وطہارت اور معرفت و سلوک کی باتیں ہوتی تھیں- آپ کے بعض مجالس کے ارشادات وفرمودات و اقوال کو آپ کے خلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرّحمہ نے "دلیل العارفین" کے نام سے قلمبند کر لیا تھا۔

اور ویسے بھی خانوادۂ چشت کے بڑے بزرگوں کی یہ ایک اہم خصوصیت رہی ہے کہ ان میں سے اکثر بلکہ سبھی بزرگوں نے اپنے مرشدانِ گرامی کے کچھ نہ کچھ ملفوظات کو ضرور قلم بند کیا ہے- چنانچہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی نے اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی کے ملفوظات کو "انیس الارواح" کے نام سے مرتب کیا۔

خود حضرت خواجہ غریب نواز کے ملفوظات کو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے "دلیل العارفین" کے نام سے مرتب و شائع کیا- حضرت بختیار کاکی کے ملفوظات حضرت بابا فرید الدین گنج شکر نے "فوائد السالکین" کے نام سے ترتیب دیئے، حضرت بابا فرید الدین کے ملفوظات "راحت القلوب" کے نام سے محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے قلم گہربار کا نتیجہ ہیں۔

نیز حضرت خواجہ بدر اسحاق نے بھی ان کے ملفوظات کو "اسرار الاولیاء" کے نام سے مرتب کیا ہے- اسی طرح حضرت محبوب الٰہی کے ملفوظات کو حضرت امیر خسرو نے "افضل الفوائد" اور "راحت المحبّین" کے نام سے مرتب کیا، نیز حضرت خواجہ امیر حسن سنجری نے پانچ جلدوں میں "فوائد الفواد" کے نام سے پیش کیا، خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی کے ارشادات وفرمودات مختصراً حضرت محبّ اللہ "مصباح العاشقین" کے نام سے مرتب کیے ہیں۔

اس طرح اس سلسلۃ الذہب کے سبھی اہم بزرگوں کے ارشادات وفرمودات تحریری شکل میں موجود ہیں- اور ان سب کو مجموعی حیثیت سے "ہشت بہشت" کے نام سے بھی یکجا کر دیا گیا ہے- اب ہم سردست حضرت خواجہ غریب نواز کے کچھ اہم ملفوظات، اقوال و فرمودات اور تعلیمات و ارشادات بحوالہ دلیل العارفین درج کر رہے ہیں- جو یقیناً علوم و معارف کے ایسے جواہر پارے ہیں جن سے زندگی کے ہر گوشہ میں روشنی ملتی ہے-

عقائد و اعمال ہوں یا فضائل و مسائل، آداب والدین ہوں یا آداب پیری مریدی ان میں سب کا واضح بیان ملتا ہے-

☆نماز بندوں کی امانت ہے، پس بندوں کو چاہیے کہ اس کا حق ادا کریں کہ اس میں کوئی خیانت پیدا نہ ہو- نماز ایک راز ہے جو بندہ اپنے پروردگار سے کہتا ہے-(دلیل العارفین ص/۸) ☆قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا حساب انبیاء اولیاء اور ہر مسلمان سے ہوگا، جو اس حساب سے عہدہ برآ نہیں ہو سکے گا وہ عذاب دوزخ کا شکار ہوگا-(ایضاً ص/۸)

☆نماز دین کا رکن ہے اور رکن ستون ہوتا ہے پس جب ستون قائم ہوگیا تو مکان بھی قائم ہوگیا-(ایضاً ص/۹)

☆جس نے کچھ پایا خدمت سے پایا، پس لازم ہے کہ پیر کے فرمان سے ذرہ برابر تجاوز نہ کرے، جو کچھ اس سے نماز، تسبیح، اوراد وغیرہ کی بابت فرمائے، گوش ہوش سے سنے اور اسے بجا لائے، تاکہ کسی مقام پر پہنچ سکے، کیونکہ پیر مرید کا سنوارنے والا ہے، پیر جو کچھ فرمائے گا وہ مرید کے کمال کے لیے ہی فرمائے گا-(ایضاً ص/۲)

☆قبرستان میں عمداً کھانا کھانا یا پانی پینا گناہ کبیرہ ہے، جو عمداً کھائے وہ ملعون اور منافق ہے، کیوں کہ گورستان مقام عبرت ہے نہ کہ جائے حرص و ہویٰ(ایضاً ص/۱۶)

☆اس سے بڑھ کر کوئی گناہ کبیرہ نہیں کہ مسلمان بھائی کو بلاوجہ ستایا جائے، اس سے خدا اور سول دونوں ناراض ہوتے ہیں-(ایضاً ص/۱۷)

☆کون سی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی قدرت میں نہیں ہے مرد کو چاہیے کہ احکام الٰہی بجالانے میں کمی نہ کرے پھر جو کچھ چاہے گا مل جائے گا-(ایضاً ص/۲۴)

☆ایک بار خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے مناجات کے وقت یہ الفاظ کہے کیف السلوک علیک؟ آواز آئی اے بایزید: طلق نفسک ثلٰثاً و قل ھو اللّٰہ احد، یعنی پہلے اپنی ذات کو تین طلاق دے پھر ہماری بات کر-(ایضاً ص/۳۶، مجلس:۸)

عارف آفتاب کی طرح ہوتا ہے جو سارے جہان کو روشنی بخشتا ہے جس کی روشنی سے کوئی چیز خالی نہیں رہتی-

اہل طریقت کے لیے دس شرطیں لازم ہیں- (۱)طلب حق-(۲)طلب مرشد-(۳)ادب- مجلس:۱۲ ص/۵۸ رضا- (۵)محبت وترک فضول-(۶)تقویٰ -(۷)استقامت شریعت-(۸)کم کھانا، کم سونا-(۹)خلق سے تنہائی اختیار کرنا- (۱۰) روزہ و نماز(بحوالہ معین الہند ص/۱۸۶)

اہل حقیقت کے لیے بھی دس شرطیں لازم ہیں-(۱)معرفت میں کامل ہونا اور خدا رسیدہ ہونا-

(۲) نہ خود رنج ہو نہ رنجیدہ کرے، کسی کی بدی کا خیال نہ کرے-

(۳)حق تعالیٰ کی راہ دکھائے اور مخلوق کو ایسی بات بتائے جس میں دنیا و آخرت کا فائدہ ہو-

(۴)تواضع- (۵)عزلت-(۶)ہر شخص کو عزیز و محترم جانے اور اپنے کو سب سے حقیر اور کمتر شمار کرے-(۷)تسلیم ورضا-(۸)ہر درد و رنج میں صبر -(۹)سوز وگداز عجز ونیاز- (۱۰) قناعت و توکل-(ایضاً ص/۱۸۷،۱۸۶)

☆سب سے بہتر وقت وہ ہے کہ جب دل وسوسوں سے پاک ہو-

☆چار چیزیں نفس کا جوہر ہیں یعنی نفس کی خوبیوں میں سے ہیں درویشی میں تونگری ظاہر کرنا-(۲)بھوک میں آسودہ نظر آنا-(۳)غم میں مسرور [خوش] معلوم ہونا-

(۴)دشمنوں کے ساتھ بھی دوستی کا برتاؤ کرنا-(مناقب العارفین از شیخ یٰسین جھونسوی مترجم)

اللہ تعالیٰ ہم سبھی لوگوں کو سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرّحمہ کے ان فرامین اور تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے-آمین

دہشت اور نفرت کے نام پر اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش

اسد الرحمان بیگ

دنیا آج جس دوراہے پر کھڑی ہے وہاں سب سے خطرناک بحران بم، گولی یا میزائل نہیں بلکہ بیانیے کا بحران ہے۔ سال ۲۰۲۵ میں رنگ، نسل، مذہب اور قومیت کی بنیاد پر نفرت اور تشدد کے بڑھتے ہوئے واقعات نے ایک بار پھر یہ سوال کھڑا کر دیا ہے کہ آخر انسان نے سیکھا کیا ہے۔ مگر اس سارے منظر نامے میں ایک بات نہایت دانستہ انداز میں مسخ کی جاتی ہے یعنی دہشت گردی اور نفرت کو اسلام کے ساتھ جوڑ دینا۔

یہ حقیقت اب کسی دلیل کی محتاج نہیں کہ نفرت، انتہاپسندی اور تشدد کسی ایک مذہب، خاص طور پر اسلام، کی پیداوار نہیں۔ یہ ایک انسانی بیماری ہے، جو ہر معاشرے، ہر قوم اور ہر مذہب میں مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ مگر المیہ یہ ہے کہ جب یہی بیماری کسی مسلمان فرد میں ظاہر ہو جائے تو اسے پورے مذہب کی نمائندگی بنا کر پیش کیا جاتا ہے، اور جب یہی عمل کسی غیر مسلم، سفید فام، یا مغربی معاشرے کے فرد سے سرزد ہو تو اسے "ذہنی مسئلہ"، "انفرادی جنون" یا "سماجی خرابی" قرار دے کر معاملہ ختم کر دیا جاتا ہے۔

۲۰۲۵ میں یورپ، امریکہ، آسٹریلیا اور دیگر خطوں میں جو نفرت انگیز واقعات سامنے آئے، ان میں اکثریت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ برطانیہ میں مسلمانوں کے خلاف گالیوں، حملوں اور مساجد کی بے حرمتی کے واقعات بڑھے۔ فن لینڈ میں نسلی اور قومی بنیادوں پر نفرت انگیز جرائم نے ریکارڈ توڑے۔ آسٹریلیا میں نازی علامتیں، اسلام دشمن تحریریں اور یہودی و مسلمان برادریوں کے خلاف نفرت نے سر اٹھایا۔ امریکہ میں فائر بم حملے، سفید فام برتری کے نظریات، اور نیو نازی سازشیں منظر عام پر آئیں۔ ان سب کا اسلام سے کچھ تعلق نہیں۔

اس کے باوجود عالمی میڈیا کا ایک بڑا حصہ اور بعض مغربی و مسلم دشمن ریاستیں ایک مخصوص زاویہ اپنائے رکھتی ہیں۔ اگر کسی حملے میں حملہ آور کا نام محمد ہو، یا اس کی داڑھی ہو، یا اس کا تعلق کسی مسلم اکثریتی ملک سے ہو، تو خبر کا عنوان بدل جاتا ہے، زبان سخت ہو جاتی ہے، اور لفظ "دہشت گردی" پوری شدت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ مگر جب کوئی نیو نازی یہودی بچوں کو زہریلی مٹھائیاں کھلانے کی سازش کرے، یا کوئی سفید فام نسل پرست عبادت گاہ پر حملہ کرے، تو وہ "انتہا پسند" تو ہوتا ہے، مگر اس کے مذہب، تہذیب یا تہذیبی ورثے پر سوال نہیں اٹھایا جاتا۔

یہ دہرا معیار محض صحافتی لغزش نہیں، بلکہ ایک گہری فکری بددیانتی ہے۔ اسلام کے بنیادی متون، تاریخ اور اخلاقی تعلیمات واضح طور پر انسانی جان کے احترام، عدل، رحم اور ذمہ داری پر زور دیتے ہیں۔ دہشت گردی کا اسلام سے وہی تعلق ہے جو نازی ازم کا عیسائیت سے، یا نسل پرستی کا یہودیت سے ہے—یعنی کوئی تعلق نہیں۔ مگر چونکہ عالمی طاقت کا مرکز مغرب میں ہے، اس لیے وہی طے کرتا ہے کہ کون سا بیانیہ غالب رہے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ نفرت ایک عالمی رجحان ہے۔ یہ مسلمانوں میں بھی ہے، عیسائیوں میں بھی، یہودیوں میں بھی، ہندوؤں میں بھی، اور ملحد معاشروں میں بھی۔ فرق صرف یہ ہے کہ کون سی نفرت کو عالمی خطرہ بنا کر پیش کیا جاتا ہے، اور کون سی نفرت کو خاموشی سے نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ یورپ میں پناہ گزینوں کے خلاف نفرت، امریکہ میں سیاہ فاموں اور یہودیوں کے خلاف تشدد، آسٹریلیا میں اسلاموفوبیا، اور مشرقی یورپ میں نیو نازی تحریکیں—یہ سب اس بات کا ثبوت ہیں کہ مسئلہ اسلام نہیں، بلکہ انسان کی نفسیات، خوف، سیاست اور طاقت کا غلط استعمال ہے۔

جب اسلام اور مسلمانوں کو بطور خاص نشانہ بنایا جاتا ہے تو اس کا ایک نتیجہ یہ بھی نکلتا ہے کہ خود مسلم معاشرے دفاعی پوزیشن میں چلے جاتے ہیں۔ وہ بجائے اس کے کہ نفرت کے عالمی مسئلے پر بات کریں، ہر وقت وضاحت دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ "ہم دہشت گرد نہیں ہیں"۔ یہ ایک نفسیاتی دباؤ ہے، جو خود نفرت کو مزید گہرا کرتا ہے۔

۲۰۲۵ ہمیں یہ سکھا رہا ہے کہ اگر دنیا نے دہشت گردی اور نفرت کو ایک انسانی مسئلہ سمجھ کر حل نہ کیا، اور اسے کسی ایک مذہب یا قوم کے کھاتے میں ڈالنے کی روش ترک نہ کی، تو یہ آگ سب کو لپیٹ میں لے لے گی۔ نفرت کا کوئی مذہب نہیں ہوتا، مگر تعصب ہمیشہ ایک ہدف تلاش کرتا ہے۔ آج وہ ہدف مسلمان ہیں، کل کوئی اور ہوگا۔

اصل سوال یہ نہیں کہ نفرت کہاں ہے—وہ ہر جگہ ہے۔ اصل سوال یہ ہے کہ ہم سچ بولنے کی ہمت رکھتے ہیں یا نہیں۔ سچ یہ ہے کہ اسلام نفرت کا منبع نہیں، اور نہ ہی مسلمان دنیا کے واحد مسئلے ہیں۔ مسئلہ وہ عالمی نظامِ فکر ہے جو طاقتور کو معصوم اور کمزور کو مجرم بنا کر پیش کرتا ہے۔ جب تک یہ نظام چیلنج نہیں ہوگا، تب تک نہ دہشت گردی رکے گی، نہ نفرت، اور نہ ہی انسان سکون کا سانس لے سکے گا۔

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

عصرِ حاضر میں اعتقادی استحکام: تین بنیادی کتب کی معنویت۔

از قلم: محمد قمرالزماں علیمی یار علوی ثنائی اشرفی دارالعلوم فیضانِ ملک العلماء نرنکاری نگر گونڈی ممبئ

عصرِ حاضر فکری انتشار، اعتقادی ابہام اور ذہنی پراگندگی کا دور ہے۔ سوشل میڈیا کی یلغار، سطحی مذہبی بیانیے اور خودساختہ فکری قیادت نے جہاں نئی نسل کو سوال کرنے کا حوصلہ دیا ہے، وہیں درست جواب تک رسائی مشکل بنا دی ہے۔ ایسے ماحول میں امت کو جن فکری ستونوں کی سب سے زیادہ ضرورت ہے، وہ صحیح عقیدہ، مضبوط استدلال اور علمی توازن ہیں۔ یہی وہ پس منظر ہے جس میں 'المعتقد المنتقد'، 'المعتمد المستند' اور 'شرح العقائد النسفیہ' جیسی کتب کی افادیت دوچند ہو جاتی ہے۔

'المعتقد المنتقد' اس دور کی ایک فوری ضرورت ہے، کیونکہ یہ کتاب دین کے نام پر پھیلنے والی فکری گمراہیوں پر علمی گرفت قائم کرتی ہے۔ آج جب ہر نیا خیال ''اصلاح'' اور ہر اختلاف ''تجدد'' کہلاتا ہے، یہ کتاب قاری کو یہ شعور عطا کرتی ہے کہ عقیدے میں اصل معیار نصوصِ شرعیہ اور فہمِ سلف ہیں، نہ کہ شخصی آرا۔ یہ تصنیف ہمیں سکھاتی ہے کہ اختلاف اور انحراف میں فرق کیسے پہچانا جائے۔ اور یہی فرق عصرِ حاضر میں سب سے زیادہ مٹ چکا ہے۔

دوسری جانب 'المعتمد المستند' جدید ذہن سے مکالمہ کرتی ہے۔ آج کا تعلیم یافتہ نوجوان محض روایت سن کر مطمئن نہیں ہوتا؛ وہ دلیل چاہتا ہے۔ یہ کتاب ثابت کرتی ہے کہ اہلِ سنت کے عقائد نہ صرف شرعی بنیاد رکھتے ہیں بلکہ عقلی طور پر بھی مضبوط اور مربوط ہیں۔ الحاد، تشکیک اور سائنسی اعتراضات کے شور میں یہ کتاب ایمان کو جذباتی وابستگی سے نکال کر مدلل یقین کی سطح تک لے جاتی ہے۔ اور یہی یقین فکری خود اعتمادی پیدا کرتا ہے۔

جب بات فکری گہرائی اور منہجی ترتیب کی آتی ہے تو 'شرح العقائد النسفیہ' آج بھی اپنی مثال آپ ہے۔ یہ محض ایک قدیم شرح نہیں بلکہ علمِ کلام کا ایسا مربوط نظام ہے جو قدیم فلسفیانہ شبہات کے ساتھ ساتھ جدید فکری اعتراضات کا بھی جامع جواب فراہم کرتا ہے۔ مادیت، نیچریت اور مذہبی شکوک۔ یہ سب نئے نام ہیں، سوالات وہی پرانے ہیں؛ اور ان کے جوابات اس شرح میں آج بھی تازگی کے ساتھ موجود ہیں۔ اجتماعی طور پر دیکھا جائے تو یہ تینوں کتب عصرِ حاضر میں اعتقادی مثلث کی حیثیت رکھتی ہیں:

تنقیدِ باطل (المعتقد المنتقد)،
تحقیقِ حق (المعتمد المستند)،
اور تشریح و تحکیم (شرح العقائد النسفیہ)۔

یہ کتب ہمیں یاد دلاتی ہیں کہ عقیدہ نہ نعرہ ہے، نہ موروثی فخر۔ بلکہ ایک علمی ذمہ داری ہے۔ اگر مدارس، جامعات اور دینی حلقے ان کتب کو محض نصابی حوالہ نہیں بلکہ فکری رہنما کے طور پر اپنائیں، تو یقیناً امت کا اعتقادی مستقبل زیادہ محفوظ اور باوقار ہو سکتا ہے۔ آخر میں یہی کہنا بجا ہے کہ: فتنوں کے دور میں عقیدہ بچانے کے لیے شور نہیں، شعور درکار ہوتا ہے۔ اور یہ شعور ایسی ہی کتابوں سے پیدا ہوتا ہے۔

از قلم۔۔ محمد قمرالزماں علیمی یار علوی ثنائی اشرفی دارالعلوم فیضانِ ملک العلماء نرنکاری نگر گونڈی ممبئ

ملک نیپال کے حالیہ صورت حال پر ایک تجزیہ...

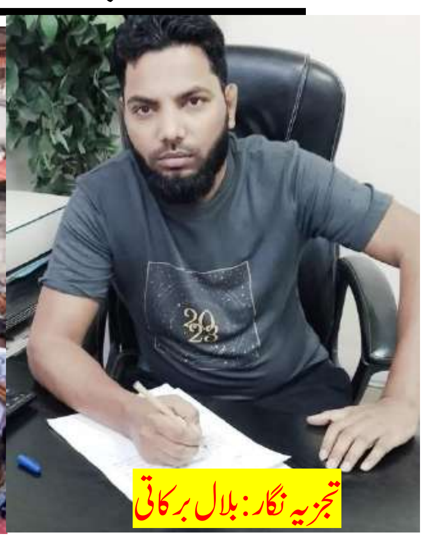

تجزیہ نگار: بلال برکاتی

نیپال، جو دنیا کی بلند ترین چوٹیوں اور ہمالیہ کے دامن میں بسا ایک خوبصورت ملک ہے، اس وقت اپنی تاریخ کے ایک انتہائی نازک اور فیصلہ کن موڑ سے گزر رہا ہے۔ سال 2025 نیپال کے لیے سیاسی ہلچل، عوامی بیداری اور معاشی چیلنجز کا سال ثابت ہو رہا ہے۔

نیپال میں حالیہ مہینوں میں آنے والی سیاسی تبدیلی نے پوری دنیا کو حیران کر دیا ہے۔ ستمبر 2025 میں ملک نیپال میں ایک عظیم عوامی تحریک اٹھی، جسے "Gen Z Revolution" (نئی نسل کا انقلاب) کہا جا رہا ہے۔ طویل عوامی احتجاج اور ہنگاموں کے بعد وزیر اعظم کے پی شرما اولی کو اپنے عہدے سے مستعفی ہونا پڑا ہے۔ اس احتجاج کی خاص وجہ یہ رہی کہ حکومت کی جانب سے سوشل میڈیا (جیسے ٹک ٹاک، فیسبک یوٹیوب اور دیگر سوشل میڈیا ایپس) پر پابندی اور بڑھتی ہوئی کرپشن بنی۔ نوجوانوں نے سڑکوں پر نکل کر سیاسی بھرسٹچار نیتاؤں کے خلاف آواز بلند کیا۔ اور حکومت گرادیا، فی الوقت ملک نیپال میں ایک عبوری حکومت قائم ہے اور سابق چیف جسٹس محترمہ سشیلا کارکی کو ملک کی پہلی خاتون سربراہِ حکومت (Interim PM) کے طور پر ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں تاکہ ملک کو نئے انتخابات کی طرف لے جایا جا سکے۔ نیپال کی معیشت اس وقت ملے جلے رجحانات کا شکار ہے۔ ایک طرف سیاحت میں بہتری آئی ہے، تو دوسری طرف سیاسی عدم استحکام نے سرمایہ کاروں اور تجار کو پریشان کر رکھا ہے۔

عالمی بینک (International Bank) کے مطابق، 2025 میں نیپال کی معاشی ترقی کی شرح تقریباً 4.6 فیصد رہی، لیکن حالیہ سیاسی بد امنی اور آئے دن احتجاجات کی وجہ سے 2026 میں اس کے کم ہو کر 2.1 فیصد تک گرنے کا خدشہ ہے۔ کووڈ-19 (Corona Virus) کے بعد نیپال کی سیاحت میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ ماؤنٹ ایورسٹ اور نیپال کے تاریخی مقامات اب بھی دنیا بھر کے سیاحوں کی توجہ کا مرکز ہیں۔ نیپال کی معیشت کا ایک بڑا حصہ بیرونِ ملک کام کرنے والے نیپالی شہریوں کی رقوم پر منحصر ہے، جو ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر کو سہارا دے رہا ہے۔ اس وقت ملک نیپال میں تقریبا 28.6٪ GDP بیرون ملک رہنے والے نیپالی مزدوروں کی وجہ سے آتا ہے جس سے ملک کو چلانے میں کافی مدد ملتی ہے، نیپال نہ صرف سیاسی بلکہ قدرتی طور پر بھی حساس خطے میں واقع ہے۔ ہمالیہ کے گلیشیئرز کا پگھلنا نیپال کے لیے ایک بڑا خطرہ ہے۔ حالیہ برسوں میں سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ (زمین کھسکنے) کے واقعات میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے جس سے زراعت (کھیتی باڑی) اور بنیادی ڈھانچے کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ جس کے سدھار کے لئے کافی بجٹ درکار ہے اور اس وقت ملک نیپال اس پوزیشن میں نہیں ہیکہ اتنی جلد معاملات کو درست کر سکے، نیپال کی نئی نسل اب تعلیم یافتہ ہے اور وہ روایتی سیاست کے بجائے شفافیت اور ڈیجیٹل آزادی چاہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ 2025 کا احتجاج کسی سیاسی جماعت کے بجائے عام نوجوانوں کی قیادت میں ہوا، نیپال ہمیشہ سے دو بڑے پڑوسیوں، چین اور بھارت کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ بھارت کے ساتھ مذہبی اور ثقافتی تعلقات (بیٹی روٹی کا رشتہ) گہرے ہیں، جبکہ چین بنیادی ڈھانچے اور سڑکوں کی تعمیر میں نیپال کی مدد کر رہا ہے۔ موجودہ حالات میں نیپال کی نئی قیادت کی کوشش ہے کہ وہ کسی ایک بلاک کا حصہ بننے کے بجائے دونوں سے فائدہ اٹھائے۔ نیپال اس وقت تبدیلی کے عمل سے گزر رہا ہے۔ اگرچہ سڑکوں پر ہونے والے تشدد اور سیاسی عدم استحکام نے ملک کو عارضی طور پر کمزور کیا ہے، لیکن نوجوانوں کی اس بیداری نے یہ امید بھی پیدا کی ہے کہ مستقبل میں نیپال میں ایک زیادہ شفاف اور عوامی امنگوں کے مطابق نظامِ حکومت قائم ہوگا۔ جس سے نیپالی عوام کو فایدہ حاصل ہوگا، ملک نیپال کے تنزلی کا ایک سبب یہ بھی ہیکہ یہاں دھرم مذہب کے نام پر آئے روز احتجاج ہوتا رہتا ہے روڈز بلاک کر دیے جاتے ہیں، توڑ پھوڑ کیا جاتا ہے جس سے ملک استحکام کے بجائے غیر محفوظ ہوتا جا رہا ہے اور جہاں انسانوں کی جان و مال محفوظ نہ ہو وہاں سرمایہ کار سرمایہ کاری کرنے سے بہت زیادہ گھبراتے ہیں اور پھر اس وجہ سے ملک کا کافی نقصان ہوتا ہے، موجودہ حکومت کو اس جانب خاص توجہ دینی ہوگی تاکہ ملک میں امن بھائی چارہ قائم ہو سکے اور لوگوں کی جان و مال کا تحفظ کو یقینی بنایا جا سکے، اس کے لئے قانون کی بالادستی اور سخت قوانین کا نفاذ نہایت ضروری ہے، جہاں قانون کا راج ہوتا ہے وہاں امن چین اور بھائی چارہ عروج پر ہوتا ہے جس سے ملک اور ملک کے باسیوں کے لئے ایک بہترین پہلو تصور کیا جاتا ہے،

اسلام میں نکاح کی فضیلت واہمیت اور اس کی برکتیں

محمد عادل ارریاوی

محترم قارئین نکاح اسلام کا ایک مقدس اور فطری رشتہ ہے جو انسان کو عفت سکون اور گناہوں سے حفاظت عطا کرتا ہے شریعت نے اسے آسان بنا کر فرد اور معاشرے دونوں کی اصلاح کا ذریعہ بنایا ہے انسان کی زندگی کی بنیادی ضروریات میں سے ایک ضرورت جنسی خواہش رکھی ہے جو کہ ایک فطری جذبہ ہے اس لئے شریعت نے اس جذبہ کی حلال تسکین کیلئے نکاح مقرر فرمایا ہے تاکہ انسان انسانیت کے جامہ میں رہے اور اپنی زندگی عفت و عصمت کے ساتھ گزار سکے۔ بلوغت کے بعد ہر مسلمان کی زندگی میں کم از کم ایک بار یہ موقع آتا ہے کہ وہ نکاح جیسے مقدس بندھن سے اپنی نئی زندگی کا آغاز کرتا ہے شریعت نے نکاح کو کس قدر آسان رکھا ہے کہ اس میں صرف اتنی شرط عائد کی ہے کہ دولہا دلہن اور دو گواہ مجلس میں موجود ہوں جن کے سامنے دولہا کہہ دے کہ میں نے تم سے نکاح کیا اور دلہن جواب میں یہ کہے کہ میں نے قبول کیا تو بس نکاح ہو گیا۔ بظاہر یہ دو جملوں کا تبادلہ ہے لیکن اسی ایجاب و قبول سے ایک دوسرے کی ذمہ داری اور حقوق و فرائض متعلق ہو جاتے ہیں۔ نکاح کی یہ آسانی زندگی میں قدم قدم پر اعتدال اور سادگی کا درس دیتی ہے۔ نکاح کے بعد دولہا دلہن ایک نئی زندگی کا آغاز کرتے ہیں اور اس موقع پر نئے حالات و مشاہدات سامنے آتے ہیں شادی کے بعد دلہن ایک نئے گھر اور نئے لوگوں میں آتی ہے اس موقع پر خاندان بھر کا ہر فرد اس شادی کو مبارک بنانے کیلئے بالعموم اور دولہا دلہن بالخصوص اہم کردار ادا کرتے ہیں ہر مسلمان نکاح پڑھا سکتا ہے عام طور پر ہمارے ہاں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ مجلس نکاح میں کسی بزرگ یا صاحب علم کا ہونا ضروری ہے ویسے تو نکاح کی بابرکت مجلس میں اہل علم کو دعوت دینا برکت و سعادت ہے لیکن یہ ضروری نہیں ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرز عمل بتاتا ہے کہ نکاح کے سلسلہ میں کسی قسم کا تکلف نہ فرماتے تھے صحابہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسی محبت تھی وہ محتاج بیان نہیں لیکن حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جیسا جلیل القدر صحابی بھی اپنے نکاح میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانے کا تکلف نہیں کرتے اور نکاح کی خبر ملنے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نہ کوئی شکوہ تھا نہ کوئی ناراضگی اس لیے نکاح کیلئے اہتمام اور تکلفات سے جس قدر بچا جائے اس میں اتنا ہی راحت ہی راحت ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجُوا النِّسَاءَ فَإِنَّهُنَّ يَأْتِينَكُمْ بِالْمَالِ (مستدرک حاکم رقم الحدیث ۲۶۷۹ کتاب النکاح) ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم عورتوں سے نکاح کرو پس بے شک وہ مال کی آمد کا ذریعہ بنیں گی (حاکم)

نکاح کے فوائد۔ نکاح کرنے سے انسان پاک دامن رہتا ہے اور گناہوں سے محفوظ رہتا ہے مسلمان نکاح کے بعد اپنے اہل خانہ پر جو خرچ کرتا ہے وہ صدقہ ہے جس پر اسے اجر و ثواب ملتا ہے اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کے درمیان جو فطری تعلق رکھا ہے نکاح سے نہ صرف جنسی خواہش کی تکمیل ہوتی ہے بلکہ اس پر اجر و ثواب بھی ملتا ہے انسان کی روح محبت و پیار کی متلاشی ہے اور ہر قسم کی ریا کاری سے پاک محبت اللہ تعالیٰ نے نکاح میں رکھی ہے نکاح صرف دو افراد کے ملاپ کا نام نہیں بلکہ اس کے ذریعے دو خاندان آپس میں ملتے ہیں اور انسان ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہوتا ہے اور صلہ رحمی کرتا ہے جو دکھ یا کہ محبت واخوت اور اجر و ثواب کا ذریعہ ہے اسلام معاشرتی زندگی کی تعلیم دیتا ہے اور رہبانیت کا اسلام میں کوئی تصور نہیں نکاح کی برکت سے معاشرہ میں ایک پاکیزگی کی فضا قائم ہوتی ہے جس سے نسب محفوظ ہو جاتا ہے معاشرہ میں رہتے ہوئے ہر شخص کو خواہش ہوتی ہے کہ اس کو قوت حاصل ہو اور قوت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ اولاد ہے جو نکاح سے حاصل ہوتی ہے نکاح نہ صرف عبادت ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے وہ خاتون جسے دیکھنا بھی جائز نہ تھا لیکن نکاح کی وجہ سے وہ مرد کے لیے حلال ہو جاتی ہے نکاح ایک عبادت ہے جس سے انسان کی تکمیل ہو جاتی ہے اور کوئی ایسی عبادت نہیں جو آدم علیہ السلام کے زمانے سے لیکر اب تک مشروع رہی ہو اور پھر جنت میں بھی باقی رہی ہو وہ نکاح کے علاوہ کوئی نہیں نکاح کی نعمت حاصل ہو جانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور اس کی قدر کرنی چاہیے۔ اللہ ربّ العزت ہم سب نیک سیرت باحیاء ہمسفر عطاء کرے جو بے انتہا محبت کرنے والی ہو اور جن کا نکاح ہو گیا ہے ان کے درمیان محبت عطا فرمائیں آمین ثم آمین یارب العالمین۔

انسان زندہ لاش ہے تعلیم کے بغیر

محمد اشفاق عالم امجدی علیمی
بچھاری آبادپور کٹیہار (بہار)

خالق کائنات نے انسان کو شرفِ آدمیت، قوتِ فکر، نورِ عقل اور تاجِ خلافت سے نوازا۔ اسی انسان کی وجہ سے تہذیبوں کو جلا ملی، علوم نے فروغ پایا اور دنیا کی رونقیں قائم ہوئیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ انسان اپنی اصل عظمت اس وقت بھی برقرار رکھتا ہے جب اس کے اندر علم کا نور بجھ جائے؟ ہرگز نہیں۔ علم کے بغیر انسان ایسا ہی ہے جیسے جسم روح کے بغیر—چلتا پھرتا مگر بے مقصد، سانس لیتا مگر بے روح، زندہ مگر حقیقت میں مردہ۔

اسی لیے کہا گیا: "العلم حیاۃ" علم زندگی ہے۔ مزید فرمایا گیا: "من صار بالعلم حیا لا یموت أبداً" جو شخص علم سے زندہ ہو گیا وہ کبھی نہیں مرے گا۔

علم زندگی کا چراغ، روح کا تنفس، انسانیت کی بنیاد اور کردار کی تعمیری قوت ہے۔ یہ وہ نور ہے جو دلوں کو زندہ کرتا ہے، ذہنوں کو بیدار کرتا ہے، اور زندگی کی گھٹن زدہ فضا میں تازگی کی ہوا چلاتا ہے۔

فرمایا گیا ہے کہ "العلم خیر من العبادۃ" یعنی علم عبادت سے افضل ہے، کیونکہ عبادت بھی صحیح طور پر ادا کی جا سکتی ہے جب اس کی صحیح معلومات اور علم حاصل ہو۔ یوں علم مرکز و محور ہے—علم وہ دولت ہے جو بانٹنے سے بڑھتی ہے، جس پر نہ چوری کا خطرہ ہے نہ زوال کا اندیشہ۔ دنیا کی ہر شے زیادہ ہو کر ارزاں ہو جاتی ہے، مگر علم کی زیادتی صاحبِ علم کے مرتبے کو مزید بلند کرتی ہے۔

تعلیم کے بغیر انسان کی حالت ایسی ہے جیسے آنکھیں ہوں مگر روشنی نہ ہو، دل ہو مگر احساس نہ ہو، کان ہوں مگر فہم نہ ہو، زبان ہو مگر حکمت نہ ہو، قدم ہوں مگر سمت نہ ہو۔ وہ صرف حرکت کرتا ہے، مگر حقیقت تک نہیں پہنچتا۔ وہ دیکھتا ہے مگر پہچان نہیں رکھتا۔ وہ زمین پر چلتا ہے مگر اندھیرے میں ڈگمگاتا رہتا ہے۔ ایسا انسان نہ اپنے لیے مفید ہوتا ہے، نہ معاشرے کے لیے، نہ قوم کے لیے وہ بالآخر حقیقتاً زندہ لاش بن جاتا ہے۔

جہالت فرد کو تباہ کرتی ہے، جہاں علم نہ ہو وہاں فکر مر جاتی ہے، عقل ساکت ہو جاتی ہے، کردار ٹوٹ جاتا ہے، نسلیں گونگی اور اندھی ہو جاتی ہیں، خود اعتمادی خاک ہو جاتی ہے، اور تہذیب کا سانس رک جاتا ہے—

اسی حقیقت کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منسوب قول میں یوں بیان کیا گیا ہے:

"لیس الجمال بأثواب تزیننا
إن الجمال جمال العلم والأدب"

خوبصورتی کپڑوں کی زینت سے نہیں، بلکہ اصل خوبصورتی علم اور ادب کی خوبصورتی ہے۔ اور مزید فرمایا:

"لیس الیتیم الذی قد مات والدہ
إن الیتیم یتیم العلم والحسب"

یتیم وہ نہیں ہے جس کا باپ مر جائے بلکہ اصل یتیم وہ ہے جو علم اور حسب سے محروم ہو جائے۔

دنیا کی تاریخ اس حقیقت پر شاہد ہے کہ بڑے بڑے بادشاہ آئے اور مٹ گئے، ان کا نام تک باقی نہیں رہا؛ مگر جنہوں نے علم کا دامن تھاما وہ آج بھی زندہ ہیں، کیونکہ علم کبھی مرنے نہیں دیتا۔ علم آنے سے مہارت پیدا ہوتی ہے، سوچ پختہ ہوتی ہے، کردار نکھرتا ہے، اعتماد بڑھتا ہے، دل روشن ہوتا ہے، ذہن وسیع ہوتا ہے، اور منزلیں آسان ہو سکتی ہیں۔

علم تلوار سے زیادہ طاقتور ہتھیار ہے تلوار زخم دیتی ہے، علم زمانے کو بدل دیتا ہے

علم کے بغیر قومیں اور نسلیں چراگاہ بن جاتی ہیں۔ جہالت صرف ایک کمزوری نہیں بلکہ ایسی تاریکی ہے جو نسلوں کی آنکھوں سے بصیرت چھین لیتی ہے۔ جاہل قوم لاکھوں کی آبادی رکھتی ہو تب بھی وہ ایک خاموش قبرستان ہوتی ہے—جہاں نہ خواب جاگتے ہیں، نہ سوچ سفر کرتی ہے، نہ رفعتیں ملتی ہیں، نہ عزت۔

علم کے بغیر انسان دوسروں کا غلام بن جاتا ہے۔ وہ دوسروں کے خیالوں کا پیروکار، دوسروں کی تہذیب کا محتاج، دوسروں کے اشاروں کا محکوم بن جاتا ہے۔

آج معلومات بہت ہیں مگر علم کم ہے۔ ہاتھ میں موبائل ہے مگر ذہن خالی، اسکرین روشن ہے مگر دل اندھیرا۔ معلومات سمندر کی طرح بہہ رہی ہیں مگر تعلیم کا نور ماند پڑتا جا رہا ہے۔

معلومات ذہن کو پُر کرتی ہیں، مگر علم روح کو زندہ کرتا ہے۔ معلومات ہاتھ میں موبائل دیتی ہیں، مگر علم ہاتھ میں انقلاب دیتا ہے تعلیم صرف لکھنا پڑھنا نہیں سکھاتی بلکہ جینے کا سلیقہ دیتی ہے۔ علم عقل کو روشنی بخشتا ہے، قلب کو نور دیتا ہے، کردار کو مضبوط کرتا ہے، اور زبان کو حکمت عطا کرتا ہے——————

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے علم حاصل کرنے کے بنیادی اصول یوں بیان فرمائے:

"اخی لن تنال العلم إلا بستة. سانبك عن تفصيلها ببيان"
"ذكاء، حرص، اجتهاد، بلغة، طول زمان، وإرشاد استاذ"

اے میرے بھائی! علم چھ چیزوں کے بغیر حاصل نہیں کرسکتے جس کو میں تفصیل سے بیان کردیتا ہوں (۱) ذہانت (۲) شوق (۳) محنت (۴) روزی و وسائل (۵) استاد کی رہنمائی (۶) وقت علم کی روحانی تاثیر کو اس شعر نے حقیقت کے آئینے میں واضح کردیا ہے:

"العلم یحیی قلوب المیت کما
تحیا البلاد اذا مامسها المطر"

جس طرح بارش سے مردہ زمین زندہ ہو جاتی ہے، اسی طرح علم مردہ دلوں کو زندہ کر دیتا ہے۔ المختصر حقیقت یہی ہے کہ علم وہ نور ہے جس کے بغیر انسان ظلمت میں بھٹکتا ہے، نسلیں بے سمت ہو جاتی ہیں، اور تہذیبیں مٹ جاتی ہیں۔ جس دل میں علم اتر جائے وہ زندہ ہو جاتا ہے، جس قوم میں علم آ جائے وہ بیدار ہو جاتی ہے، اور جس فکر سے علم پھوٹے وہ زمانے کا رخ موڑ دیتی ہے——————

کالم نگار اپنے مضامین کو دلائل و براہین سے مزین کر کے ہی ارسال کریں، اپنی نگارشات و مضامین ہمارے وہاٹسپ ارسال کریں مضمون نگار کی رائے سے اتفاق ضروری نہیں۔
ایڈیٹر کو حسب ضرورت ترمیم کا حق ہوگا
+918795979383 +9779817619786 +91 7398 208 053

اپنے بچوں کی تعلیم پر بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے: مولانا قطب الدین نظامی۔

روپندیہی (نیپال اردو ٹائمز)
انسان تعلیم کے بغیر زندہ لاش ہے علم کے ذریعہ انسان کو جینے رہنے سہنے کا طریقہ معلوم ہوتا ہے اس لئیے اپنے بچوں کی تعلیم پر بھرپور دھیان دیں بچہ مدرسہ سے پڑھ کر گھر پہونچتا ہے تو والدین سستی اور لاپرواہی برتتے ہیں جب کہ والدین کو چاہیے کہ بچہ کیا پڑھا ہے سبق سنایا ہے یا نہیں اور نقل لکھا کہ نہیں ان اب چیزوں میں والدین کو خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے والدین کو چاہیے کہ کبھی کبھی اپنے بچوں سے سوال بھی کریں اور جانچ کریں کہ بچہ کچھ پڑھ بھی رہا ہے یا صرف وقت گزاری کر رہا ہے اس سے بچہ کے تعلیمی زندگی میں نکھار پیدا ہوگا مذکورہ خیالات کا اظہار دارالعلوم محمدیہ غوث العلوم کھجوریہ نیپال کے پرنسپل مولانا قطب الدین نظامی صاحب نے دارالعلوم میں منعقدہ تعلیمی تربیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ واضح ہو کہ آج بتاریخ 25 دسمبر 2025 بروز جمعرات دارلعلوم محمدیہ غوث العلوم کھجوریہ نیپال کے وسیع و عریض ہال میں تعلیمی تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں گاؤں کے سبھی لوگوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ محفل کا آغاز دارلعلوم ہذا کے ہونہار بچہ عبد الرحیم المعروف زین نے تلاوت قرآن سے کیا، بعدِ تلاوت بچوں نے یکے بعد دیگرے نعت و منقبت کے اشعار پیش کئیے جب کہ کچھ بچیوں نے نیپالی اور انگلش زبان میں مختصر خطاب بھی کیا والدین نے بچوں کی اس شاندار کامیابی پر مبارکباد پیش کیا اور فرحت و مسرت کا اظہار کیا اخیر میں دارالعلوم ہذا کے سینیئر استاذ مولانا محمد حسن سراقہ رضوی معاون ایڈیٹر نیپال اردو ٹائمز نے حاضرین مجلس کا شکریہ ادا کیا اور انہیں کے دعائیہ کلمات پر محفل کا اختتام ہوا۔

دارالعلوم امام احمد رضا ایجوکیشن ٹرسٹ کے طالب علم نے محض بارہ سال کی عمر میں حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کی

از:- مولانا ثاقب رضا علیمی
استاذ :- دارالعلوم امام احمد رضا (مہاراشٹر)

دارالعلوم امام احمد رضا ایجوکیشن ٹرسٹ کے طالب علم نے محض بارہ سال کی عمر میں حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کی
کم عمری میں کلامِ الٰہی کو سینے میں محفوظ کرلینا یقیناً اللہ عزوجل کی عظیم نعمت، خاص فضل اور بے مثال سعادت ہے۔ یہ وہ دولتِ عظمیٰ ہے جس پر دنیا و آخرت کی کامیابیاں موقوف ہیں۔ ایسے خوش نصیب افراد نہ صرف اپنے لیے بلکہ اپنے والدین، اساتذہ اور اداروں کے لیے بھی باعثِ فخر و سعادت ہوتے ہیں۔ الحمدللہ! دارالعلوم امام احمد رضا ایجوکیشن ٹرسٹ، شیونری نگر، گلی نمبر 9، بھوانی چال، کونڈوا خرد، پونہ (مہاراشٹر) کے طالبِ علم عزیزم غلام نبی ولد معین الحق پردھان، ساکن کونڈوا خرد پونہ نے محض بارہ سال کی کم عمری میں تین سال سے
بھی کم مدت میں مکمل قرآنِ عظیم کو حفظ کر کے صرف اپنے والدین محترم ہی کا نام نہیں بلکہ اپنے اساتذۂ کرام اور مادرِ علمی کا نام بھی روشن کردیا۔
اس پُر مسرت اور روح پرور موقع پر 18 دسمبر 2025 بروز جمعرات دارالعلوم امام احمد رضا ایجوکیشن ٹرسٹ میں ایک نہایت ہی خوبصورت، نورانی اور باوقار محفلِ تہنیت کا انعقاد کیا گیا۔ اس محفل میں اساتذۂ کرام نے عزیزم حافظ غلام نبی کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی، دعاؤں سے نوازا اور ان کے روشن مستقبل، علم و عمل میں ترقی اور دینِ متین کی خدمت کے لیے خصوصی دعائیں فرمائیں۔
اساتذۂ دارالعلوم نے اس موقع پر حافظِ قرآن کے استاذِ مکرم حضرت مولانا حافظ و قاری محمد ثاقب رضا علیمی صاحب کو بھی تہنیت پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ کامیابی دراصل ان کی شب و روز کی محنت، خلوص اور شاگرد پر خصوصی توجہ کا ثمرہ ہے۔ دعا کی گئی کہ اللہ عزوجل قاری صاحب کی اس عظیم دینی خدمت کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور انہیں اسی طرح دینِ متین کی خدمت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ یاد رہے کہ اس نورانی اور بابرکت محفل میں اساتذہ وطلبۂ دارالعلوم امام احمد رضا کے علاوہ حضرت مولانا جمال الدین صاحب (بانیؔ ادارہ ھذا)، حضرت حافظ و قاری توحید صاحب، حضرت حافظ رضوان صاحب، حضرت حافظ و قاری فرحان صاحب (خادم ادارہ ھذا)، حضرت حافظ فردوس صاحب، حضرت حافظ مختار صاحب، حضرت حافظ امانت صاحب کے ساتھ ساتھ حافظ غلام نبی کے اہلِ خانہ اور دیگر معزز حضرات بھی شریک رہے۔ تمام حاضرین نے اس سعادت کو اللہ عزوجل کا عظیم انعام قرار دیتے ہوئے خوشی و مسرت کا اظہار کیا۔ اللہ عزوجل عزیزم حافظ غلام نبی کو دین کا سچا خادم بنائے، قرآن پر عمل کی توفیق عطا فرمائے، ان کے علم و عمل میں برکتیں نازل فرمائے اور ان کے والدین و اساتذہ کو اس عظیم نعمت کا بھرپور اجر عطا فرمائے۔

چوتھا سالانہ انعامی مقابلہ

بموقعِ عرسِ سلطانُ الہند، خواجۂ خواجگاں، حضرت معین الدین حسن چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ

کچھ لمحے وقت کے دامن میں ایسے بھی ہوتے ہیں جو ساعتوں میں نہیں، صدیوں کی خوشبو سمیٹ کر آتے ہیں۔ کچھ تقریبات محض اجتماعات نہیں ہوتیں؛ وہ دلوں میں اترنے والی روشنی، اذہان میں برسنے والا نور اور روحوں کو بیدار کرنے والی خاموش صدا بن جاتی ہیں۔ چوتھا سالانہ انعامی مقابلہ اسی نورانی تسلسل کی ایک اور درخشاں کڑی ہے، جو عرسِ خواجۂ غریب نواز علیہ الرحمہ کے روح پرور سائے میں منعقد ہو رہا ہے۔ یہ مبارک و مقدس اجتماع بتاریخ: 27 دسمبر 2025ء / 6 رجب المرجب 1447ھ، بروز ہفتہ، صبح 9 بجے
بمقام: درسگاہ اہلِ سنت دارالعلوم اسلامیہ رضویہ، ریام مدھوبنی، بہار، میں منعقد ہوگا— جہاں علم کے چراغ روشن ہوں گے، ادب کی مہک فضاؤں میں گھلے گی اور روحانیت کا فیض دلوں میں اُترے گا۔ یہ کوئی نیا چراغ نہیں جو آج روشن ہونے جا رہا ہو؛ گزشتہ تین سالانہ انعامی مقابلے اس درسگاہ کی روشن تاریخ میں سنہری باب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان مقابلوں نے طلبہ کے دل و دماغ پر ایسے نقوش ثبت کیے ہیں جو وقت کی گرد سے کبھی ماند نہیں پڑتے۔ وہ بچے جو کبھی لفظوں سے جھجھکتے تھے، آج جملوں میں وقار اور لہجوں میں اعتماد لیے کھڑے ہیں۔ وہ آنکھیں جو کبھی سوالوں سے خالی تھیں، آج تجسس کی چمک سے منور ہیں۔ یوں یہ مقابلے طلبہ کے لیے حوصلے کی سیڑھی، خود اعتمادی کا چراغ اور مقصدیت کا آئینہ بنتے چلے آئے ہیں۔ یہ علمی معرکے بچوں کو یہ شعور عطا کرتے ہیں کہ کامیابی صرف انعام کے حصول کا نام نہیں بلکہ مسلسل محنت، ضبطِ نفس اور اساتذۂ کرام کی بے لوث دعاؤں کا ثمر ہے۔ ان مقابلوں میں شرکت ہی دراصل جیت ہے، اور کامیابی اسی کے قدم چومتی ہے جو اخلاص کے ساتھ آگے بڑھتا ہے۔
ایسے تعلیمی مقابلے کسی بھی درسگاہ کے ماتھے کا جھومر ہوتے ہیں۔ یہ نصاب کی خشکی میں تربیت کی نرمی گھول دیتے ہیں اور تعلیم کو محض حافظے کی سطح سے اٹھا کر کردار کی دہلیز تک لے آتے ہیں بالخصوص مدارسِ اہلِ سنت میں یہ مقابلے علم، ادب، اخلاق اور روحانیت کا حسین سنگم بن جاتے ہیں—اور یہی ان کے تسلسل کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ یہ بات باعثِ صد افتخار ہے کہ اس نورانی تقریب کی سرپرستی جامعِ معقول و منقول، تاجُ الفحول حضرت علامہ مفتی محمد اویس احمد رضوی مصباحی مدظلہ العالی بانی و مہتمم دارالعلوم ہذا، قاضیِ شہر مدھوبنی فرما رہے ہیں—جن کی ذات علم و عمل کا وہ فروزاں چراغ ہے جس کی روشنی سے بے شمار دل منور ہو رہے ہیں۔
اسی طرح اس مقابلے کی علمی آب یاری
ماہرِ درسیات، خطیبِ شیریں مقال حضرت علامہ مفتی محمد شفاءالدین شفا نظامی رضوی صاحب قبلہ
اوران کے رفقا
صوفیِ باصفا، زینتِ درسگاہ حضرت علامہ مولانا محمد علی احمد نظامی رضوی منپوروی صاحب قبلہ، حضرت علامہ مولانا محمد فرحان رضا قادری صاحب قبلہ، حضرت حافظ قاری محمد فضیل احمد برکاتی صاحب قبلہ جیسے اجلہ اساتذہ فرما رہے ہیں—جن کی صحبت خود ایک چلتا پھرتا درس اور خاموش تربیت ہے۔ یااللہ! اس علمی محفل کو شرفِ قبولیت عطا فرما، طلبۂ عزیز کو علمِ نافع، عملِ صالح اور ادبِ اہلِ سنت کا زیور نصیب فرما، اساتذۂ کرام کی محنتوں کو نور میں بدل دے، ان کی دعاؤں کو اثر بخش، اور دارالعلوم اسلامیہ رضویہ، ریام مدھوبنی کو علم و عرفان کا وہ چراغ بنا دے جس کی لو قیامت تک بجھنے نہ پائے۔ یہ مقابلہ بچوں کے لیے حوصلے کا گلدستہ،
اساتذہ کے لیے محنت کا گجرا اور ادارے کے لیے وقار و دوام کا تاج بنے—
آمین یا ربّ العالمین،
دعاگو۔ قربان قمر ہاشمی سیتامڑھی ڈائریکٹر: جامعہ گلشنِ فاطمہ للبنات، سیوان، بہار
9022183389

تحریک پیغام انسانیت کے بانی وصدر رضا اکیڈمی ضلع مہراجگنج کا استقبال و مشاورتی نشست

پریس ریلیز نیپال اردو ٹائمز
مورخہ 24 دسمبر 2025ء بروز چہار شنبہ مفکر قوم حضرت العلام مولانا محمد نظام احمد مصباحی بانی تحریک پیغام انسانیت و ضلع صدر رضا اکیڈمی کی تشریف آوری تحصیل نچلول بازار ضلع مہراجگنج یوپی انڈیا کا معتمد ادارہ مدرسہ معین الاسلام چھیتونہ میں ہوئی جہاں ان کی آمد پر اساتذہ دارالعلوم نے ان کا زوردار استقبال کرتے ہوئے خوش آمدید
کہا وہیں انکے مقصد حاضری سے منسوب ایک خیر انگیز نشست کا بھی اہتمام کیا گیا ابتدائیہ کی شکل میں ادارے کے صدر المدرسین مصلح قوم معمار ملت حضرت مولانا غیاث الدین خان نظامی نے استقبالیہ کلمات میں واضح طور پر کہا کہ مفکر قوم حضرت مولانا محمد نظام مصباحی مدظلہ النورانی کی ذات خدمت خلق اور لوازمات دین کی آرائش و زیبائش میں محتاج تعارف نہیں ان کی صبح و مسأ کی مساعی جمیلہ و مصروفیات کثیرہ بالکلیہ مذہب وملت مسلک ونسبت کا جزء محکم میں اپنے ادارے میں قدم رنجہ فرمائی پر استقبال و خیر مقدم کرتا ہوں اور بارگاہ رب اکبر میں بوسیلۂ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اجمعین ملتمس ہوں کی قومی ملی مسلکی سماجی معاشرتی میدان میں موصوف کے تمام خدمات اور نظریات کو مقبول خاص و عام فرمائے اور تحریک پیغام انسانیت کو خوب سے خوب تر محبوب و مرغوب رکھے آمین مجلس کو خطاب کے دوران علامہ مصباحی نے ملک کے طول عرض میں قوم اور جماعت کے حالات ناگفتہ بہ اور ارتداد جیسی مرض کے خاتمے کے لیے تنظیم کے بینر تلے جو بھی خدمات ہیں اس پر قدرے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ قومی اعتبار سے ہمارے ضلع مہراجگنج میں ایسا کو لئی پلیٹ فارم نہیں جس پلیٹ فارم سے براہ راست قوم کے کمزور بے سہارا اور مجبور افراد ضرور تا مربوط ومنسلک رہ کر اپنے سلگتے اور الجھے مسائل کے حل کا راستہ تلاش کر سکیں انھوں نے اشاروں اشاروں میں اظہار خیال کیا کہ پبلک ریلیف فاونڈیشن جس کا قیام سیکڑوں علماء اور دانشوروں کی موجودگی میں دوسال قبل ہوا ہے اس کو عملی میدان میں اجاگر کیا جانا اور اسے مضبوط کرنا وقت کا اہم تقاضہ ہے
اخیر میں ملک وملت کی امن وسالمیت کی دعا کے ساتھ محفل اختتام پذیر ہوئی
رپورٹر محمد مہدی حسن مصباحی
استاذ مدرسہ معین الاسلام چھیتونہ پوسٹ میگھولی کلاں نزد نچلول بازار ضلع مہراجگنج یوپی انڈیا

ایک ہی گھر کے ۳/بچّوں نے حفظ قرآن کریم مکمل کیا

پریس ریلیز
نیپال اردو ٹائمز بیورو
تلشی پور یوپی بھارت
جامعہ انوار العلوم، تلشی پور بلرام پور یوپی میں زیر تعلیم مولانا ارمان علیمی کے بھائیوں نے قرآن کریم کا حفظ مکمل کیا، جس پر انہیں چاروں طرف سے مبارک باد پیش کیا جارہا ہے۔
آپ کو جان کر بڑی حیرانی ہوگی کہ ایک ہی گاؤں کے ٤/ طلبہ نے حفظ قرآن مجید مکمل کیا۔ جس میں مولانا کے چھوٹے بھائی حافظ محمد اعظم رضا اسماعیلی ابن محمد کلیم شیخ، دوسرے حافظ محمد شمیم رضا ابن محمد ادریس شیخ، تیسرے

حافظ محمد راشد رضا ابن محمد سلیم شیخ اور چوتھے حافظ محمد شاہد رضا ابنِ تصوّر ہیں۔ (جو کہ گاؤں ہی کے ہیں) قابل مبارباد ہیں ان سبھوں کے استاذ حافظ و قاری محمد تحسین رضا صاحب قبلہ جنہوں نے اپنی شبانہ روز کوششوں سے ان کو اس لائق بنایا۔ اور تمام اہل خانہ بھی مبارک باد کے قابل ہیں، جنھوں نے طلبہ کا مکمل سپورٹ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو حافظ قرآن کے ساتھ ساتھ فہم قرآن کا بھی جزبہ عطا فرمائے، اساتذہ اور اہل خانہ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

زیڈوی ایم یونانی میڈیکل کالج کے طلبہ کا دکن مسلم لائبریری کا مطالعاتی و تعلیمی دورہ

پریس ریلیز
نیپال اردو ٹائمز
پونے۔ 12 دسمبر (محسن رضا ضیائی) 12 دسمبر بروز سنیچر صبح 11 بجے زیڈ وی ایم یونانی میڈیکل کالج کے طلبہ و طالبات نے دکن مسلم لائبریری کا مطالعاتی دورہ کیا، جہاں انہوں نے لائبریری کے علمی و تحقیقی ذخیرے سے بھرپور استفادہ کیا اور آئندہ بھی اس علمی سلسلے کو جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا۔
واضح رہے کہ دکن مسلم لائبریری کا قیام 1915ء میں عمل میں آیا تھا، اور اب اسے مکمل 110 برس کا طویل عرصہ گزر چکا ہے۔ یہ پونے شہر میں اردو کی سب سے قدیم اور سب سے بڑی لائبریری ہے، جہاں ریسرچ اسکالرز اور مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری کرنے والے طلبہ کے لیے مکمل سہولیات اور مؤثر انتظامات موجود ہیں۔
مزید برآں، یہاں ریاستی و قومی سطح کی مختلف اسکالرشپس کے فارم بھی پُر کیے جاتے ہیں۔ اس اہم موقع پر آصف سر نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے طلبہ و طالبات کو سرکاری و غیر سرکاری اسکیموں اور اسکالرشپس سے بھرپور فائدہ اٹھانے پر زور دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ لائبریری تمام طلبہ و طالبات کے لیے ہمہ وقت کھلی رہتی ہے اور علمی رہنمائی کے لیے ہمیشہ دستیاب ہے۔
ڈاکٹر جلیل (پروفیسر زیڈ وی ایم یونانی میڈیکل کالج، اعظم کیمپس، پونے) نے اپنے طلبہ و طالبات کو کتابوں کے مطالعہ کی ترغیب دیتے ہوئے انہیں دکن مسلم لائبریری کا دورہ کرایا، اور انہیں لائبریری سے استفادے کی تاکید وہدایت کی۔
یہ پہلا موقع نہیں ہے کہ طلبہ نے دکن مسلم لائبریری کا دورہ کیا ہو، بلکہ شہر اور اطراف واکناف کے مختلف اسکولوں اور کالجوں کے طلبہ و طالبات کے مطالعاتی دورے یہاں معمول کے مطابق ہوتے رہتے ہیں، جہاں انہیں علم و تحقیق کے میدان میں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

شائع کردہ
علما فاؤنڈیشن نیپال

بروز حشر چمکے گا کلام الدین کا چہرہ، فرحت صابری

سیتامڑھی، پریس ریلیز
نیپال اردو ٹائمز
پریہار تھانہ کے تحت واقع ملت نگر کھوکسی گاؤں میں مورخہ 28 جمادی الآخر 1447 ہجری مطابق 20 دسمبر 2025 عیسوی بروز سنیچر بعد نماز عشاء جناب محمد الیاس انصاری چوکیدار صاحب کی جانب سے ان کے صاحبزادے حضرت مولانا قاری کلام الدین نوری علیہ الرحمہ کے 26 واں سالانہ یوم وصال کے موقع پر جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا گیا، جس کی سرپرستی حضرت مولانا غلام حیدر صاحب ہنومان نگر نے کی، جبکہ صدارت کے فرائض شہزادہ راحت بشن پوری نازش علم وفن صاحب قرطاس وقلم شاعر خوش گلو حضرت مولانا مفتی غلام رسول احمد ضیاء صاحب پروپرائٹر غوثیہ کتاب گھر گاندھی چوک صاحب گنج مظفرپور نے انجام دیا، جبکہ نظامت کے فرائض نقیب اہل سنت حضرت مولانا محمد اشفاق مصباحی سیتامڑھی نے انجام دیا، مقرر خصوصی کی حیثیت سے تشریف لائے حضرت مولانا محمد انوار الحسن چترویدی ویشالی بہار نے عظمت مصطفی پر شاندار تقریر کی جس کو لوگوں نے کافی پسند کیا، جبکہ مولانا غلام حیدر صاحب نے کہا کہ میرے عزیز شاگرد مولانا کلام الدین نوری علیہ الرحمہ بہت ہی ذہین وفتین تھے نماز کے پابند تھے وہ عالم ہوچکے تھے صرف دستار بندی باقی تھی، مگر مرضی مولا کہ وہ دستار بندی نہیں لے پائے اور اللہ کو پیارے ہوگئے مگر ان کے گھر والوں نے انہیں فراموش نہیں کیا اور ہر سال ان کی یاد میں مجلس سجائی جاتی ہے،
جب جبکہ مولانا محمد صنور رضا حشمتی دھیرا پور نیپال نے ایصال ثواب پر عمدہ بیان کیا، وہیں مولانا محمد شاکر رضا قادری کھوکسی نے بھی اچھی تقریر کی، استاذ الشعرا حضرت فرحت صابری نے نیا کلام، رہے گا چاند کے جیسا کلام الدین کا چہرہ، بروز حشر چمکے گا کلام الدین کا چہرہ، شہید راہ حق جنت کے باغوں میں ٹہلتے ہیں، فرشتوں کو بھی بھایا ہے کلام الدین کا چہرہ، اسی مجلس کی برکت ہے جو اس گھر میں ترقی ہے، نہ ہونے پائے پژمردہ کلام الدین کا چہرہ، جو اپنے باپ ماں بھائی بہن کے دل کا ٹکڑا ہے، بھلایا جا نہیں سکتا کلام الدین کا چہرہ، پیش کر کے پر کیف سماں پیدا کردیا، والد محترم جناب الیاس صاحب کی آنکھیں شکبار ہو گئیں، جبکہ شاعر اہل سنت حضرت چاہت نوری کھرکاوی نے بھی بارگاہ رسالت میں منظوم خراج مقدس پیش کیا، حضرت حافظ و قاری الحاج محمد علیم الدین قادری نے بتایا کہ
سن 2000 عیسوی میں میرے بھائی مولانا کلام الدین نوری کا وصال ہو گیا جس وقت وہ جامعہ امجدیہ گھوسی میں زیر تعلیم تھے اور سخت بیمار پڑ گئے تھے، جب سے ہر سال ان کے ایصال ثواب کے لیے مجلس منعقد کی جا رہی ہے اللہ تعالی میرے بھائی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین، پروگرام میں مولانا بشیر الدین نوری مولانا محمد عطا اللہ خطیب وامام ملت نگر حافظ محمود مولانا لال محمد، ماسٹر مجیب الرحمن حافظ غلام غوث، ابراہیم انصاری انوار الحق انصاری محمد نور الدین عرف راجہ بابو کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی صلاۃ وسلام پر ساڑھے گیارہ بجے شب محفل کا اختتام ہوا، اس کے بعد لوگوں کو کھانا کھلایا گیا،
رپورٹ
ابوافسر مصباحی
نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

سخن زار فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام مشاعرہ

لکھنؤ(ابو شحمہ انصاری)

اردو زبان و ادب کے فروغ کے لیے سرگرم منفرد مشاعرہ اور سخن زار فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام معروف شاعر عادل لکھنوی کی یاد میں گزشتہ روز ایک شاندار اور باوقار مشاعرہ منعقد ہوا۔ مشاعرے میں اردو کے ممتاز شعرا اور ادب دوستوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

مشاعرے کی صدارت معروف ادبی شخصیت صدر فاروق عادل نے فرمائی، جبکہ مشاعرے کی نظامت معروف شاعر آصف بلال نے نہایت خوش اسلوبی اور برجستگی کے ساتھ انجام دی۔ اپنے صدارتی خطاب میں صدرِ مشاعرہ نے کہا کہ ہم اردو والے ایک بڑے خاندان کی مانند ہیں، جہاں روایت اور محبت ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں۔

مشاعرے میں شریک شعرا نے اپنے منتخب اشعار پیش کر کے سامعین کو محظوظ کیا۔ خواتین شاعرات کی نمائندگی کرتے ہوئے خوشبو پروین

کے اشعار کو خاص پذیرائی ملی۔ انہوں نے کہا۔

مدتوں بعد مخاطب ہوئی تجھ سے لیکن
تیرے لہجے میں ابھی تک ترا ہم دکھ رہا ہے

شاہ رخ عبیر نے کہا۔

وہ ڈھونڈ مچ رہی ہے تیری نشانیوں کی
پھیلا کے رکھ دیا ہے ہم نے ہی گھر ہمارا

وسیم سدھراتھ نگری نے رہنمائی اور خود آگاہی کے موضوع پر اشعار پیش کیے۔

میں اگر خود نہ بھولتا رستہ
بھولے بھٹکوں کو راستہ دیتا

سفر نقوی نے زندگی اور موت کے فلسفے کو اپنے منفرد انداز میں بیان کیا۔

مٹی میں کھیلنے کا حسین تجربہ رہا
ہم قبر میں گئے تو پریشاں نہیں ہوئے

عطا المصطفی نے عشق کی شدت کو نمایاں کیا۔

حادثے روز ہوئے موت نہ آئی لیکن
عشق کرنا ہی پڑا جان سے جانے کے لیے

ناظمِ مشاعرہ آصف بلال نے بطور شاعر بھی سامعین سے خوب داد وصول کی۔

ہم ایسے لوگ بہت دیر تک نہیں رہتے
یقین جانیے کوئی کمال ہو رہا ہے

نتن کبیر نے محبت اور تحفظ کے جذبات کو شعری پیرائے میں پیش کیا۔

دھیان میں رکھ کے تجھے گھر نیا بنوایا ہے
چوکھٹے اتنی اٹھادی ہیں ترا سر نہ لگے

اہتمام صادق نے دل کی کیفیات کو سوالیہ انداز میں بیان کیا۔

پوچھنا یہ تھا کہ دستِ یار چھولے وے اگر
دل کے دیرینہ سبھی ناسور بھر جائیں گے کیا

نظام نوشاہی نے سماجی تضاد پر بھرپور طنز کیا۔

ہر سال حج کو جاتا ہے اتنا امیر ہے
لیکن کسی غریب کے گھر تک نہیں گیا

آصف صدیقی نے بے بسی اور وقت کی سختی کو بیان کیا۔

بے بسی پہ میری یارو مت ہنسو سمجھا کرو
آئے گی تم سب کی باری اور باقی کچھ نہیں

آخر میں منتظمین نے تمام شعرا، سامعین اور معاونین کا شکریہ ادا کیا۔ یہ مشاعرہ عادل لکھنوی کی یاد میں ایک کامیاب اور یادگار ادبی نشست ثابت ہوا۔

شائع کردہ
علما فاؤنڈیشن نیپال
ہیڈ آفس دارالحکومت کاٹھمانڈو
نیپال برانچ نول پراسی لمبنی

ادیرا فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام آل انڈیا مشاعرہ و کوی سمیلن کا شاندار انعقاد

”نگاہِ کرم“ کی رسمِ اجرا، سرکردہ شعرا کی شرکت

لکھنؤ:(ابو شحمہ انصاری)
پریس ریلیز

تہذیب و ثقافت کے شہر لکھنؤ میں گزشتہ شب ادب و فن کی ایسی خوبصورت ساعتیں رقم ہوئیں جنھوں نے سامعین کے دلوں میں دیرپا نقوش چھوڑ دیے۔ گومتی نگر کے سنگیت کلا اکادمی کے سبزہ زار پر رنگ اودھ اور ادیرا فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام ”روایت“ کے عنوان سے گزشتہ روز جاری سہ روزہ میلے کے آخری دن نہ صرف ایک شاندار ادبی نشست منعقد ہوئی بلکہ اس دوران لفظ و احساس کی وہ بارش برسی جس نے ماحول کو محبت، تہذیب، شائستگی اور ادبی جمالیات سے معمور کر دیا۔ شریک سامعین نے جہاں بھرپور دلچسپی کے ساتھ پورے پروگرام کو سنا وہیں بار بار گونجتی تالیوں اور واہ واہ کی صداؤں نے اس ادبی محفل کو یادگار بنا دیا۔

اسی موقع پر فلم ہدایت کار اور معروف فیشن ڈیزائنر مظفر علی کے فرزند، اداکار و شاعر مراد علی کے شعری مجموعہ ”نگاہِ کرم“ کا بھی شاندار اجرا عمل میں آیا۔ اس موقع پر مہمانِ خصوصی کے طور پر فلم ساز مظفر علی کے ساتھ آل انڈیا اتحاد المسلمین کے نمائندہ عاصم وقار، آل انڈیا شیعہ پرسنل لا بورڈ کے چیئرمین عباس علی زیدی، ادیرا فاؤنڈیشن کی فاؤنڈر ریتیکا چودھری، معراج حیدر، مسعود عبداللہ سمیت متعدد معزز سماجی و ادبی شخصیات موجود رہیں۔ تقریب کی نظامت معروف دانشور ڈاکٹر منتظر قائمی نے نہایت شایانِ شان انداز میں انجام دی۔

کتاب کی رونمائی کے بعد آل انڈیا مشاعرہ و کوی سمیلن کا انعقاد ہوا، جس کی صدارت بزرگ شاعر واصف فاروقی نے کی جبکہ نظامت کے فرائض بلدیو سنگھ نے بحسن و خوبی انجام دیے۔ ملک کے مختلف حصوں سے آئے ممتاز شعرا نے اپنے منفرد اسلوب اور پُراثر کلام سے سامعین کے دل جیت لیے۔ مشاعرے میں پیش کیے گئے چند منتخب اشعار نذرِ قارئین ہیں۔

میری شناخت میری انا ہے ضمیر ہے
اور اپنا یہ لباس بدلتا نہیں ہوں میں

واصف فاروقی

برف کی آنچ سے موسم بھی دہائی مانگے
ایسی سردی ہے کہ سورج بھی رضائی مانگے

ڈاکٹر منتظر قائمی

زباں شگفتہ سخن نرم و مخملی ہوگا
میں لکھنوی ہوں تو لہجہ بھی لکھنوی ہوگا

احمد جمال کوثر

جو دنیا میں تم چاہتے ہو سنورنا
حسد اپنے دل سے مٹا کر تو دیکھو

محمد علی "ساحل"

ویسے ہنسی اس دور میں اتنی سستی بھی نہیں ہے
شکر اتنا ہے کہ ہنسنے پر جی ایس ٹی نہیں ہے“

سوربھ جائسیوال

کانٹوں سے مجھ کو کوئی بھی شکوہ گلہ نہیں
میں زخم کھا کے رہ گئی پھولوں کے درمیان

وندنا انعم

دنیا میں اگر ہوں میں تو بیتاب بہت ہوں
دنیا جو ہے اندر میرے بیتاب نہیں ہے

جانی لکھنوی

ہماری جان کے دشمن نے ہم نے اور رب نے
ہماری چیخ سنی صرف تین لوگوں نے

منیش شکلا

ہم کو اُڑنے کے طریقے نہ سکھاؤ ہم لوگ
پیڑ سے آئے ہیں پنجرے سے نہیں آئے ہیں

سلیم صدیقی

للہ نہ کر عشق کو محتاجِ تکلم
یہ دیکھ کہ آنکھوں سے عیاں ہے کہ نہیں ہے

شاداب جاوید

جیتنے والے نے بس جیت لیا ہے مجھ کو
میں ہوں اُس شخص کا جس شخص نے ہارا ہے مجھے

سلمان ظفر

ان کے علاوہ ربینہ ایاز، معید رہبر، فیض خمار، ساجدہ صبا اور ڈاکٹر علی ملیح آبادی نے بھی اپنا پُراثر کلام پیش کیا جسے زبردست پذیرائی حاصل ہوئی۔ تقریب کے اختتام پر شعرا کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا اور اس بات پر زور دیا گیا کہ ایسی محافل نہ صرف ادب کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتی ہیں بلکہ نئی نسل کو زبان، تہذیب اور ثقافتی قدروں سے جوڑے رکھنے میں بھی سنگ میل ثابت ہوتی ہیں

دل کی بنجر زمین

تحریر۔ گلشن انصاری

شہر کے پرانے حصے میں ایک تنگ سی گلی تھی، جہاں سورج کی روشنی بھی بڑی مشکل سے اترتی تھی۔ اسی گلی کے آخری کمرے میں رہتی تھی مہر ایک ایسی عورت جس کے دل کی زمین برسوں سے بنجر پڑی تھی۔ نہ کوئی پھول کھلتا تھا، نہ کوئی خوشبو ٹھہرتی تھی۔ جیسے جذبات کا موسم اس کے اندر ہمیشہ کی سردی میں جکڑا رہا ہو۔

دن بھر وہ لوگوں کے بچوں کو پڑھاتی۔ لفظوں کی دنیا اس کی اپنی دنیا سے ہمیشہ کہیں بھرپور تھی۔ وہ بچوں کو لفظوں کی نرم گرہیں کھولنا سکھاتی مگر خود کے اندر بند کسی دروازے کی کنڈی کھول نہ پاتی تھی۔

شام ڈھلتی تو وہ کھڑکی کے پاس رکھے مٹی کے گملے پر ہاتھ پھیرتی، جس میں کبھی ایک پودا تھا۔ ایک یاد، ایک وعدہ، اور ایک جدائی کی خاموش نشانی۔ اس پودے کی طرح اس کے دل کی مٹی میں بھی نمی باقی نہ رہی تھی۔ وہ کبھی سوچتی، اگر کوئی اچانک دروازہ کھول کر کہہ دے کہ ”میں آگیا ہوں، دیر ہوگئی پر لوٹ آیا ہوں“ تو کیا اس کی بنجر زمین پر بارش ہوگی؟ کیا کوئی سبزہ پھر سے اگے گا؟ لیکن زندگی نے وہ جملہ کبھی اس کے حصے میں نہ رکھا۔

ایک دن شہر میں ایک نئی کتابوں کی دکان کھلی۔ اس کے باہر ایک چھوٹی سی تختی آویزاں تھی:

”لفظوں کی لوٹ کر آنے والی رونقیں یہاں ملتی ہیں“ یہ جملہ عجیب سا اپنا لگا۔ شاید اس لیے کہ لفظ ہی وہ واحد چیز تھے جو اسے کبھی دھوکہ نہ دیتے تھے۔

اتوار کی شام وہ وہاں پہنچی۔ دکان چھوٹی مگر خوشبو سے بھری ہوئی تھی۔ کاغذ، سیاہی، اور وقت کی مہک۔ دکان کا مالک ایک ادھیڑ عمر شخص تھا جس کی آنکھوں میں پڑھ لینے کی صلاحیت تھی۔ اس نے مسکرا کر کہا:

”آپ پہلی بار آئی ہیں۔ کوئی خاص کتاب ڈھونڈ رہی ہیں؟“

مہر رکی، سوچا، پھر دھیرے سے بولی:

”ایک ایسی کتاب۔ جس میں دل کی بنجر زمین کے لیے کوئی لفظ مل جائے۔ کوئی بارش جیسا جملہ۔ کوئی ہوا جیسی دعا۔“

وہ شخص ہلکے سے ہنسا،

”ایسی کتابیں لفظوں سے زیادہ لوگوں میں ملتی ہیں۔ مگر پھر بھی... آیئے، کچھ دکھاتا ہوں۔“

اس نے اسے ایک شیلف کے پاس لے جاکر ایک سنہری کناروں والی کتاب تھمائی۔

عنوان تھا: ”جن دلوں پر رُتیں لوٹتی ہیں“

مہر نے کتاب کھولی تو اس کے اندر پہلی سطر تھی:

”دل کبھی ہمیشہ بنجر نہیں رہتا... کبھی کبھی دیر سے صحیح، مگر ایک بیج ضرور اگتا ہے۔"

اس نے اس سطر پر انگلی پھیرتے ہوئے محسوس کیا کہ اس کے اندر بہت دنوں بعد کوئی حرکت ہوئی ہے۔ جیسے سوئی ہوئی مٹی کا پہلا ذرا سا لرزنا۔

اگلے کئی ہفتوں تک وہ ہر شام دکان پر آتی۔ کبھی خاموش، کبھی کھوئی ہوئی، کبھی سوال لے کر، کبھی صرف سانسیں بحال کرنے کے لیے۔ لفظ اس کے دل کی زمین میں بیٹھ کر جیسے آہستہ آہستہ نرم ہو رہے تھے۔

ایک شام جب بارش پہلے پہل ہو رہی تھی، دکان کا مالک، رضوان، اسے دیکھ کر بولا:

”آپ کے اندر کچھ بدل رہا ہے۔“ مہر نے حیرت سے اسے دیکھا، ”اتنی آسانی سے؟“

”تبدیلی کبھی آسانی سے نہیں آتی، لیکن خاموشی سے ضرور آتی ہے۔ آپ کی آنکھوں کی سطح ہموار نہیں رہی۔ ڈولتی ہے۔ یہ زمین جاگ رہی ہے، مہر صاحبہ۔“

مہر چند لمحے چپ رہی، پھر بادلوں سے باہر جھانکتی روشنی کو دیکھ کر بولی:

”اگر زمین جاگ رہی ہے تو کیا فصل بھی اگے گی؟“ رضوان نے دھیرے سے مسکرا کر کہا:

”فصل محبت کی ہو یا سکون کی... اسے اگانے کے لیے کسی ساتھ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بس دل کے اندر تھوڑی سی ہمت بوئی جاتی ہے۔“

اس رات گھر لوٹتے ہوئے اس نے برسوں بعد کھڑکی کا پردہ ہٹایا۔ گلی میں بارش ٹپک رہی تھی۔ اس نے گملے کی خشک مٹی پر پہلی دفعہ پانی ڈالا۔ ہاتھوں میں لرزش کے ساتھ جیسے کسی پرانے وعدے کی معافی مانگ رہی ہو۔ مہینے گزرے۔ پودا نہیں اگا، مگر مہر کی آنکھوں میں نمی آنے لگی۔

وہ رونے لگی۔ بے آواز، لیکن پہلی بار بغیر ڈر کے۔

یہ رونا اس کی زمین کی پہلی بارش تھی۔

زندگی بدلتی ہے، مگر آہستہ آہستہ۔

ایک دن دکان جانے سے پہلے اس نے اپنا چہرہ آئینے میں دیکھا۔ اسے لگا جیسے کہیں بہت دور سے کوئی موسم اس کے اندر اتر رہا ہے۔

وہ اپنے بارے میں سوچنے لگی۔ محبت سے، مایوسی سے نہیں۔

وہ دکان پہنچی تو وہاں رضوان نہ تھا۔ کاؤنٹر پر ایک خط رکھا تھا:

”لفظوں کو پر لگ جاتے ہیں، کبھی دکان، کبھی شہر، کبھی لوگ بدل جاتے ہیں۔ پر جو بدلتی زمینیں ہوتی ہیں، وہ کبھی دوبارہ بنجر نہیں ہوتیں۔

آپ کے لیے ایک بیج، ایک رات، ایک دعا، رضوان“ خط کے ساتھ ایک چھوٹا سا پیکیٹ تھا۔

اس میں بیج تھے۔ جب وہ گھر پہنچی تو گملے میں بیج ڈالتی ہوئی اسے لگا جیسے وہ پہلی بار خود کے لیے کچھ کر رہی ہو۔ جیسے دل کی بنجر زمین میں وہ پہلی، نرم، ہچکولے کھاتی امید رکھ رہی ہو۔

وہ جانتی تھی پودا اگے یا نہ اگے۔
پر وہ خود ضرور اگ رہی تھی۔
اور یہی سب سے ضروری تھا۔

اردو شاعری کا معتبر نام۔ سنجے مصرا شوق

از۔ ضیا تقوی، لکھنؤ، انڈیا

اردو غزل کی تاریخ شاہد ہے کہ یہ صنفِ سخن مذہب و ملت کی قید سے ہمیشہ آزاد رہی۔ اس نے ہمیشہ اپنے مداحوں، چاہنے والوں اور قدردانوں کی پُشت پناہی اور پذیرائی کی ہے۔ غیر مسلم شعرا میں سکھ اور عیسائی شعراء سے زیادہ ہندو شعراء اور ادیب اُردو دُنیا میں موجود ہیں۔ اردو غزل کے اُفق پر چاند، سورج کی مانند نمایاں غیر مسلم شعرا کی فہرست کافی طویل ہے، جو عاشقان اُردو کی حیثیت سے اُردو ادب میں بلند اور نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ پنڈت دیا شنکر نسیم، برج نارائن چکبست، پنڈت برج موہن دتاتریا۔ کیفی، رتن ناتھ سرشار، منشی پریم چند، منشی نول کشور، رگھو پتی سہائے فراق گورکھ پوری، ساحر لدھیانوی، جگن ناتھ آزاد، کرشن بہاری نور، جیسے بلند مرتبہ شعراء اور ادباء کی اِس فہرست میں سنجے مصرا شوق نے بھی اپنی بالیدا فکر شاعری کے ذریعے اپنا نام درج کرا لیا ہے۔ شوق کی شاعری میں قدماء کی تقلید کے ساتھ ساتھ فکر کی جدّت اور موضوعات کی ہمہ گیری بھی پائی جاتی ہے۔ اُن کے اشعار میں سادگی، روانی، ندرت خیال اور معنی آفرینی بہ درجہ اتم پائی جاتی ہے۔ کلام میں شائستگی اور لکھنوی رنگ صاف نظر آتا ہے۔ اُن کے اشعار میں طنز بہت مؤثر طریقے سے ملتا ہے۔

میرا اخلاق ہی ایسا ہے کہ میرے سر پر
جِس کو دیکھو وہی رکھتا ہے مصیبت اپنی

کر گئی بوڑھا یہی اِک آرزو
سر چھپانے کو ٹھکانہ چاہیے

ہم نے غیروں کی رعونت کا بھی شکوہ نہ کیا
تم تو اپنے ہو میاں، تم سے شکایت کیسی

حمدِ الٰہی اُن کے اشعار کو مزید جاذب نظر بنا کر اُن کے حُسن میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔

خدا خود مرے دل کے اندر مکیں ہے
مگر مجھ کو اِس کی خبر تک نہیں ہے

فقط اس سبب سے وہ پردہ نشیں ہے
کہ دیدار کی تاب ہم میں نہیں ہے

عہدِ جدید کی برق رفتار زندگی اور جلد بازی پر بھی شوق صاحب کی نگاہ ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

ہتھیلی پر اگانا چاہتے ہیں کھیت سرسوں کے
مرے بچّے تو اپنی عمر سے آگے نکل آئے

شاعر ہمیشہ حساس طبیعت کا مالک ہوتا ہے، وہ سماج کی غلطیوں اور بد عنوانیوں پر نہ صرف نظر رکھتا ہے بلکہ اُنھیں کلام کا موضوع بھی بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نظام مملکت پر بہت سلیقے سے طنز بھی کرتے نظر آتے ہیں۔

امن کے شہر میں یہ حکمِ زباں بندی کیوں
اپنا حق مانگ لے کوئی تو بغاوت کیسی

جِس میں مزدور کو دو وقت کی روٹی نہ ملے
وہ حکومت بھی اگر ہے تو حکومت کیسی

سنجے مصرا شوق وحدانیت کے قائل ہیں اور ذیل کے شعر میں اپنے عقیدے کا اِظہار بڑی بے باکی سے کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

میں بنا کلمہ پڑھے بھی تو مسلماں ٹھہرا
ہاں مرے دوش پہ زنار ہے، میں جانتا ہوں

ایک شعر میں وہ اُردو ادب کی جمودی کیفیّت کی جانب بڑے سلیقے سے اشارہ کرتے ہوئے اہلِ ادب کو بیدار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

میاں اردو ادب میں آج تک مردہ پرستی ہے
یہاں کے لوگ قبرستان سے باہر نہیں آتے

اِس شعر میں وہ صاف لفظوں میں شکایت کرتے ہیں کہ بحرِ ادب میں لاکھوں گوہر اپنے قدر دانوں کے اِنتظار میں ہیں۔ لیکن سکہ بند نقاد چند شعراء اور ادباء پر ہی قلم کی سیاہی صرف کرتے ہیں۔ سنجے مصرا شوق اچھے عروضی اور رباعیات کے ماہر ہیں۔

اُن کو اپنی اِس صلاحیت پر فخر بھی ہے۔ حالانکہ اِس فخر و افتخار میں خود ستائی کی کیفیت بھی نظر آتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔

شعر کہتے ہیں بہت ٹھونک بجا کر ہم شوق
خود پہ تنقید کے پتھر نہیں اُٹھنے دیتے

شوق صاحب سے بالمُشافہ میری ملاقات ڈاکٹر منصور حسن خان کے سینٹ روز پبلک اسکول کے ایک مشاعرے میں ہوئی۔ اِس سے قبل میری ان سے شناسائی نہیں تھی۔ وہ میرے چچا، شاعر و ادیب جناب عابد نظر صاحب کے اچھے شناسا ہیں۔ شوق صاحب اپنی شاعری اور پیش کش کے سبب سامعین سے داد حاصل کرنے میں کامیاب ہیں۔ گزشتہ دنوں رضوان فاروقی صاحب نے بروقت ملاقات دیگر کتابوں کے ہمراہ سنجے صاحب کی اول کتاب "رات کے بعد رات" یہ کہہ کر سونپی کہ میرا غالب پر لکھنے والوں کی کمی نہیں ہے۔ آپ اپنے دور پر لکھئے۔ آس پاس کی شخصیات کو موضوع بنایئے۔ ترجمان عصر حاضر بنئے۔ بات سمجھ میں آئی اور سنجے صاحب کے مجموعہ کو بغور پڑھا۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ کلام ایسا ہے کہ جس نے خود کو پڑھوا لیا۔ مجموعہ کا عنوان بھی اُن کی نگاہِ دور اندیش کا غماز ہے۔ "رات کے بعد رات" یعنی رات کے بعد دن تو ہوتا ہے مگر سیاہی برقرار ہے، تیرگی حاوی ہے، لوگ خوابِ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں، بے حسی کا عالم ہے۔ شوق صاحب کے مجموعہ کلام "رات کے بعد رات" میں ادیب و ناقد پروفیسر شارب ردولوی صاحب نے اِس خصوصیت کا بھی ذکر کیا ہے، اسی کے ساتھ وہ لکھتے ہیں کہ "سنجے مصرا شوق اِس نسل سے تعلق رکھتے ہیں جو ملک کی آزادی کے بیس سال بعد پیدا ہوئی، جب سماجی حالات درست ہونے لگے تھے اور اُردو کی محافظت کا بھی وہ عالم نہیں رہ گیا تھا۔ اُردو زبان اور شاعری سے ان کے تعلق خاطر بلکہ محبّت کا یہ عالم ہے کہ انھوں نے اِس زمانے میں اُردو میں ایم اے کیا جب اُردو پر معاشی دروازے بند ہو چُکے تھے۔ انھوں نے اُردو کے ساتھ فارسی میں بھی ایم اے کیا۔ یہ ان کا شوق ہی تھا کہ جو انھیں حصول علم کے لیے مختلف زبانوں کے کوچے میں لئے پھر رہا تھا۔ اِس طرح وہ صرف ذولسانی نہیں بلکہ پنج لسانی ہیں کہ وہ ہندی، سنسکرت، انگریزی کا علم بھی رکھتے ہیں جو ان کی انفرادیت کی ایک پہچان ہے"

عنبر بہرائچی صاحب یوں رقم طراز ہیں۔ "میرا ذاتی خیال ہے کہ غزلوں کے ساتھ رباعی کے ضمن میں اردو تنقید انھیں فراموش نہیں کرے گی، میں انھیں مستقبل میں ان کی تخلیقی کاوشوں میں اور زیادہ برگ و بار لہلہانے کی بشارت دیتا ہوں"

راقم الحروف کی ذاتی رائے ہے کہ سنجے مصرا شوق کی شاعری میں قدیم وجدید کا خوب صورت امتزاج ہے۔ اُن کی فکر بلیغ ہے۔ امید ہے کہ ان کا تخلیقی عمل بدستور جاری رہے گا۔ قلم کی روانی میں اضافہ ہوگا۔ رباعیات کا مجموعہ منظر عام پر آئے گا اور فکر و احساس کی روشنی چہار سمت بکھرے گی۔

خدا کرے کہ یہ سورج کبھی غروب نہ ہو۔

از۔ ضیا تقوی، لکھنؤ، انڈیا
فون رابطہ
9451134187

ضیا تقوی، لکھنؤ، انڈیا

خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ کا حسنِ کردار اور اخلاق

از: محمد مقتدر اشرف فریدی،
اتر دیناج پور، بنگال

انسانی معاشرے تعلیم و تربیت، اخلاقِ حسنہ، اعلیٰ کردار، اخوت و مساوات اور محبت و شفقت ہی سے عروج و ارتقا حاصل کرتے ہیں۔ معاشرے کے امن، خوش حالی اور استحکام کا راز اعلیٰ اخلاق اور پاکیزہ تربیت میں پوشیدہ ہے۔ بلاشبہ حسنِ اخلاق ہی کے ذریعے دلوں کو مسخر کیا جاتا ہے۔ ہمارے اسلاف نے اپنے اعلیٰ کردار اور اخلاقِ حسنہ کے ذریعے اسلام کی ترویج و اشاعت کی اور شجرِ اسلام کو سرسبز و شاداب کیا۔

اخلاقِ حسنہ کی عظمت کے پیشِ نظر اللہ کریم نے اپنے محبوب، حضور نبی اکرم ﷺ کو خُلقِ عظیم کے اعلیٰ منصب پر فائز فرمایا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ (سورۃ القلم)

نبی اکرم ﷺ نے اخلاق کی ترویج کو اپنی بعثت کا مقصد قرار دیتے ہوئے فرمایا:

''میں اسی لیے بھیجا گیا ہوں کہ مکارمِ اخلاق کی تکمیل کروں۔''

(البیہقی، السنن الکبریٰ)

مزید ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن میزان میں حسنِ اخلاق سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہ ہوگی۔''

(جامع الترمذی)

ان آیات و احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں اخلاقِ حسنہ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ انبیائے کرام، صحابۂ عظام اور اولیائے کاملین نے اپنے حسنِ کردار کے ذریعے غیر مسلم اقوام کو اسلام کے نور سے منور کیا۔

سلطان الہند خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ ہندوستان کے عظیم صوفی، جلیل القدر بزرگ، عارف باللہ اور بے مثال ولی، سلطان الہند عطائے رسول حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہندوستان میں ورودِ مسعود اس دور میں ہوا جب ہندوستان میں گمراہی، بت پرستی، ظلم و جبر اور اخلاقی پستی عام

تھی۔ اخوت و بھائی چارگی مفقود تھی اور تشدد کو عزت سمجھا جاتا تھا۔

ایسے پُرآشوب ماحول میں حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ نے اپنے حسنِ کردار، شیریں گفتار، حلم و بردباری، صبر و تحمل اور اخلاقِ کریمانہ کے ذریعے اس سرزمین کو توحید و رسالت کے نور سے روشن کر دیا۔ فسق و فجور کی تاریکیاں چھٹ گئیں، رشد و ہدایت کی شمعیں روشن ہوئیں اور کلمۂ حق بلند ہونے لگا۔ آپ کے اخلاق سے متاثر ہو کر لاکھوں افراد دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے۔

اخلاقِ کریمانہ

تاریخی شواہد اس حقیقت پر شاہد ہیں کہ تبلیغِ اسلام میں آپ کے اخلاقِ کریمانہ، تواضع و انکساری، عفو و درگزر اور شیریں کلامی نے بنیادی کردار ادا کیا۔ غریب نوازی، خیر خواہی اور خدمتِ خلق آپ کی زندگی کا امتیاز تھا۔ آپ اخلاقِ نبوی ﷺ کا کامل عکس تھے۔

ایک شخص خنجر چھپا کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، مگر نیت بد تھی۔ آپ نے اس کے ارادے کو بھانپ کر مسکرا کر فرمایا:

''درویشوں کے پاس دلوں کی صفائی کے لیے آیا جاتا ہے، ظلم کے لیے نہیں۔''

یہ سن کر وہ شخص توبہ کر کے آپ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو گیا۔

(اسرار الاولیا)

عطا و سخا

حضرت خواجہ غریب نواز نہایت سخی، غریب پرور اور منکسر المزاج تھے۔ کوئی سائل آپ کے در سے خالی نہ لوٹتا۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے

نہیں دیتا۔ علم آنے سے مہارت پیدا ہوتی ہے، سوچ پختہ ہوتی ہے، کردار نکھرتا ہے، اعتماد بڑھتا ہے، دل روشن ہوتا ہے، ذہن وسیع ہوتا ہے، اور منزلیں آسان ہو سکتی ہیں۔ علم تلوار سے زیادہ طاقتور ہتھیار ہے تلوار زخم دیتی ہے، علم زمانے کو بدل دیتا ہے

علم کے بغیر قومیں اور نسلیں چراگاہ بن جاتی ہیں۔ جہالت صرف ایک کمزوری نہیں بلکہ ایسی تاریکی ہے جو نسلوں کی آنکھوں سے بصیرت چھین لیتی ہے۔ جاہل قوم لاکھوں کی آبادی رکھتی ہو تب بھی وہ ایک خاموش قبرستان ہوتی ہے—— جہاں نہ خواب جاگتے ہیں، نہ سوچ سفر کرتی ہے، نہ رفعتیں ملتی ہیں، نہ عزت۔

علم کے بغیر انسان دوسروں کا غلام بن جاتا ہے۔ وہ دوسروں کے خیالوں کا پیروکار، دوسروں کی تہذیب کا محتاج، دوسروں کے اشاروں کا محکوم بن جاتا ہے۔

آج معلومات بہت ہیں مگر علم کم ہے۔ ہاتھ میں موبائل ہے مگر ذہن خالی، اسکرین روشن ہے مگر دل اندھیرا۔ معلومات سمندر کی طرح بہہ رہی ہیں مگر تعلیم کا نور ماند پڑتا جا رہا ہے۔ معلومات ذہن کو پُر کرتی ہیں، مگر علم روح کو زندہ کرتا ہے۔ معلومات ہاتھ میں موبائل دیتی ہیں، مگر علم ہاتھ میں انقلاب دیتا ہے تعلیم صرف لکھنا پڑھنا نہیں سکھاتی بلکہ جینے کا کبھی کسی فقیر کو آپ کے در سے محروم جاتے نہیں دیکھا۔ (معین الارواح)

خوفِ خدا

خوفِ الٰہی آپ پر اس قدر غالب تھا کہ اکثر گریہ وزاری میں مشغول رہتے۔ فرمایا کرتے تھے:

''اگر لوگوں کو قبر والوں کا حال معلوم ہو جائے تو کھڑے کھڑے پگھل جائیں۔''

(معین الارواح)

نتیجہ

خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ کا حسنِ اخلاق، پاکیزہ کردار اور تعلیمات آج بھی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ آپ نے اپنے عمل سے یہ پیغام دیا کہ دلوں پر حکمرانی کے لیے تلوار نہیں بلکہ اخلاقِ حسنہ درکار ہوتا ہے۔

رجب المرجب: شورِ کائنات میں سکوت روح اور استقبال رمضان کا فلسفہ

از:
ڈاکٹر مفتی محمد سبطین رضا مرتضوی

اسلامی کیلنڈر کے بارہ مہینوں میں چار مہینے ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے 'حرمت والا' قرار دیا ہے۔ قرآنِ کریم نے کائنات کی تخلیق کے ساتھ ہی ان مہینوں کی عظمت پر مہر لگاتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ'' (التوبہ: 36)

بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان و زمین بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔ (کنز الایمان) ان چار مہینوں میں رجب المرجب ایک خاص انفرادیت رکھتا ہے کیونکہ یہ باقی تین مہینوں (ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم الحرام) کے برخلاف تنہا آتا ہے۔ عرب قبل از اسلام بھی اس مہینے کی حرمت کے قائل تھے۔ قدیم عرب میں اسے "رجب الاصم" (بہرہ رجب) کہا جاتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس پورے مہینے میں عرب کے ریگزاروں میں نہ تو تلواروں کی جھنکار سنائی دیتی تھی اور نہ ہی کسی غارت گری کا شور بلند ہوتا تھا۔ گویا یہ امن کا ایک ایسا عالمی معاہدہ تھا جس کی پابندی ہر قبیلہ اپنے اوپر فرض سمجھتا تھا۔

اس "بہرے پن" کی ایک نہایت لطیف اور ایمان افروز توجیہ امامِ اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمائی ہے۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ: ''ہر مہینہ اپنے ہر قسم وقائع (یعنی واقعات) کی گواہی دے گا سوائے رجب کے، کہ حسنات (اچھائیاں) بیان کرے گا اور سیئات (برائیوں) کے ذکر پر کہے گا: میں بہرا تھا، مجھے خبر نہیں۔ اس لیے اسے "شہرِ اصم" کہتے ہیں۔'' (فتاویٰ رضویہ، ج: ۲۷، ص: ۴۹۶، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

رجب مثل ہوا:

امام ابو بکر الوراق البلخی رحمہ اللہ نے رجب، شعبان اور رمضان کے باہمی تعلق کو سمجھانے کے لیے ایک نہایت بلیغ استعارہ استعمال فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: "مَثَلُ شَهْرِ رَجَبٍ مَثَلُ الرِّيحِ، وَمَثَلُ شَعْبَانَ مَثَلُ الْغَيْمِ، وَمَثَلُ رَمَضَانَ مَثَلُ الْمَطَرِ" رجب کی مثال ہوا جیسی ہے، شعبان کی مثال بادل جیسی ہے، اور رمضان کی مثال بارش جیسی ہے۔ (لطائف المعارف، ص: ۲۳٤، وظیفۃ شہر رجب)

غور کیجیے، جب بارش ہونی ہوتی ہے تو سب سے پہلے ٹھنڈی ہوا چلتی ہے جو گرد و غبار کو صاف کرتی ہے اور بادلوں کے لیے راستہ بناتی ہے۔ رجب کی حیثیت اس "ہوا" جیسی ہے جو غفلت کی گرد کو صاف کرنے کے لیے چلتی ہے۔ اگر رجب میں توبہ اور استغفار کی ہوا نہ چلے، تو دل کے آسمان پر شعبان کے بادل (رحمت کی امید) نہیں چھائیں گے، اور اگر بادل ہی نہ ہوں تو رمضان کی بارش سے بنجر دل کیسے سیراب ہوگا؟ رجب بیج بونے کا موسم

ہوا کے اس جھونکے سے جب فضا سازگار ہو جاتی ہے، تو بیج بونے کا مرحلہ آتا ہے۔ امام ابو بکر الوراق البلخی رحمہ اللہ کا ہی ایک اور نہایت خوبصورت قول اس حقیقت کو واضح کرتا ہے، آپ فرماتے ہیں: "شهر رجب شهر الزرع، وشهر شعبان شهر سقي الزرع، وشهر رمضان شهر حصاد الزرع" رجب کا مہینہ بیج بونے کا ہے، شعبان اس کھیتی کو سیراب کرنے کا ہے اور رمضان اس کی فصل کاٹنے کا مہینہ ہے۔ (حوالۂ سابق) یہ استعارہ ایک گہری نفسیاتی حقیقت پر مبنی ہے۔ انسانی نفسیات کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ کوئی بھی

بڑی تبدیلی اچانک نہیں آتی۔ رجب وہ وقت ہے جب انسان اپنے ارادوں کی بنجر زمین میں "توبہ" اور "نیت" کا بیج بوتا ہے تاکہ مستقبل میں ثمر حاصل کر سکے۔

بندگی کی معراج اور رجب

نیت کا یہی بیج جب دل کی گہرائیوں میں جڑ پکڑتا ہے، تو ایک مومن کے قلب میں وہ تڑپ پیدا ہوتی ہے جس کا اظہار ان الفاظ میں ہوتا ہے: ''اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ، وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ'' یہ طلبِ برکت دراصل وقت اور توانائی کو نتیجہ خیز بنانے کا ایک شعوری عہد ہے۔ یہاں برکت سے مراد یہ ہے کہ انسان کو ان لمحات میں وہ ہمت اور توفیق میسر آ جائے کہ وہ رمضان کے بڑے امتحان سے پہلے اپنی کمزوریوں کا احاطہ کر سکے۔ رجب کی ایک گہری نسبت سفرِ معراج سے بھی ہے، جہاں کائنات کے مادی قوانین بندگی کے سامنے ہیچ ہو گئے۔ قرآن کریم نے اس واقعے کا تذکرہ کرتے ہوئے "عَبْدِہٖ" (اپنے بندے) کا لفظ استعمال کر کے واضح کر دیا کہ کائنات کی بلندیاں بندگی (Submission) کے راستے سے ہی ممکن ہیں۔ اسی سفر میں امت کو نماز کا جو تحفہ ملا، وہ دراصل "معراجِ مومن" ہے، جو رجب کے اس خاموش ماحول میں انسان کو اپنے خالق سے مکالمے کا سلیقہ سکھاتی ہے۔

قرآنِ حکیم میں حرمت والے مہینوں کے حوالے سے ایک سخت تاکید وارد ہوئی ہے: "فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ" (پس ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو)۔ مفسرین کے نزدیک ان مہینوں میں گناہ کی سنگینی اس لیے بڑھ جاتی ہے کیونکہ یہ امن اور تقدس کے ایام ہیں۔ یہاں "نفس پر ظلم" کا مفہوم نہایت وسیع ہے؛ غفلت میں وقت ضائع کرنا، حقوق العباد کی پامالی اور توبہ میں تاخیر، یہ سب دراصل اپنے روحانی وجود کے خلاف وہ زیادتی ہے جو انسان کو رمضان کی برکات سے محروم کر دیتی ہے۔ رجب میں لایعنی گفتگو اور سماجی شور سے کنارہ کشی اختیار کرنا 'الاصم' کے اس تصور کی اصل روح ہے؛ جہاں ایک طرف اللہ کی رحمت بندے کے گناہوں سے درگزر فرما رہی ہے (جیسا کہ اعلیٰ حضرت نے فرمایا)، تو دوسری طرف بندے کا بھی یہ اخلاقی فرض بنتا ہے کہ وہ اپنی زبان کو لایعنی شور سے پاک کر لے۔ یہ مہینہ تقاضا کرتا ہے کہ زبان کو دوسروں کے عیب جوئی سے روک کر اپنی ذات کے اندھیروں کی طرف موڑا جائے۔

یہی وہ وقت ہے جب قرآن سے تعلق کی نوعیت بھی بدل جانی چاہیے۔ رمضان میں تلاوتِ کلامِ پاک کی کثرت کا ثمر تبھی ملتا ہے جب رجب میں قرآن کو بطورِ "شفا" پڑھ کر اپنے باطنی امراض (حسد، کینہ، بغض) کا علاج ڈھونڈا جائے۔ جو انسان رجب کی خاموشی میں اپنے رب سے صلح کر لیتا ہے، رمضان کی بہاریں اس کے دل کے آنگن میں دیر تک قیام کرتی ہیں۔

رجب کا پیغام استقامت اور اعتدال:

دل کی اس زمین کو ہموار کرنے کے بعد، جو دوسرا اہم مرحلہ درپیش ہوتا ہے وہ "استقامت" اور "اعتدال" کا ہے۔ انسانی جبلت اکثر جوش اور جذبات کی رو میں بہہ کر آغاز تو نہایت پرزور کرتی ہے، لیکن تسلسل برقرار رکھنے میں ناکام رہ جاتی ہے۔ رجب کا مہینہ ہمیں سکھاتا ہے کہ عبادات میں ریاکاری اور بوجھ کے بجائے وہ پائیداری پیدا کی جائے جو روح کا حصہ بن جائے۔ جس طرح ہوا کا ایک جھونکا کثافتوں کو اڑانے کے لیے کافی ہوتا ہے، اسی طرح زندگی کے کسی ایک بھی پہلو میں لائی گئی مثبت تبدیلی اگر مستقل بنیادوں پر اختیار کر لی جائے، تو وہ رمضان کے

بڑے اہداف کے حصول کو سہل بنا دیتی ہے۔ اس مرحلے پر انسان کو اپنے معمولات کا ازسرِنو جائزہ لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیا ہماری صبحیں وہی غفلت کا منظر پیش کر رہی ہیں جو رجب سے پہلے تھیں؟ کیا ہمارے معاملات میں وہی تلخی برقرار ہے جو غیر حرمت والے مہینوں میں تھی؟ اگر جواب اثبات میں ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ ہم نے "حرمت" کے اس قلعے میں ابھی تک داخلہ ہی نہیں پایا۔ تزکیہ کا یہ عمل محض تسبیح کے دانوں تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس کا اثر انسان کے اخلاقی رویوں پر ظاہر ہونا چاہیے۔ رجب المرجب میں حقوق العباد کی ادائیگی پر خصوصی توجہ دینا دراصل اپنے اس روحانی سفر کو رکاوٹوں سے پاک کرنا ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جب تک زمین پتھروں اور خودرو جھاڑیوں سے صاف نہ ہو، اس میں بونے والے بیج کی نشوونما ممکن نہیں ہوتی۔ بالکل اسی طرح، جب تک سینہ کینہ، بغض اور حسد جیسی باطنی غلاظتوں سے پاک نہ ہو، اس میں محبتِ الٰہیہ کی شمع فروزاں نہیں ہو سکتی۔ رجب ہمیں موقع دیتا ہے کہ ہم ان رشتوں کو جوڑیں جو ٹوٹ چکے ہیں، ان لوگوں کو معاف کریں جنہوں نے ہماری دل آزاری کی ہے، اور ان سے معافی مانگیں جن کے ہم قرض دار ہیں۔ یہ اخلاقی صفائی دراصل وہ "ہوا" ہے جو غبار کو چھانٹ دیتی ہے اور دل کے آسمان کو اس قابل بناتی ہے کہ وہاں شعبان کی رحمتوں کے بادل برسنے کے لیے تیار ہو سکیں۔

اس کے ساتھ ہی، رجب میں خیرات اور سخاوت کا پہلو بھی ایک نئی معنویت اختیار کر لیتا ہے۔ یہاں سخاوت سے مراد محض مال کا خرچ کرنا نہیں، بلکہ اپنے وقت اور صلاحیتوں کو اللہ کی مخلوق کے لیے وقف کرنا بھی ہے۔ جب ایک انسان رجب میں دوسروں کے کام آنے کو اپنا شعار بناتا ہے، تو وہ دراصل اپنی انا کے بت کو توڑ رہا ہوتا ہے۔ انا کا ٹوٹنا ہی بندگی کی وہ معراج ہے جس کا ذکر سفرِ معراج کے تناظر میں کیا جاتا ہے۔ یوں یہ مہینہ ہمیں ایک مکمل انسانی پیکر میں ڈھلنے کا ڈھنگ سکھاتا ہے؛ جہاں ایک طرف وہ اپنے رب کے حضور "عَبْد" بن کر جھکتا ہے، تو دوسری طرف اللہ کی مخلوق کے لیے سراپا شفقت بن جاتا ہے۔ یہی وہ توازن ہے جو ایک مومن کو عام انسانوں سے ممتاز کرتا ہے اور اسے اس بلند مقام پر فائز کرتا ہے جہاں وہ رمضان کی تجلیات کا براہِ راست مشاہدہ کرنے کے لائق ہو جاتا ہے۔

رجب میں قرآنی فکر اور خلوت:

تجلیاتِ الٰہیہ کے اسی مشاہدے اور معرفت کا سب سے معتبر ذریعہ اللہ کا کلام ہے، جو انسانی فکر کی رہنمائی کرتا ہے۔ چنانچہ رجب میں قرآنِ کریم سے تعلق کی نوعیت محض تلاوت کے اسلوب تک محدود نہیں رہنی چاہیے، بلکہ اسے فکری ہم آہنگی کا ذریعہ بننا چاہیے۔ رمضان المبارک میں جہاں قرآن کی تلاوت ایک سماجی اور عباداتی جشن کی صورت اختیار کر لیتی ہے، وہیں رجب کا تقاضا یہ ہے کہ اس کتاب کے ساتھ ایک انفرادی اور تحقیقی ربط قائم کیا جائے۔ اس مرحلے پر قرآن کا مطالعہ اس نیت سے ہونا چاہیے کہ وہ انسانی فکر کی اصلاح کر سکے اور ان باطنی الجھنوں کا حل پیش کرے جو عملی زندگی میں رکاوٹ بنی ہوئی ہیں۔ جب ایک انسان رجب کی علمی فضا میں قرآن کے مفاہیم اور اس کے سیاق و سباق پر غور کرنا شروع کرتا ہے، تو رمضان تک پہنچتے پہنچتے اس کا ذہن ان آیات کے فکری ڈھانچے سے مانوس ہو چکا ہوتا ہے۔ یہ مانوسیت ہی وہ بنیاد ہے جس پر رمضان کی طویل تراویح اور تلاوت کے دوران فکری یکسوئی کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔

اسی فکری مشق کے ساتھ "خلوت" کا تصور جڑا ہوا ہے۔ عصری زندگی میں انسان مسلسل معلومات کے ہجوم اور سماجی شور کی زد میں ہے، جس کی وجہ سے اس کی اپنی ذات کے ساتھ شناسائی ختم ہوتی جا رہی ہے۔ رجب المرجب وہ وقت ہے جہاں انسان کو شعوری طور پر "ارادی تنہائی" (Voluntary Solitude) کا انتخاب کرنا چاہیے۔ یہ تنہائی کسی رہبانیت کا نام نہیں، بلکہ روزمرہ کے لایعنی ہنگاموں سے ایک فکری وقفہ ہے تاکہ انسان اپنی ترجیحات کا ازسرِنو تعین کر سکے۔ رجب کی قدیم صفت "الاصم" (خاموش) کا ایک عملی اطلاق یہ بھی ہے کہ انسان اپنی سماعتوں کو بیرونی شور سے بچا کر اپنے اندرونی احتساب کی طرف متوجہ ہو۔ جو انسان اس مہینے میں اپنی گفتگو اور اپنے خیالات کو غیر ضروری بحثوں سے بچانے میں کامیاب ہو جاتا ہے، اس کے لیے رمضان کے علمی اور روحانی فیوض کو جذب کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ یوں یہ مہینہ ایک ایسی نفسیاتی اور فکری تربیت فراہم کرتا ہے جہاں انسان اپنی شخصیت کے بکھرے ہوئے پہلوؤں کو یکجا کر کے ایک با مقصد زندگی کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔

حاصلِ کلام:

یوں یہ مہینہ ایک ایسی نفسیاتی اور فکری تربیت فراہم کرتا ہے جہاں انسان اپنی شخصیت کے بکھرے ہوئے پہلوؤں کو یکجا کر کے ایک با مقصد زندگی کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔ مضمون کے ان تمام مباحث کا نچوڑ یہ ہے کہ رجب المرجب محض ایک مہینہ نہیں بلکہ ایک "روحانی انقلاب" کا پیش خیمہ ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب کائنات کا ذرہ ذرہ خاموشی سے ایک بڑی تبدیلی کی تیاری کر رہا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کو حرمت عطا کر کے دراصل انسان کو اس کی اپنی حرمت یاد دلائی ہے۔

اس پوری بحث کا نچوڑ یہ ہے کہ رجب کی مثال اس ہوا جیسی ہے جو غفلت کے غبار کو صاف کرتی ہے تاکہ توبہ کا بیج بارآور ہو سکے۔ یہ بیج بونے کا موسم ہمیں خبردار کرتا ہے کہ جو آج نیت اور ارادے کی زمین ہموار نہیں کرے گا، وہ کل برکتوں کی فصل کاٹنے سے محروم رہے گا۔ اسی طرح رجب الاصم کی خاموشی ہمیں لایعنی شور سے نکال کر رب کی پکار پر لبیک کہنا سکھاتی ہے، جبکہ ترکِ ظلم کا قرآنی حکم ہمیں نفس کی اصلاح اور گناہوں سے دوری کی ترغیب دیتا ہے۔ یہی وہ معراجِ بندگی ہے جو انسان کو اس مقام پر فائز کرتی ہے جہاں نماز بوجھ نہیں بلکہ روح کی تسکین بن جاتی ہے۔

آج کے دور میں جب ہم رجب کو "الاصم" (بہرہ) کہتے ہیں، تو اس کا ایک نیا اطلاق سامنے آتا ہے۔ آج کی دنیا "شور" کی دنیا ہے۔ سوشل میڈیا کا شور، خواہشات کا شور، اور اپنی انا کو منوانے کا شور۔ قدیم عرب رجب میں تلواریں نیام میں ڈال دیتے تھے، لیکن آج ہمیں اپنے لفظوں کی تلواریں، اپنی تنقید کی کاٹ اور اپنے موبائل فونز کے غیر ضروری استعمال کو نیام میں ڈالنے کی ضرورت ہے۔

رجب کا چاند جب غروب ہو رہا ہو، تو ہمارے دلوں میں یہ اطمینان ہونا چاہیے کہ ہم نے اپنے رب سے صلح کر لی ہے۔ ہم نے اپنی زمین ہموار کر لی ہے، توبہ کے آنسوؤں سے اسے سیراب کر لیا ہے اور اب ہم اس لائق ہو چکے ہیں کہ شعبان کی برکتوں سے گزر کر رمضان کی رحمتوں کے سائے میں پناہ لے سکیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں رجب کی ان ساعتوں کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہماری نیتوں میں اخلاص پیدا کرے اور ہمیں ان خوش نصیبوں میں شامل فرمائے جو رمضان تک اس حال میں پہنچیں کہ ان کے دل پاک اور ان کی روحیں بیدار ہوں۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ، وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ۔ آمین! بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

اسلام کرسمس کو مذہبی تہوار کے طور پر کیوں تسلیم نہیں کرتا؟

تحریر: محمد محبوب رضا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت اللہ تعالیٰ کی بے مثال قدرت کا ایک عظیم شاہکار اور انسانی تاریخ کا ایک انوکھا معجزہ ہے۔ اس حقیقت پر خود عیسائی مورخین اور بائبل کے محققین بھی متفق ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کی قطعی تاریخ کے بارے میں بائبل یا دیگر مستند تاریخی مصادر میں کوئی واضح تعین موجود نہیں۔ اسی وجہ سے اس سلسلے میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔

بعض قدیم مشرقی عیسائی روایات کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت 6 جنوری کو ہوئی، جسے آج بھی بعض چرچوں میں یادگار کے طور پر منایا جاتا ہے، جبکہ جدید تاریخی تحقیقات کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش 6 قبل مسیح اور 4 قبل مسیح کے درمیان کسی وقت ہوئی۔ اس کے باوجود عیسائی دنیا ہر سال 25 دسمبر کو کرسمس نہایت جوش و خروش سے مناتی ہے اور اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے منسوب کرتی ہے، حالانکہ ابتدائی عیسائی دور میں ولادت کا جشن منانے کی کوئی باقاعدہ روایت موجود نہیں تھی۔

تاریخی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ چوتھی صدی عیسوی میں رومی بادشاہ قسطنطین کے دور میں 25 دسمبر کو سرکاری طور پر کرسمس کے دن کے طور پر منتخب کیا گیا۔ اکثر مورخین کے مطابق اس تاریخ کا انتخاب قدیم رومی مشرکانہ تہواروں، جیسے ساترنالیا اور سورج دیوتا کی فتح کے جشن، کی جگہ لینے کے لیے کیا گیا تاکہ غیر مسیحی اقوام کو عیسائیت کی طرف مائل کرنا آسان ہو۔ اس کی طرف اشارہ بعض تاریخی مصادر، جیسے The History of the Decline and Fall of the Roman Empire، میں بھی ملتا ہے۔

اسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہایت بلند مقام عطا کرتا ہے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر رسول اور برگزیدہ نبی کے طور پر تسلیم کرتا ہے، مگر اس کے باوجود کرسمس کو مذہبی تہوار کے طور پر قبول نہیں کرتا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ عیسائی عقیدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دیتا ہے، جو اسلام کے نزدیک صریح شرک ہے، جبکہ اسلام توحیدِ خالص کا علمبردار ہے۔ اسلام کے نزدیک اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شرک، جسمانیت، نسب اور حاجت سے پاک ہے۔ وہ نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا، بلکہ وہ یکتا، ازلی و ابدی اور ہر چیز کا خالق ہے۔

البتہ اسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عظمت، احترام اور نبوت کو پوری قوت کے ساتھ تسلیم کرتا ہے۔ قرآنِ مجید کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بغیر باپ کے پیدا فرمایا، جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے اور حضرت حوا علیہا السلام کو بغیر ماں کے پیدا کیا گیا۔ یوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت بھی اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کا ایک عظیم مظہر ہے۔

قرآنِ مجید میں بالخصوص سورۂ مریم اور سورۂ آلِ عمران میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا واقعہ نہایت مؤثر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ قرآن بتاتا ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام عبادت کی غرض سے آبادی سے دور ایک مشرقی مقام پر تشریف لے گئیں، جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو انسانی شکل میں ان کے پاس بھیجا۔ انہوں نے حضرت مریم علیہا السلام کو ایک پاکیزہ اور بابرکت بیٹے کی بشارت دی۔ حضرت مریم علیہا السلام نے تعجب کے ساتھ عرض کیا کہ ان کے ہاں بچہ کیسے ہوگا جبکہ انہیں کسی بشر نے چھوا تک نہیں، تو جواب دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی کام کا فیصلہ فرما لیتا ہے تو صرف ''ہو جا'' کہتا ہے اور وہ کام ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں جب حضرت مریم علیہا السلام بیت لحم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جنم دے کر اپنی قوم کے پاس آئیں تو لوگوں نے ان پر تہمتیں لگائیں۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا عظیم مظاہرہ کرتے ہوئے بطور معجزہ نومولود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گویائی عطا فرمائی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ اللہ کے بندے ہیں، اللہ ہی ان کے رب ہیں، اسی نے انہیں کتاب عطا فرمائی اور نبی بنایا۔ اس معجزے کے ذریعے حضرت مریم علیہا السلام کی پاکدامنی واضح ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی قدرت پر حجت قائم ہو گئی۔

یوں اسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عظمت، احترام اور نبوت کے اعلیٰ مقام پر فائز مانتا ہے، مگر ان سے متعلق شرکیہ عقائد اور ان پر مبنی مذہبی تہواروں کو قبول نہیں کرتا، کیونکہ اسلام کا پیغام سراسر توحید، دلیل اور حق پر قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا سچا بندہ بنائے اور ہمیں خالص توحید پر ثابت قدم رکھے۔ آمین۔

متعلم جامعہ اشرفیہ مبارکپور

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

سیرتِ خواجہ غریب نواز اور تاریخِ سلسلۂ چشتیہ

از مفتی محمد انیس الرحمن حنفی رضوی
جامعہ خوشتر رضائے فاطمہ گرلس اسکول
سوار ضلع رامپور یوپی

اسلامی تاریخ میں برصغیر ہند کو جو روحانی و دینی امتیاز حاصل ہوا، اس کی بنیاد محض فتوحات یا سیاسی اقتدار پر نہیں بلکہ ان اولیائے ربانیین کی خاموش مگر ہمہ گیر جدوجہد پر قائم ہے جنہوں نے اخلاق، محبت، ایثار اور تزکیۂ نفس کے ذریعے دلوں کو مسخر کیا۔ ان ہی نفوسِ قدسیہ میں ایک نمایاں، بلکہ مرکزی مقام عطائے رسول، سلطان الہند، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہندوستان میں اسلام کی اشاعت، اس کے تحفظ اور روحانی استحکام کے لیے جس سلسلۂ طریقت کو منتخب فرمایا، وہ سلسلۂ چشتیہ ہے۔ یہ سلسلہ محض ایک صوفیانہ نظام نہیں بلکہ ایک ہمہ جہت تربیتی تحریک ہے، جس نے انسان کو اس کے خالق سے جوڑنے کے ساتھ ساتھ معاشرتی اصلاح، انسانی ہمدردی اور باطنی پاکیزگی کو اپنا شعار بنایا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلہ کے وہ آفتاب ہیں جن کی ضیاء سے برصغیر کی روحانی فضا منور ہوئی۔

سلسلۂ چشتیہ کا تعارف اور تاریخی پس منظر

سلسلۂ چشتیہ کی نسبت خراسان کے مشہور شہر چشت کی طرف ہے جو موجودہ افغانستان میں ہرات کے قرب وجوار میں واقع ہے۔ یہ وہ خطہ تھا جہاں اوائل ہی سے اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے انسانوں کی اصلاح، تزکیۂ نفس اور روحانی تربیت میں مصروف رہے۔ ان بزرگوں کے اسلوبِ دعوت میں زہد، قناعت، توکل اور محبت کو بنیادی حیثیت حاصل تھی، جس کے باعث ان کی شہرت عالمِ اسلام کے مختلف حصوں تک پھیل گئی اور اسی نسبت سے یہ روحانی سلسلہ "چشتیہ" کے نام سے معروف ہوا۔ سلسلۂ چشتیہ کے بانی حضرت ابو اسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، جن کے نام کے ساتھ سب سے پہلے لفظ "چشتی" منسوب ہوا۔ تاہم اس سلسلہ کو عالمی سطح پر جو وسعت، قبولیت اور دوام حاصل ہوا، وہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی کا ثمر ہے۔ دیگر سلاسلِ طریقت کی طرح سلسلۂ چشتیہ کا روحانی شجرہ بھی حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے جا ملتا ہے۔

نام و نسب

برصغیر میں سلسلۂ چشتیہ کے بانی حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا اسمِ گرامی معین الدین ہے، جبکہ بچپن میں والدین آپ کو محبت سے حسن کہہ کر پکارتے تھے۔ آپ حسنی و حسینی سید تھے اور بارہویں پشت میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے آپ کا سلسلۂ نسب جا ملتا ہے۔

پدری سلسلۂ نسب:

خواجہ معین الدین بن غیاث الدین بن کمال الدین بن احمد حسین بن نجم الدین طاہر بن عبد العزیز بن ابراہیم بن امام علی رضا بن موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن محمد باقر بن امام علی زین العابدین بن سیدنا امام حسین بن علی مرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

مادری سلسلۂ نسب:

بی بی ام الورع، معروف بہ بی بی ماہ نور بنت سید داود بن سید عبد اللہ حنبلی بن سید یحییٰ زاہد بن سید محمد روحی بن سید داود بن سید موسیٰ ثانی بن سید عبد اللہ ثانی بن سید موسیٰ اخوند بن سید عبد اللہ بن سید حسن مثنیٰ بن سیدنا امام حسن بن سیدنا علی مرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

ولادت اور ابتدائی حالات

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۵۳۷ھ / ۱۱۴۲ء میں سجستان (سیستان) کے قصبہ سنجر میں ہوئی، اسی نسبت سے آپ سنجری کہلائے۔ آپ کی ولادت کو آپ کی والدہ ماجدہ بی بی ماہ نور نے غیر معمولی روحانی برکات سے تعبیر کیا اور بیان فرمایا کہ دورانِ حمل خیر و برکت میں اضافہ ہوا اور ولادت کے وقت گھر انوارِ الٰہی سے منور تھا۔ (مراۃ الاسرار)

تعلیم، تربیت اور ترکِ دنیا

آپ کی ابتدائی تعلیم خراسان میں والدِ گرامی کے زیرِ سایہ ہوئی جو خود ایک جید عالم تھے۔ کم عمری میں قرآنِ کریم حفظ کیا، پھر تفسیر، حدیث اور فقہ کی تحصیل کی۔ غیر معمولی ذہانت اور قوی حافظہ کے باعث قلیل مدت میں علمی مہارت حاصل کر لی۔

پندرہ برس کی عمر میں والدِ گرامی کا انتقال ہوا اور ترکہ میں ایک باغ اور پن چکی ملی۔ کچھ عرصہ آپ نے اسی سے معاش کا انتظام کیا، مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم مقصد کے لیے منتخب فرما لیا۔ ایک دن مجذوبِ وقت حضرت ابراہیم قندوزی کی ملاقات نے آپ کی دنیا بدل دی۔ ان کی توجہ اور روحانی فیض سے آپ کے دل میں دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوئی، چنانچہ آپ نے تمام جائیداد فروخت کر کے فقراء میں تقسیم کر دی اور حق کی تلاش میں سفر اختیار کیا۔

تحصیلِ علمِ شریعت

طریقت کی راہ میں قدم رکھنے سے قبل حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے علمِ شریعت میں کمال حاصل کیا۔ اس مقصد کے لیے آپ سمرقند اور بخارا تشریف لے گئے جو اس زمانہ میں علومِ اسلامیہ کے عظیم مراکز تھے۔ یہاں آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ اور علمِ کلام کی تحصیل کی۔ آپ کے ممتاز اساتذہ میں مولانا حسام الدین بخاری اور مولانا شرف الدین صاحب شرع الاسلام شامل ہیں۔

پیرِ کامل کی جستجو اور بیعت

علومِ شریعت کی تکمیل کے بعد حضرت خواجہ نے روحانی رہنمائی کے لیے سفر شروع کیا۔ بغداد، مکہ اور مدینہ کی زیارت کے بعد آپ نیشاپور کے قصبہ ہارون پہنچے، جہاں حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ تھی۔ وہیں آپ کو مرشدِ کامل نصیب ہوئے اور آپ ان کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے۔

بیعت کا تفصیلی واقعہ خود حضرت خواجہ نے بیان فرمایا ہے، جس میں روحانی مجاہدات، اذکار اور کشفی منازل کا ذکر ہے، اور جس کے اختتام پر مرشد نے فرمایا کہ "میں نے تجھے خدا تک پہنچا دیا"۔ (انیس الارواح، ملفوظاتِ خواجہ)

خلافت، بشارتِ ہند اور اجمیر کی روانگی

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے ۵۸۲ھ / ۱۱۸۶ء میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی کو خلافت عطا فرمائی اور فرمایا:

"معین الدین محبوبِ خدا ہے اور مجھے اس کی خلافت پر ناز ہے۔" بعد ازاں مکہ مکرمہ میں حضرت خواجہ کو بارگاہِ الٰہی سے قبولیت اور مدینہ منورہ میں بارگاہِ رسالت ﷺ سے ہندوستان کی ولایت کی بشارت حاصل ہوئی: "اے معین الدین! ہم نے تجھے ہندوستان کی ولایت عطا کی ہے..." (سیر الاقطاب) اسی بشارت کے بعد آپ نے چالیس اولیاء کے ہمراہ ہندوستان کا سفر اختیار کیا۔

اجمیر میں قیام اور تبلیغی خدمات

اکثر مورخین کے مطابق حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ۵۸۷ھ / ۱۱۹۱ء میں اجمیر تشریف لائے۔ آپ کے اخلاق، حلم، محبت اور روحانی تاثیر نے دیکھتے ہی دیکھتے لوگوں کے دل موہ لیے۔ اجمیر جو کبھی کفر و شرک کا مرکز تھا، اسلام و ایمان کا گہوارہ بن گیا۔

وصالِ مبارک

تقریباً ۴۵ سال تک ہندوستان میں تبلیغِ اسلام کے بعد حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ۶ رجب ۶۳۳ھ / ۱۶ مارچ ۱۲۳۶ء کو وصال فرمایا۔ آپ کی پیشانی پر یہ غیبی عبارت لکھی ہوئی تھی:

"ھٰذا حبیبُ اللہ ماتَ فی حُبِّ اللہ"

آپ کی نمازِ جنازہ صاحبزادے حضرت خواجہ فخر الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی اور آپ اپنے حجرہ ہی میں مدفون ہوئے۔

ازواج و اولاد

حضرت خواجہ نے دو شادیاں کیں۔ پہلی شادی ۵۹۰ھ میں بی بی امۃ اللہ سے اور دوسری ۶۲۰ھ میں بی بی عصمۃ اللہ سے ہوئی۔

اولاد میں تین صاحبزادے اور ایک صاحبزادی شامل ہیں، جن میں حضرت خواجہ فخر الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نمایاں ہیں۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی ذات محض ایک صوفی یا بزرگ کی نہیں بلکہ ایک ہمہ گیر اصلاحی تحریک کی علامت ہے۔ آپ نے محبت، خدمتِ خلق اور روحانی تربیت کے ذریعے اسلام کو برصغیر کے دل میں اتار دیا۔ آج بھی آپ کا پیغامِ امن، رواداری اور خدا سے وابستگی کی صورت میں زندہ ہے، اور سلسلۂ چشتیہ اسی نورانی روایت کا امین ہے۔

چند فرامینِ خواجہ غریب نواز اور ہمارا معاشرہ

محمد مقصود عالم قادری
دیناجپوری۔
متعلم
جامعۃ المدینہ فیضانِ کنز الایمان بمبئی۔

بزرگانِ دین کے اقوال و فرمودات ہمارے لئے ایک نعمت ہے، ان کے اقوال اتنے باثر ہوتے ہیں کہ پڑھنے والے کے دل میں فوراً وہ بات کار گر ثابت ہوتی ہے، ان کی باتیں اگرچہ بہت مختصر ہوتی ہیں لیکن ایسا لگتا ہے کہ سمندر کو کوزے میں سمیٹ دیا گیا ہے، جو بات ضخیم و طویل کتابوں میں بھی نہیں ملتی، ان کے مختصر ملفوظات میں مل جاتی ہے، ایک سادہ اور عام فہم بات جس کے اندر زیادہ اشکال بھی نہ ہو اگر ان کی مبارک زبان سے ادا ہو جائے تو لوگوں کی تقدیریں بدل دیتی ہے، اس لئے کہ

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

یعنی اللہ تعالیٰ کے دوستوں کا بولنا دراصل اللہ تعالیٰ کا بولنا ہے اگرچہ زبان بندے کی ہو۔

ان عظیم ہستیوں کا ہم پر یہ احسان ہے کہ جنہوں نے بزرگوں کے اقوال و فرمودات کو سپردِ قرطاس کیا اور ہم تک وہ موصول ہوئیں۔

انہیں میں سے خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات مبارکہ ہے جنہوں نے اپنے پیر و مرشد خواجہ خواجگان عطائے رسول، خواجہ معین الدین چشتی اجمیری سنجری علیہ الرحمہ کے حسین ملفوظات کو جمع کیا اور ایک کتابی شکل دی جس کا نام "دلیل العارفین" ہے فی زمانہ خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کے چاہنے والوں کا برصغیر پاک و ہند اور دیگر ممالک میں ایک ایسا ہجوم ہے جس کا شمار کرنا شاید کے ممکن ہو، اور ایسے ایسے اور عاشق موجود ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر ہمہ وقت جان و مال قربان کرنے کے لئے مستعد و کمربستہ رہتے ہیں، ہزاروں لاکھوں روپے جلسے، جلوس اور چادروں میں خرچ کرتے ہیں، اور جوش وخروش کے ساتھ "خواجہ کا دامن نہیں چھوڑیں" کا نعرہ لگاتے ہیں، لیکن صد افسوس! کہ انہی عقیدت مندوں کا حال یہ ہے کہ جب خواجہ غریب نواز کی تعلیمات کو عملی جامہ پہنانے کی باری آتی ہے تو بہت دور نظر آتے ہیں، ان کی روشن تعلیمات سے کوئی شغف ہی نہیں رکھتے۔ ہمارے قوم کے بعض مقررین حضرات بھی محفلوں میں صرف خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کے فضائل و کرامات کا تذکرہ کرتے ہیں، ان کی تعلیمات اور فرمودات کو بیان نہیں کرتے۔

تو اس امر کی نہایت ہی سخت حاجت ہے کہ جس طرح خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و کرامات عام اور مشہور ہیں، اسی طرح ان کی موثر تعلیمات کو بھی عام اور مشہور کیا جائے۔

ذیل میں چند ایسے گراں قدر اور قیمتی اقوال کو تحریر کیا جاتا ہے جس پر عمل کر کے ہماری دنیا و آخرت دونوں سنور سکتی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد مقامات پر نماز کا تذکرہ اور تاکید فرمائی۔ فرماتے ہیں کہ: "کوئی شخص بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عزت میں نماز کے بغیر قرب حاصل نہیں کر سکتا کیونکہ مومن کی معراج یہی ہے" (دلیل العارفین اردو ص ۱۵ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز داتا دربار لاہور)

اور فرماتے ہیں کہ: "جو شخص اللہ تعالیٰ کی فرض نماز ادا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے باہر آجاتا ہے" (ایضاً ص ۱۶)

ایک جگہ فرماتے ہیں "نماز تو پروردگار عالم کی طرف سے تمام بندوں پر امانت ہے اللہ تعالیٰ کی اس امانت کی حفاظت کرنا تمام بندوں پر واجب ہے اور اس طرح ادا کریں کہ کہیں بھی خیانت کا شائبہ نہ ہو" (ایضاً ص ۲۵)

ان مقامات کے علاوہ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نماز کی پرزور تاکید فرمائی، اب اگر کوئی آدمی خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ سے محبت کا دعویٰ کرے اور نماز سے غافل ہو تو پھر یہ جھوٹا دعویٰ ہے۔

(۲) آج لوگ تو اپنے پیر صاحب سے حد درجہ محبت کرتے ہیں، ان کی دل و جان سے تعظیم کرتے ہیں، پیر چومتے ہیں اور ان کے جھوٹوں کو تبرکاً کھاتے ہیں، لیکن پیر صاحب کی نصیحت آموز باتوں کو اپنانے سے محروم رہتے ہیں، مرید ہوتے وقت جو وعدہ کئے تھے ان کے خلاف ورزی کرتے ہیں، خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ ایسے لوگوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ: "جس نے بھی کچھ حاصل کیا خدمت ہی سے حاصل کیا، لہذا مرید کے لیے ضروری ہے کہ پیر کے حکم سے ذرہ بھر بھی تجاوز نہ کرے وہ جو نماز، تسبیح اور اوراد و وظائف بتائے ان پر دل و جان سے عمل پیرا ہو" (ایضاً ص ۱۶)

(۳) باوضو سونے کی فضیلت کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ: "جب کوئی آدمی طہارت (وضو) کے ساتھ سوتا ہے تو اس کی روح فرشتے عرش کے نیچے تک لے جاتے ہیں وہاں حکم ملتا ہے، اسے نیا لباس پہنایا جائے، پھر اس کی روح سجدہ کرتی ہے تو حکم ہوتا ہے کہ اسے اب واپس لے جاؤ یہ نیک بندہ ہے جو کہ باوضو سوتا تھا۔ (ص ۱۸)

لیکن افسوس! ہے خواجہ غریب نواز کے ان عقیدت مندوں پر جن کو میوزک کے بغیر نیند نہیں آتی اور تو اور اس کو روح کی غذا سمجھتے ہیں۔

(۴) خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث پاک ارشاد فرمائی: "کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن شیطان سے پوچھا کہ تم اتنے غمگیں کیوں ہو؟ تو جواب دیا آپ کی امت کے چار کاموں کی وجہ سے ان میں سے دو کو ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) موذنوں کو دیکھ کر پریشان ہو جاتا ہوں کہ جب وہ اذان دیتے ہیں تو جو بھی اذان سنتا ہے تو جواب میں موذن کے الفاظ دہراتے ہیں، اس طرح کرنے سے اذان دینے والا اور سننے والا دونوں بخشے جاتے ہیں۔

(۲) جب کوئی شخص صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد طلوع آفتاب تک وہی بیٹھا رہتا ہے اور اشراق کی نفل بھی پڑھتا ہے۔ (ص ۲۰)

لیکن آج لوگوں کا حال یہ ہے کہ اذان کے وقت بھی بحث و مباحثہ، ٹی وی اور گانے باجے بجتے رہتے ہیں، رات دو، تین بجے تک موبائل میں گزارتے ہیں اور فجر کی نماز قضا کر کے دس گیارہ بجے تک بستر پر ہی پڑے رہتے ہیں۔

(۵) جو شخص جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ اپنے گھروں کو ویران کرتا ہے اس کے گھر سے خیر و برکت اٹھ جاتی ہے۔ (ص ۳۳)

اس فرمان سے ان تاجروں کو خاص طور پر عبرت حاصل کرنی چاہیے جو اپنا سامان طرح طرح کی جھوٹی قسمیں کھا کر بیچتے ہیں۔

(۶) قبرستان میں ہنسنا قطعی منع ہے۔ کیوں کہ قبرستان عبرت کی جگہ ہے لہو لعب کا مقام نہیں ہے، حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی شخص قبرستان سے گزرتا ہے تو اہل قبور کہتے ہیں کہ اے غافل! اگر تجھے علم ہوتا کہ کونسا مرحلہ مجھے درپیش ہے تو خوف کے مارے تیرے جسم سے گوشت اور پوست دونوں گر پڑتے"۔ (ص ۳۷)

لیکن آج لوگ جب قبرستان سے ہو کر گزرتے یا کسی کو دفنانے کیلئے جاتے ہیں تو وہاں بھی ہنسی، مذاق اور دنیاداری کی باتوں میں مشغول و مصروف ہو جاتے ہیں، اللہ عزوجل ایسے لوگوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائے۔

(۷) ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو بے وجہ تکلیف و اذیت پہنچائے تو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کو اذیت پہونچانے کے مترادف ہے۔ (ص ۴۲)

لیکن آج مسلمانوں کے درمیان ایک دوسرے کو تکلیف پہنچانا عام ہو گیا ہے، کبھی زبان تو کبھی ہاتھ پیر سے دوسرے مسلمان بھائی کو تکلیف پہنچاتے رہتے ہیں۔

(۸) "پانچ چیزوں کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔

(۱) ماں باپ کی طرف دیکھنا" پھر ایک حدیث پاک بیان فرمائی کہ: "جو فرزند اپنے والدین کی طرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دیکھتا ہے اس کے نامۂ اعمال میں حج کا ثواب لکھا جاتا ہے" پھر فرمایا کہ حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمہ نے فرمایا: "مجھے یہ ساری ولایت اور سعادت میری ماں کی دعا کی وجہ سے ملی ہے" (ص ۴۷)

محترم قارئین! غور کیجئے کہ والدین کی کتنی فضیلت ہے، وہ شخص کس قدر بے وقوف ہوگا جو اپنے والدین کو تکلیف پہنچائے اور گالی دے، ایسا شخص گویا کہ اپنی دنیا و آخرت دونوں کو برباد کر رہے ہوتے ہیں۔

(۲) قرآن کو دیکھنا بھی عبادت ہے، پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: "جو شخص قرآن میں دیکھتا ہے یا تلاوت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں دو ثواب درج کرنے کا حکم فرماتا ہے، ایک پڑھنے کا، دوسرا دیکھنے کا۔ (ص ۴۹)

وہ لوگ جو گھنٹوں گھنٹوں موبائل، اخبار، فحش اور فضول گوئی میں نکال دیتے ہیں دن میں ایک بار بھی قرآن پاک دیکھنے اور پڑھنے کی توفیق نہیں ہوتی۔

(۳) "اگر کوئی شخص علمائے حق کی طرف دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نگاہوں سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو کہ قیامت تک اللہ تعالیٰ سے اس شخص کی بخشش کی دعا کرتا رہتا ہے" پھر ایک بہت ہی پیاری حدیث پاک بیان کی گئی کہ: "حضور ﷺ نے فرمایا: "جو شخص علمائے کرام کی طرف بر بنائے عقیدت دیکھتا ہے اور ان کے ساتھ اس کا آنا جانا بھی ہو اور سات دن تک ان کی خدمت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور سات ہزار سال تک نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہے اور وہ نیکیاں بھی ایسی کہ دن کو ہمیشہ روزہ رکھے اور رات کو ہمیشہ قیام کرے"۔ (ص ۵۱)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

ماہِ رجب کی فضیلت و عظمت.

ابو علی معاویہ
"آصف جمیل امجدی"

رجبُ المرجب کا نورانی چاند طلوع ہو چکا ہے اور برکتوں، رحمتوں اور مغفرتوں سے بھرپور اس عظیم مہینے کا آغاز ہو گیا ہے۔ رجب اسلامی سال کا ساتواں مہینہ ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے خاص عظمت و احترام عطا فرمایا ہے۔

لفظ رجب، ترجیب سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں تعظیم کرنا، بزرگی دینا۔ یہی وجہ ہے کہ اس مہینے کو حرمت والا مہینہ قرار دیا گیا۔ زمانۂ جاہلیت میں بھی اس ماہ میں جنگ و جدال ترک کر دیے جاتے تھے، اسی لیے اسے رجب الاصم کہا جاتا تھا یعنی وہ مہینہ جس میں ہتھیاروں کی آوازیں سنائی نہیں دیتیں۔

رجب شریف کو رجب الاصب بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس مہینے میں اللہ عزوجل اپنے بندوں پر اپنی رحمت و مغفرت کے خصوصی فیوض و برکات نازل فرماتا ہے۔ اس ماہ میں کی گئی عبادات توبہ و استغفار اور دعائیں بارگاہِ الٰہی میں خصوصی قبولیت رکھتی ہیں۔

اسی بابرکت مہینے کی ستائیسویں شب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب خاتم النبیین ﷺ کو معراج کا عظیم الشان معجزہ عطا فرمایا آسمانوں کی سیر کرائی اور قربِ خاص سے نوازا۔ یہ واقعہ ماہِ رجب کی عظمت و رفعت کا روشن ترین ثبوت ہے۔ تاریخِ اسلام میں بھی رجب شریف کو خاص مقام حاصل ہے۔ سلطان صلاح الدین ایوبی نے 583ھ (1187ء) میں اسی مقدس مہینے میں بیت المقدس فتح فرمایا اور مسجد اقصیٰ میں داخل ہو کر عاجزانہ سجدۂ شکر ادا کیا جو اس ماہ کی روحانی عظمت کا زندہ نمونہ ہے۔ حدیثِ مبارکہ میں بھی ماہِ رجب کے روزوں کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ الجامع الصغیر میں منقول ہے کہ "رجب کے پہلے دن کا روزہ تین سال، دوسرے دن کا دو سال، اور تیسرے دن کا ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور اس کے بعد ہر دن کا روزہ ایک مہینے کا کفارہ ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اس مقدس مہینے کو غفلت میں نہ گزاریں بل کہ عبادت، ذکر، درود شریف، روزہ اور نیک اعمال میں اضافہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں سے بھرپور فائدہ حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ماہِ رجب کی برکتوں کو سمیٹنے اور اس کے فیوض سے مالا مال ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین۔

آصف جمیل امجدی
نامہ نگار شان سدھارتھ انڈیا

مولانا محمد ظفر امام مصباحی کے صاحبزادے رشتہ ازدواج سے منسلک

نیپال اردو ٹائمز
سیتامڑھی پریس ریلیز،

پریہار بلاک میں واقع مشہور و معروف بستی اندولی پرواہا کی عظیم شخصیت اور معروف مدرس حضرت علامہ مولانا محمد ظفر امام مصباحی کے صاحبزادے مولانا مفتی مصطفی رضا مصباحی کی شادی مولانا ماسٹر انظار احمد رضوی کرہرا بسیٹھا مدھوبنی کے ساتھ مورخہ 25 جمادی الثانی 1447 مطابق 17 دسمبر 2025 کو بحسن وخوبی مکمل ہوی، آپ کا نکاح پیر طریقت حضرت مولانا وسیم اکرم رضوی سیوانی مدظلہ العالی والنورانی نے پڑھایا، واضح ہو کہ علامہ ظفر امام صاحب مصباحی اندولی اس وقت دارالعلوم گلشن بغداد سنگاچوری سیتامڑھی بہار کے پرنسپل ہیں، اس سے قبل آپ جامعہ ضیاءیہ فیض الرضا ددری جیسے مشہور و معروف ادارہ کے پرنسپل تھے آپ اپنے شاگردوں میں کافی مقبول ہیں آپ ہر سال عرس حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ کے موقع پر الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور تشریف

لے جاتے ہیں اور فارغ ہونے والے طلبہ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں، آپ سے پڑھنے والے طلبہ بھی آپ سے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں آپ کا شمار محنتی اور جفاکش مدرسین میں ہوتا ہے ملحوظ رہے کہ یہ شادی بغیر کسی مطالبہءِ جہیز کے مکمل ہوی جس میں مولانا غلام ربانی مصباحی نوری محلہ پریہار کی شرکت کے ساتھ دارلعلوم گلشن بغداد کے اساتذہ کے علاوہ علامہ حامد رضا مصباحی پرنسپل مدرسہ بحر العلوم باتھ اصلی علامہ انظار مصباحی لایبریرین انچارج جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی مولانا ایوب صاحب استاد مدرسہ اندولی مولانا تسکین رضا مصباحی مدھوبنی مولانا راجا صاحب بسیٹھا مولانا نوشاد عالم قادری پرنسپل امام احمد رضا سرسیا بازار مولانا شوکت مصباحی دھرم گاچھی مولانا حسنین رضا قادری ددری مولانا رضوان امجدی صاحب اندولی مولانا ساجد مصباحی کھاپ ٹول مولانا اقبال مصباحی مولانا اسامہ مصباحی محمد رضا عرف نرالے بابو ناظم اعلیٰ دارالعلوم گلشن بغداد محمد پرویز احمد صاحب سکریٹری دارالعلوم گلشن بغداد محمد شکیل احمد صاحب سابق مکھیا سنگاچوری پنچایت ماسٹر فیروز احمد ماسٹر گلزار احمد حافظ و قاری ساجد رضا صاحب مظفر پور کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور نوعروس جوڑے کو مبارکباد پیش کی

رپورٹ،
ابو افسر مصباحی
نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

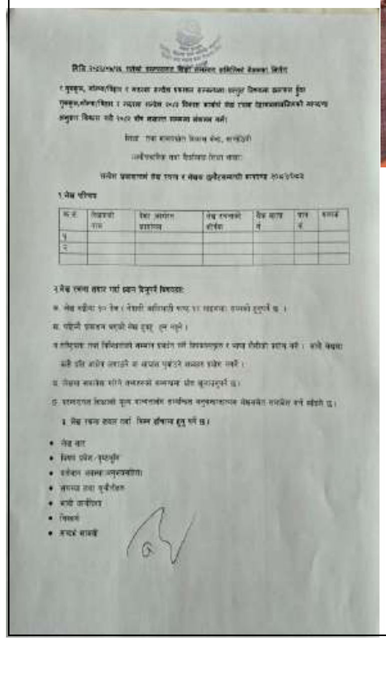

الحاد اور اس کا سد باب

رشحات قلم: قیصر رحمانی
جماعت خامسہ

انسان جب اپنی عقل کو خالق کائنات سے آزاد سمجھنے لگتا ہے تو وہ راہ حق سے بھٹک جاتا ہے یہی بھٹکنا الحاد کہلاتا ہے الحاد عربی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہے انحراف کرنا، راستے سے ہٹ جانا الحاد کو انگریزی میں (ATHEISM) کہتے ہیں جس کا مطلب لادینیت اور لامذہبیت ہے-

اصطلاحی معنی میں الحاد اس فکر کا نام ہے جس میں خدا اور مذہب کا کوئی تصور نہ ہو نہ مذہب کی بنیاد پر وارد ہونے والے جزا اور سزا کا کوئی تصور ہو اس نظریے کے پیروکار کو ملحد، مادہ پرست اور انگریزی میں (ATHEIST) کہتے ہیں ماہرین سماجیات کے عالمی مطالعہ کے جائزے کے مطابق پوری دنیا میں ایک عرب ملحد پائے جاتے ہیں-

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ الحاد ایک نئی فکر اور نئی سوچ ہے جس کا ظہور جدید سائنسی انقلاب میں پیدا ہوا ہے بالخصوص چارلس ڈارون (CHARLES DARWIN) کے نظریہ ارتقا کے ظہور کے بعد الحادی فکر دنیا میں عام ہوئی لیکن یہ کسی صورت درست نہیں کیونکہ الحاد کی تاریخ مذہب کی تاریخ کی طرح بہت قدیم ہے یہ الگ بات ہے کہ الحاد کے اسباب ہر دور میں مختلف رہے ہیں یہ فرقہ اس وقت ظہور میں آیا جب اسلام ترقی کے منازل طے کر رہا تھا تو دشمنان اسلام یہود و نصاری کی کوشش سے یہ فرقہ قائم کیا گیا تاکہ لوگوں کو اسلام قبول کرنے سے روکا جائے اور جو قبول کر چکے ہیں ان کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کیے جائیں اس لیے کہ مسلمانوں نے یہود و نصاری کو بہت سی جنگوں میں شکست فاش سے دوچار کیا تھا صلیبی جنگوں جیسی بڑی تخریبی کاروائیوں کے باوجود مسلم اقوام میں کبھی تذبذب اور جذبہ شکستگی کا احساس تک پیدا نہ ہوا بلکہ ہر میدان میں ثابت قدمی کا ثبوت پیش کیا-

جب ملحدین نے دیکھا کہ اسلام کے چاہنے والوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو رہا ہے تو انہوں نے بڑی چالاکی سے فکری الحاد کی راہ اختیار کی اور ہوشیاری سے دنیوی تعلیم کے بڑے ادارے قائم کیے جن میں سیکولرزم جیسا خوبصورت نام رکھ کر الحاد کو پروسا گیا لوگ اعلی تعلیم کے نام پر ان اداروں میں جاتے رہے اور انجانے میں الحاد کا شکار ہوتے رہے ساتھ ہی مرد وزن کی مخلوط تعلیم کا سلسلہ بھی شروع کیا تاکہ نفس کے پجاری اس جال سے نکل ہی نہ سکے ہماری آنکھیں اس امر کی گواہ ہیں کہ اعلی تعلیم کے نام پر جو ادارے قائم کیے گئے انہوں نے الحاد کو گھر گھر تک پہنچایا-

اس ماڈرن زمانے میں وہ تمام افراد جو گناہ کرنے کی آزادی چاہتے ہیں جس کی اجازت مذہب انہیں ہرگز نہیں دے سکتا تو ایسے افراد بھی الحاد اور لادینیت کا سہارا لے کر اپنی ناجائز خواہشات کو پورا کرتے ہیں کیوں کہ اگر دین کو گلے کا پھندا بنائیں گے تو دین جن باتوں سے روکتا ہے ان سے باز رہنا پڑے گا اور جن باتوں کا حکم دیتا ہے اسے مکمل کرنا ہوگا اور الحاد ان تمام چیزوں سے بے نیاز کر دیتا ہے جو آپ کا دل کرے کرتے جائیں کوئی بندش نہیں کوئی روکنے اور ٹوکنے والا نہیں اگر دین کو مانیں گے تو دین کے احکام کو بھی ماننا پڑے گا جو کہ من مانی کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے چنانچہ رب لم یزل ارشاد فرماتا ہے:

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون باللہ (آل عمران)

ترجمہ: تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ تعالی پر ایمان رکھتے ہو-

الحاد لوگوں کے اندر یا تو دین اسلام سے بغض و عداوت کی وجہ سے آتا ہے یا جاہ و حشمت کی وجہ سے آتا ہے لہذا: الحاد کے سد باب کے لیے بھرپور طریقے سے کوئی ایسی تحریک چلائی جائے جو صرف مساجد و مدارس تک ہی محدود نہ رہے بلکہ کالج اور یونیورسٹیوں کے کونے کونے تک پہنچے طلباء و طالبات کو اکابرامت کی مختصر اور مؤثر کتابیں پڑھائی جائیں تاکہ ان کے دلوں میں اسلام کی حقانیت مستحکم ہو قرآن وحدیث کے صحیح تراجم وتفاسیر ہر جگہ دستیاب کرائیں اگر مخالفین کے پاس سوشل میڈیا جیسے ذرائع ہیں تو ہمارے پاس بھی ممبر و محراب مساجد و مدارس اور خانقاہیں موجود ہیں صرف جمعہ کے خطبوں میں اصلاح امت کی سچی دعوت دی جائے تو لاکھوں دلوں تک پیغام حق پہنچایا جاسکتا ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو کتاب و حکمت سکھائی ویسے ہی آج کے تعلیمی اداروں میں دینی اور عصری تعلیم کا حسین امتزاج پیدا کیا جائے تاکہ نئی نسل کو ایمان، علم اور اخلاق کے ذریعے الحاد کے سیلاب سے محفوظ رکھا جاسکے-

غلط روی سے منازل کا بعد بڑھتا ہے
مسافرو روش کارواں بدل ڈالو
سفینہ اب بھی کنارے پہ لگ تو سکتا ہے
ہوا کے رخ پہ چلو بادباں بدل ڈالو

متعلم: جامعہ اشرفیہ مبارک پور

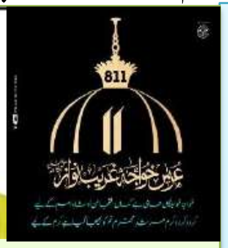

جلوہء مولیٰ علی ہے خواجہ کے اجمیر میں
مصطفٰے کی روشنی ہے خواجہ کے اجمیر میں
مانگنے والوں کی صف میں بھیک لینے کے لیے
تاجداری بھی کھڑی ہے خواجہ کے اجمیر میں
نرگس وبیلا چمیلی مشک وعنبر کی نہیں
خوشبوئے آلِ نبی ہے خواجہ کے اجمیر میں
ایک کاسے میں انا ساگر کی وسعت بھر گئی
یہ کرامت بھی ہوئی ہے خواجہ کے اجمیر میں
لے کے اپنی آرزوئیں ان کے روضے کے قریب
سر خمیدہ سروری ہے خواجہ کے اجمیر میں
جس کی خوشبو سے معطر اولیائے ہند ہیں
وہ گلابِ فاطمی ہے خواجہ کے اجمیر میں
آسماں کے چاند تارے جھک کے کرتے ہیں سلام
ایسی نوری ہر گلی ہے خواجہ کے اجمیر میں

محمد زاہد رضا بنارسی
دارالعلوم حبیبیہ رضویہ
گوپی گنج، بھدوہی۔یوپی۔انڈیا

لذت عشق نبی حاصل کریں
قلب اپنا صورت بسمل کریں
پرخطر ماحول ہوگا پرسکوں
نام والا شہ کا ورد دل کریں
لو لگا کر سید کونین سے
منزل مقصود کو حاصل کریں
ہوگا تابع آپ کا سارا جہاں
خود کو پہلے مومن کامل کریں
پنجتن سے رکھ کے اپنا واسطہ
آن واحد میں طلب منزل کریں
میری نسلوں کو بھی اے آقا کریم
اپنے مدح خوانوں میں شامل کریں
نام کا ہی ہوں معظم یا نبی
مجھ کو میرے نام کے قابل کریں

معظم ارزاں شاہی دوست پوری
قصبہ دوست پور ضلع سلطان پور (یوپی) انڈیا

شادی کے موقع پر ذات برادری کا تصور اور اسلامی تعلیمات

سرفراز احمد قاسمی، حیدرآباد
رابطہ: 8099695186

گزشتہ دنوں اپنے اسی کالم میں ہم نے جدید لائف اسٹائل اور طلاق کے بڑھتے واقعات پر کچھ گفتگو اور شرعی طریقے کی رہنمائی کی تھی، جسکے کے نتیجے میں قارئین کے درجنوں کالس اور میسج موصول ہوئے، اکثر لوگوں کا کہنا تھا کہ طلاق کے اسباب و جوہات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ نکاح اور شادی کے موقع پر اب ہر جگہ مشکل حالات اور دشواریوں سے گذرنا پڑتا ہے، سماج میں پیدا ہونے والے بعض مسائل سنگین صورت اختیار کرتے جارہے ہیں، بعض جگہ اس مسئلے کو ناک کا مسئلہ سمجھ لیا جاتا ہے اور دینی وشرعی ہدایات کو آسانی سے ٹھکرا دیا جاتا ہے، آج کی تحریر اسی مسئلے کی رہنمائی کے لئے لکھی جارہی ہے، کئی سال قبل ایک مسلم تنظیم نے ملک بھر کے مختلف شہروں میں سروے کرایا تھا کہ سب سے زیادہ غیر شادی شدہ اور مطلقہ خواتین کس شہر میں ہیں؟ اس کی رپورٹ کے مطابق حیدرآباد میں یہ تعداد سب سے زیادہ ہے، لاکھوں خواتین ایسی ہیں جنکو کوئی مناسب رشتہ نہیں مل سکا اور رشتوں کے انتظار میں انکی عمریں ڈھل گئیں اور اگر کسی طرح شادی ہو بھی گئی تو وہ رشتہ پائیدار نہیں ہو پاتا، خلع اور طلاق تک کی نوبت آجاتی ہے، شاید اسی لئے طلاق یافتہ خواتین کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے، اس سلسلے میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اسلام میں ذات، برادری کے امتیاز کا کوئی تصور نہیں ہے، عہد رسالت میں غیر کفو میں نکاح کرنے کا عام معمول تھا، ہرچند کہ زمانہ جاہلیت کے اثرات کی وجہ سے بعض لوگ اپنے آپ کو نسبی اعتبار سے برتر اور دوسروں کو نسبی اعتبار سے فروتر گردانتے تھے، لیکن جیسے جیسے اسلام کی روشنی پھیل رہی تھی اور ایمانی اقدار دلوں میں راسخ ہورہی تھیں، نسب پر فخر کرنے کے جذبات مٹتے گئے اور اس کے بجائے زہد وتقویٰ کو معیارِ فضیلت قرار دیا جانے لگا تھا، سرکار دوعالم ﷺ کی یہی تعلیم تھی کہ نام و نسب پر فخر کرنے کے بجائے اسلام اور تقویٰ کو اہمیت دی جائے اور جب بھی کوئی موزوں، مناسب رشتہ مل جائے تو حسب ونسب اور ذات برادری کا لحاظ کیے بغیر اس سے نکاح کردیا جائے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کو ایسا شخص نکاح کا پیغام دے، جس کا دین اور اخلاق تم کو پسند ہو تو اس سے نکاح کردو اگر تم ایسا نہیں کروگے تو زمین میں بہت بڑا فتنہ اور فساد ہوگا، صحابہ نے سوال کیا: ہرچند کہ وہ شخص (غریب یا غیر کفو) ہو؟ آپ نے تین بار فرمایا: جب تم کو ایسا شخص نکاح کا پیغام دے جس کے دین اور اخلاق سے تم راضی ہو تو اس سے نکاح کردو۔

دو تین سال قبل مجھے بھی اس معاملے میں بڑا تلخ تجربہ ہوا وہ اس طرح کہ ہمارے ایک سسرالی رشتہ دار ہیں جو خیر سے عالم دین بھی ہیں، پورا گھرانہ دیندار کہلاتا ہے، اتفاق سے وہ ایک دینی ادارے کے ذمہ دار بھی ہیں، اسی خاندان کی ایک بچی کا رشتہ، ایسے بچے سے طے ہوگیا جسکی برادری الگ تھی، پوری تیاری ہوچکی تھی اور شادی کو چند دن باقی تھے، اب وہ صاحب اس بات پر مصر ہو گئے اور پوری طاقت اسکے لئے صرف کرنے لگے کہ یہ رشتہ نہیں ہوسکتا، وجہ یہ کہ لڑکا ہمارے برابر اور ہماری برادری کا نہیں ہے، حالانکہ لڑکا شہر کے ایک ادارے کا فاضل، مفتی ہے لیکن انکی برادری الگ تھی، معاملہ چونکہ انکے بھائی کی بچی کا تھا، اس لیے اس رشتے کو ختم کرنے کے لیے وہ پوری طاقت صرف کرنے لگے، یہاں تک کہ وہ ایک مجلس میں آپے سے باہر بھی ہوگئے اور سارے دلائل کو انھوں نے رد کردیا، قرآن وحدیث پر مبنی دلائل کی ان کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رہی، وہ بچی کے ذمہ داروں پر دباؤ بنانے لگے، ان کی خواہش تھی کہ ہرحال میں یہ رشتہ ختم کردیا جائے، کیونکہ انکے بقول یہ مناسب نہیں تھا، حالانکہ شرعی اعتبار سے اس رشتے میں کوئی قباحت نہیں تھی، لیکن وہ اپنی بات زبردستی منوانا چاہتے تھے، دارالعلوم دیوبند سے اس سلسلے میں ایک فتوی بھی منگایا گیا، اس فتوے کو بھی انہوں نے ماننے سے انکار کردیا، بہرحال وہ رشتہ تو ختم نہیں ہوسکا، وقت مقررہ پر الحمدللہ شادی ہوگئی لیکن اس میں انکے گھر کا کوئی فرد شریک نہیں ہوا، اور انکی ساری کوشش رائیگاں ہوگئی، یہاں یہ بتلانا مقصود ہے کہ عام لوگ ہی اس نحوست کا شکار نہیں ہیں بلکہ اچھے خاصے پڑھے لکھے اور دین دار کہلانے والے لوگ بھی اس جہالت زدہ ماحول سے متاثر ہیں اور برہمنیت کا تصور انکے یہاں بھی کسی نہ کسی درجے میں موجود ہے۔

اسلام نے جس کفو کا خیال رکھا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ میاں بیوی، اخلاقی حالت اور سماجی حیثیت سے یکساں مقام رکھتے ہوں، تاکہ دونوں میں ذہنی ہم آہنگی زیادہ آسانی سے پیدا ہوسکے جو شادی کی کامیابی کے لیے بنیادی اہمیت رکھتی ہے، یہ مسئلہ دین سے زیادہ سماجی حیثیت رکھتا ہے، بعض لوگ اسے اپنی انا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں جو کسی بھی صورت میں مناسب نہیں ہے، ایسے واقعات اور ایسے لوگوں کی حوصلہ شکنی ہونی چاہئے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر قریشی عورت راضی ہو کہ کسی مولی (غلام) سے شادی کرے اور وہ مولی مہر مثل ادا کرسکتا ہو تو والی (حکمراں) اس کی شادی کا حکم دے گا اور اگر اس کا ولی تیار نہ ہو تو قاضی اس کی شادی کردے گا، یہی رائے امام مالک و شافعی کی بھی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پھوپھی کی صاحبزادی حضرت زینب کی شادی اپنے غلام حضرت زید سے کرائی، اسی طرح حضرت ابو حذیفہ نے ایک انصاری عورت کے غلام سالم کی شادی، اپنی بھتیجی ہند بنت ولید بن عتبہ قریشی سے کرائی، حضرت بلال نے حضرت عبدالرحمن ابن عوف قریشی کی بہن سے شادی کی اور حضرت حسین نے اپنی ایک لونڈی کو آزاد کرکے اس سے شادی کی اور جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس پر اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے اسلام کے ذریعے پست کو بلند کردیا ہے اور ہمارے نقائص دور کردیے ہیں، اب کسی مسلمان کو صرف گناہ پر ملامت کی جاسکتی ہے اور ملامت کی چیز تو جاہلیت ہی ہے، حضرت علی سے ہی شادی کے سلسلے میں کفائت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا تمام لوگ عرب و عجم، قریشی، ہاشمی سب اسلام وایمان لانے کے بعد ایک دوسرے کے کفو ہیں

، علامہ شوکانی لکھتے ہیں کہ حضرت عمر، عبداللہ ابن مسعود، محمد ابن سیرین و عمر ابن عبدالعزیز یہ سب لوگ کفائت کا تعلق اصلا دین سے سمجھتے ہیں قرآن وسنت میں اس کے علاوہ کسی چیز کا کوئی اعتبار نہیں ہے، نہ نسب کا، نہ پیشے کا، نہ مال ودولت کا، اگر غلا مسلمان ہو، نیک ہو تو اچھے نسب والی عورت سے نکاح کرسکتا ہے، اسی طرح غیر قریشی مرد، قریشی عورتوں سے، غیر ہاشمی مرد، ہاشمی عورتوں سے اور غریب مرد مالدار عورتوں سے نکاح کرسکتے ہیں، خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو صاحبزادیوں کی شادی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اور ایک کی شادی حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ سے فرمائی تھی اور یہ دونوں ہاشمی نہیں تھے، اسی طرح حضرت علی نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کی شادی، حضرت عمر سے فرمائی تھی اور وہ بھی ہاشمی نہیں تھے، خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کفو کون ہو سکتا ہے؟ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف عرب قبیلوں میں بھی شادیاں کیں، ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے بھی شادی کی جو ایک یہودی خاندان سے تعلق رکھتیں تھیں اور بعد میں اسلام لائی تھیں۔ قرآن کریم میں ایک جگہ ہے اے لوگو! بیشک ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے، تم میں قومیں اور قبیلے بنادیا، تاکہ تم ایک دوسرے کی شناخت کرسکو، بیشک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو، اللہ تعالی سب کچھ جاننے والا، بے حد خبر رکھنے والا ہے (القرآن) امام بیہقی نے اپنی ”سنن“ میں زہری سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو بیاضہ کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنی عورت کا ابوہند سے نکاح کردیں، انہوں نے کہا: یارسول اللہ! کیا ہم اپنی بیٹیوں کا اپنے آزاد شدہ غلاموں سے نکاح کردیں؟ اس موقع پر اوپر کی یہ آیت نازل ہوئی، زہری نے کہا: یہ آیت بالخصوص ابوہند کے متعلق نازل ہوئی ہے جو نبی ﷺ کو فصد لگاتا تھا، یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ نسب پر فخر نہیں کرنا چاہیے، احادیث میں بھی اس کی صراحت ہے، حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے باپ دادا کی وجہ سے جاہلیت کی نخوت اور تکبر کو دور کردیا ہے، تم سب آدم اور حوا کی اولاد ہو، جس طرح دو صاع برابر برابر ہوتے ہیں اور بیشک اللہ تعالی کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو، پس تمہارے پاس جو بھی ایسا شخص آئے جس کے دین اور امانت پر تم راضی ہو تو اس سے (اپنی لڑکیوں کا) نکاح کردو۔ اس حدیث کو امام احمد اور محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی لکھتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: اے بنو بیاضہ! ابوہند سے نکاح کردو، انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم اپنی لڑکیوں کا اپنے (آزاد شدہ) غلاموں سے نکاح کردیں؟ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی: ”یاایھا الناس انا خلقنٰکم من ذکر وانثی“ (الحجرات: 13)۔ (عمدۃ القاری ج20ص 163-164)

علامہ قرطبی مالکی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ (یہ بدری صحابی تھے) نے سالم کو اپنا بیٹا بنایا اور ان کے ساتھ اپنے بھائی ولید بن عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی (ہندبنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ قرشیہ) کا نکاح کردیا، حالانکہ سالم انصار کی ایک عورت کے آزاد شدہ غلام تھے اور حضرت ضباعہ بنت الزبیر (یہ ہاشمی خاتون تھیں) حضرت مقداد بن اسود کے نکاح میں تھیں، یہ غیر قریشی تھے

(صحیح البخاری) حضرت زینب بنت حجش، حضرت زید بن حارثہ کے نکاح میں تھیں، ان مثالوں سے معلوم ہوا کہ آزاد شدہ غلاموں سے عرب عورتوں کا نکاح جائز ہے۔ اور کفاءۃ کا اعتبار صرف دین میں ہے۔ حضرت سلمان فارسی نے حضرت ابوبکر سے ان کی صاحبزادی کا رشتہ مانگا تو انہوں نے منظور کرلیا، اور حضرت سلمان فارسی نے حضرت عمرؓ سے ان کی صاحبزادی کا رشتہ مانگا تو ان پر یہ امر دشوار ہوا، پھر حضرت عمر نے خود حضرت سلمان سے نکاح کی درخواست کی، لیکن حضرت سلمان نے نکاح نہیں کیا، حضرت بلال نے بکیر کی بیٹی کا رشتہ مانگا، اس کے بھائیوں نے انکار کیا، حضرت بلال نے کہا: یارسول اللہ! مجھے بنو بکیر سے کیا سانحہ پیش آیا؟ میں نے ان کی بہن کا رشتہ مانگا، انہوں نے مجھے انکار کردیا اور مجھ کو اذیت دی، رسول اللہ ﷺ حضرت بلال کی وجہ سے غضب ناک ہوئے، یہ خبر ان لوگوں کو پہنچی تو وہ اپنی بہن کے پاس گئے اور کہا: تمہاری وجہ سے ہمیں کیسی پریشانی ہوئی ہے؟ ان کی بہن نے کہا: میرا معاملہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ہے، پھر انہوں نے اس کا نکاح کردیا، اور امام دارقطنی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ ابوہند بنو بیاضہ کا آزاد شدہ غلام تھا جو فصد لگاتا تھا، اس نے نبی ﷺ کے فصد لگائی، نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایسے آدمی کو دیکھنے سے خوش ہو جس کے دل میں اللہ تعالی نے ایمان کی تصویر بنائی ہو وہ ابوہند کو دیکھ لے اور رسول اللہ ﷺ نے (بنو بیاضہ سے) فرمایا: اس کے ساتھ نکاح کرو، عہدِ رسالت میں غیر کفو میں نکاح کے بہ کثرت واقعات ہوئے لیکن رسول اللہ ﷺ نے کسی نکاح کے موقع پر یہ نہیں فرمایا کہ صرف تمہارے لیے یہ نکاح جائز ہے اور کسی کے لیے یہ نکاح جائز نہیں ہے، اگر نکاح کے یہ واقعات استثنائی ہوتے تو رسول اللہ ﷺ کسی موقع پر تو اس استثناء کو بیان فرماتے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: ولم یثبت فی اعتبار الکفاءۃ بالنسب (فتح الباری) یعنی کفو میں نسب کا اعتبار کرنے کے سلسلہ میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے بلکہ اس کے برعکس بہ کثرت احادیث سے یہ ثابت ہے کہ کفو کی برتری پر گھمنڈ نہ کیا جائے اور کسی مسلمان کو کفو کی وجہ سے حقیر نہ گردانا جائے اور کسی مسلمان کے رشتہ کے پیغام کو کفو کی وجہ سے مسترد نہ کیا جائے، حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دیکھو تم کسی گورے یا کالے سے افضل نہیں ہو، البتہ تم اس پر تقویٰ سے فضیلت حاصل کرو گے، حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ دورِ جاہلیت میں کسی مرد یا عورت کو نکاح کا پیام بھیجا جاتا، تو وہ ایک دوسرے کے حسب و نسب بارے پوچھتے تھے، پھر جب اسلام آیا، تو وہ ایک دوسرے کا دین جاننے کی خواہش کرنے لگے، اور آج تم لوگ ایک دوسرے کے مال کے بارے میں سوال کرنے لگے ہو!

حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب محدث اعظمی ایک جگہ لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں نسبی کفائت کی مراعات میں جس تشدد اور عصبیت کا آج مظاہرہ کیا جارہا ہے، کچھ شبہ نہیں کہ وہ ہندوؤں کی ہمسائیگی کا اثر ہے اور وہ بھی قرون متاخرہ کی نام مسعود یادگار ہے، دوسرے بلاد (ملکوں) میں ایسی شدید عصبیت کا مظاہرہ نہ آج کیا جاتا ہے نہ پہلے کبھی کیا جاتا تھا، بلکہ خود ہندوستان میں بھی پہلے اتنی عصبیت نہ تھی، ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ حنفیہ کے نزدیک افضل یہی ہے کہ صرف دینداری کا لحاظ کیا جائے اور اسی پر اقتصار کیا جائے یعنی کفائت کی جستجو نہ کی جائے اور یہ کہ غیر عربی برادریوں میں نسبی کفائت کا بالکل اعتبار نہیں ہے۔ قدیم ہندوستان میں ذات، برادریوں کی تقسیم نے وحدت انسانی کو پارہ پارہ کردیا تھا اور یہ چیز غیر مسلموں میں اس درجہ راسخ ہوگئی ہے کہ ہزار کوششوں کے باوجود آج بھی یہ افتراق پوری قوت کے ساتھ موجود ہے، اس کا اثر مسلمانوں میں بھی آیا اور یہاں بھی ذات برادری کی تقسیم اور اس کی بنیاد پر اونچ نیچ کا ایسا تصور جم گیا ہے کہ جس چیز کو اسلام نے بیخ وبن سے اکھاڑنا چاہا تھا، اس کے ریشے دلوں میں پیوست ہوکر رہ گئے، لیکن یہ تفریق اور اونچ نیچ کا تصور بہرحال ایک غیر اسلامی چیز ہے، علمی طور سے اس تصور کی مخالفت پوری قوت اور شد و مت سے کی جاتی ہے، جب برتاؤ کا معاملہ آتا ہے تو بسااوقات تفریق ہی دکھائی دیتی ہے اور نکاح کے معاملے میں تو اس تفریق کو شرعی دلائل کے ساتھ متعلق کرنے کی بعض گوشے سے کوشش بھی کی جاتی ہے، چونکہ یہ تصور ذہنوں میں صدیوں سے جمع ہوا ہے، شاید اسی لیے عموما اسے بغیر ردوقدح کے قبول کرلیا جاتا ہے۔ حالانکہ اسلام میں نسبی تفاضل یعنی کسی ایک نسب کا دوسرے نصب سے بہتر و برتر ہونا کوئی اہمیت نہیں رکھتا، بلکہ شریعت میں اس لحاظ سے تمام بنی آدم ایک درجے کے ہیں، اس دعوے کی سب سے بڑی دلیل قرآن میں مذکور ہے، اسی طرح فقہ کی کتابوں میں مسئلہ کفائت کی جو تفریعات مذکور ہیں، ان کی رو سے کوئی ایسا شخص جو خود کپڑے بننے کا پیشہ کرتا ہو مگر عالم دین ہو تو وہ ہر عجمی قوم کا بلکہ عربی کا بھی کفو ہے، علم کا شرف پیشے کی پستی کا بدل بن جاتا ہے، بلکہ اس سے زائد ہو جاتا ہے اور عالم ہونے کی صورت میں نسبی کفائت کا کوئی اعتبار نہیں ہے، قرآن کریم میں ایک جگہ ہے جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور جن لوگوں کو علم ملا اللہ تعالی ان کے درجات بلند کرے گا، اس آیت کی رو سے بعض علماء نے لکھا ہے کہ عام لوگوں کے مقابلے نکاح کے لئے اہل علم کو ترجیح دینا چاہئے کیونکہ عالم کا علم اسکے نسبی کفائت کو ختم کردیتا ہے، خلاصہ اس گفتگو کا یہ ہے کہ شادی اور نکاح کو آسان بنانے کے لئے وقت پر شادی کی فکر ہونی چاہئے، ہمارے سماج میں بچیوں کو عموما نکاح کے مقابلے تعلیم اور ملازمت کو ترجیح دی جاتی ہے اور اس بہانے شادی کی عمریں نکل جاتی ہیں جس سے سماج میں مختلف مسائل پیدا ہوتے ہیں، حرام کاری اور دیگر گناہوں کا ارتکاب بھی ہوتا ہے، والدین اور سرپرستوں سے قیامت کے دن اس بارے میں بھی سوال کیا جائے گا۔

(مضمون نگار، معروف صحافی اور کل ہند معاشرہ بچاؤ تحریک کے جنرل سکریٹری ہیں)

sarfarazahmedqasmi@g

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810